نہیں چھوڑتی۔

(۲۹۷)۔ کالی کھانسی اور کریوزوٹ KREOSOTUM

ڈاکٹر بخشی اپنے تجربے کی ایک اور بات لکھتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ چار سال کا ایک لڑکا کالی کھانسی میں مبتلا تھا۔ کالی کھانسی میں **ڈروسرا** دی جاتی ہے۔ میں نے **ڈروسرا** دی۔ مگر فائدہ نہ ہونے پر **کاکس** دی ۔اس سے بھی افاقہ نہ ہوا تو **اپی کاک** دی۔ اس سے فرق نہ پڑنے پر **سینا** بھی دی۔ مگر کسی دوا سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ مہینہ بھر ہوگیا۔ کھانسی بڑھتی گئی، یہاں تک بڑھی کہ بلغم میں خون سا بھی آنے لگا۔ ایک روز بچے کی ماں بچے کو لے کر آئی۔ اور کہنے لگی کہ اس کے دانت میں درد ہو رہا ہے۔ میں نے دانت کے درد کے لئے اسے **کریوزوٹ** ۲۰۰ دے دی۔ اور کہا کہ آدھ آدھ گھنٹے بعد دوا اس وقت تک دیتے رہیئے جب تک کہ درد بند نہ ہو جائے۔ اگلے روز بچے کی ماں آئی اور کہنے لگی کہ دانت کا درد تو دو خوراک دینے پر ٹھیک ہوگیا اور بچہ سو گیا اور کھانسی بھی دور ہوگئی۔ **کریوزوٹ** کا کھانسی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میں نے **کریوزوٹ** کا اثر زائل کرنے کے لئے تجربے کے طور پر **نکس وومیکا** ۲۰۰ کی ایک خوراک دے دی **نکس** کی خوراک دینے کے بعد کھانسی پھر شروع ہوگئی۔ اور بڑھتے بڑھتے پہلے جیسی زوردار ہوگئی۔ یہ دیکھ کر پھر میں نے بچے کو **کریوزوٹ** دے دی اور کھانسی فوراً بند ہوگئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہومیو پیتھی کی کوئی دوا کسی مرض کی مخصوص دوا نہیں ہے۔ ہر دوا ہر مرض کو دور کر سکتی ہے، بشرطیکہ اگر دوا کی علامات موجود ہوں یہاں دانت کا درد موجود تھا۔ **کریوزوٹ** دانت کے درد کی دوا ہی ہے۔ دانت درد کے چلے جانے سے کھانسی بھی چلی گئی۔

(۲۹۸)۔ پان مصالحے سے پیدا ہونے والے امراض

اگرچہ پان مصالحے کا ہومیو پیتھی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، پھر بھی اس سے جو

Scanned by CamScanner

امراض پیدا ہوتے ہیں، ان کے پیش نظر اس پر کچھ روشنی ڈالنا نامناسب نہ ہوگا۔

پان مصالحے کی پبلسٹی اتنی زیادہ ہوگئی ہے کہ کئی مریض پان مصالحہ کھانے والے ملتے ہیں۔ سجاتا تلن تبجہ نے "سنڈے آبزرور" کے ۱۰ مارچ ۱۹۸۵ء کے شمارے میں جو کچھ تحریر کیا، "ہومیو پیتھک پر سپیکٹیو" کے یکم اپریل ۱۹۸۵ء کے شمارے کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ بمبئی کی ۵۰ سالہ ایک خانہ دار خاتون کو اچانک ایک مرض نے آدبوچا۔ وہ مصالحے دار کھانا نہیں کھا سکتی تھی۔ اس کے اندر کے گالوں کے حصے چمڑے کی طرح سخت ہوگئے تھے۔ ان میں حس کا مادہ نہیں رہا تھا۔ وہ منہ بھی نہیں کھول سکتی تھی۔ اتنا بھی نہیں کہ نوالہ اندر جا سکے۔ دندان ساز کو دکھایا گیا۔ اس نے کہا کہ یہ پان مصالحہ کھاتی رہی ہیں جس سے ان کے گالوں کے اندر، قوت ذائقہ، پان مصالحوں سے مر چکی ہے۔ اسے پان مصالحہ فوراً ترک کر دینا چاہیئے۔ یہ مصالحہ ان اجزا سے بنتا ہے کہ جن کے کھانے والے عادی ہو جاتے ہیں۔ ہر کسی کو اس سے نقصان ہو یا عادت پڑ جائے یہ بات بھی نہیں ہے۔ کئی ایسے اشخاص بھی ہیں جو برسوں سے ہر روز باقاعدہ پان مصالحہ سے بھرا ہوا پورا یا آدھا ڈبہ کھا جاتے ہیں۔ اور انہیں کچھ نہیں ہوتا۔ مگر ایسا تجربہ ہی کیوں کیا جائے کہ جس سے نقصان کا اندیشہ ہو۔ بہتر یہی ہے کہ اس علت سے بچا جائے۔

(۲۹۹) ۔ مرض ہٹ رہا ہے مگر مریض خوش ہے

ڈاکٹر رائیٹ "ہومیو پیتھک ہیری ٹیج" دسمبر ۱۹۸۳ء کے شمارے میں لکھتے ہیں کہ ایک ۴۵ سالہ خاتون میرے پاس آئی۔ اور کہنے لگی کہ اسے بلاوجہ خودکشی کا خیال آتا ہے۔ اس سے وہ افسردہ ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ گہرائی سے پوچھنے پر اس نے کہا کہ یہ کیفیت تب سے ہوتی ہے جب سے اس کا لیکوریئیا مقامی لیپوں سے ٹھیک ہوگیا۔ اسے سیلان الرحم تھا وہ لیپوں اور لوشنوں سے جاتا رہا یہ کہنے پر میں نے اسے **سیپیا** کی ایک خوراک دے دی۔ اس کی دماغی حالت تو بہتر ہوگئی۔ وہ افسردگی کی کیفیت سے نکل کر خوش و خرم رہنے لگی، مگر اس نے ڈاکٹر رائیٹ سے آکر کہا کہ میری دماغی حالت تو بدل گئی۔ ہر طرف یاسیت اور ناامیدی نظر آنے

Scanned by CamScanner

والی ذہنی کیفیت نہیں رہی۔ مگر سیلان جاری ہو گیا۔ یہ عین پہلے جیسا سیلان تھا یہ سن کر ڈاکٹر نے [illegible] اکہ ہومیو پیتھی اور ایلو پیتھی میں یہی فرق ہے۔ **تمہیں** ذہنی پریشانی اس [illegible] رض ٹھیک نہیں ہوا تھا۔ مرض صرف لیپوں سے دبا دیا گیا تھا۔ [illegible] **سیپیا** نے تمہارے اس دبے ہوئے مرض کو ابھار دیا ہے۔ یہی دوا تمہارے سیلان میں افاقہ کرے گی۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر نے اسے **پلاسیبو** دینا شروع کیا جس سے افسردگی دور ہونے کے ساتھ سیلان بھی ٹھیک ہو گیا۔ ہومیو پیتھی کی دوا جب دبے ہوئے مرض کو ابھارتی ہے، تو وہاں سے پیدا ہونے والے مرض میں افاقہ تو ہو ہی جاتا ہے مگر جو مرض دبا دیا گیا ہو وہ بھی اس دوا سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

PHOSPHORUS

(۳۰۰)۔ فائبرائیڈ سے سیلان خون اور فاسفورس

ڈاکٹر برائیٹ لکھتے ہیں کہ ایک ۱۹ سالہ لڑکی علاج کرانے آئی۔ اسے ماہواری کے دوران انتہائی شدید سیلان خون ہوتا تھا۔ اس کا معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کی شرمگاہ میں میری مٹھی جتنا فائبرائیڈ تھا۔ ایک ماہر معالج نے بتایا کہ اس عمر کی لڑکی کے لئے ایکسرے کرانا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا وہ صحت کے معمول کے اصولوں پر کاربند رہے، اس کی ذہنی اور دیگر علامات کی بنا پر اسے **فاسفورس** دی گئی جو فائبرائیڈ کی دوا مانی گئی ہے۔ اس دوا کے تین ماہ بعد میں نے اسے اسپشلیسٹ کے پاس جانچ کے لئے بھیجا۔ اسپشلیسٹ کو حیرت ہوئی اور پوچھنے لگا کہ تم کیا کرتی رہی ہو؟ یہ تو بہت چھوٹا سا ہو گیا ہے۔ چھ ماہ بعد اسپشلیسٹ نے کہا کہ یہ فائبرائیڈ ختم ہو گیا ہے اب نہیں رہا۔

(۳۰۱) ــ سورینم PSORINUM

اس دوا کا ذکر ہم اس لئے کر رہے ہیں کہ یہ **سلفر** کی طرح بہت کارگر دوا ہے ایسے کئی مریض ہوتے ہیں جو بھنکتے ہیں۔ گندے، بھنکتے، کھجلاتے۔ سنکتے، ہر اعتبار سے گندے

Scanned by CamScanner

قوت حیات سے ناامید، کسی بھی دوا سے صحت یاب نہ ہونے والے **سلفر** کے برعکس **دیکھتے** ہی جان پڑتا ہے کہ یہ بھٹکتا ہوا مریض **سور ینیم** کا ہے۔ غالباً یہی ایک ایسی دوا ہے جو اس میازم کو کاٹ دیتی ہے، جس سے مریض گندہ نظر آتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھ، کان، ناک سے بدبودار مواد رستا ہے۔ کہیں مواد بھر جاتا ہے، پسینہ بہت زیادہ آتا ہے۔ اور سیلان بدبودار ہوتا ہے۔ کھجلاتے رہنے والا اور سنکتے والا مریض **سور ینیم** کا نمونہ ہے۔

PSORINUM

(۳۰۲)۔ دن کو ٹھیک اور رات کو پریشان اور سور ینیم

ایک بچہ رات کو بڑا بے چین مگر دن کو بالکل ٹھیک رہتا تھا۔ دن کو مزے سے سوتا اور کھاتا بھی ٹھیک تھا کوئی علامت ایسی نہیں تھی جو کسی دوا کی جانب اشارہ کرے صرف رات کو بے چین رہتا، مڑتا تھا، یعنی اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر موڑ کھاتا۔ یہ کیفیت رات کو صبح تک ہی رہتی۔ اور اگلے دن کوئی شکایت نہیں رہی۔ اس لڑکے کو **سور ینیم** ۰ ۲ ایم کی ایک خوراک دی گئی اور ماں اور بچہ آرام سے سونے لگے۔

(۳۰۳)۔ کان۔ کھوپڑی اور بغلوں میں ایگزیما اور سور ینیم

PSORINUM

"ہنی مینین ایڈوکیٹ" کے ۱۸۹۵ء کے شمارے میں درج ہے کہ ایک کیس ایسا آیا جس کے کانوں کے پیچھے کھوپڑی اور بغلوں میں، سب مقامات پر ایگزیما تھا۔ ساتھ ہی پھوڑے پھنسیاں بھی تھیں ہڈیوں تک اس کا اثر تھا۔ کسی دوا سے افاقہ نہیں ہو رہا تھا، پھوڑے پھنسی ٹھیک ہو کر پھر ہرے ہو جاتے تھے، کبھی کہیں، کبھی کہیں، مسلسل خارش کرنی پڑتی۔ اسے **سور ینیم** ایم۔ ایم دی گئی اگلے روز ایگزیما اور بڑھ گیا۔ دوسرے مقامات پر بھی ہو گیا، نیند آنی مشکل ہو گئی، مگر دوا نہیں بدلی، کیونکہ مرض میں اضافہ بھی دوا کے ٹھیک بیٹھنے کی ایک علامت ہے۔ اگلے دو ہفتے تک انتظار کیا۔ اور

Scanned by CamScanner

پھر مرض جڑ سے جاتا رہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرض بہت اند تنگ گیا تھا اس لئے جاتے جاتے بھی اپنا کرشمہ دکھا گیا۔

(۳۰۴)۔ کان بہنا اور سورینم PSORINUM

ایک بچی کا بایاں کان بہتا تھا۔ بدبودار مواد نکلتا تھا۔ اسے **سورینم** دی گئی، اور پھر دو ہفتے میں سب ٹھیک ہو گیا۔

(۳۰۵)۔ بڑھتا ہوا فالج اور سورینم PSORINUM

ایک ۳۰ سالہ نوجوان کو آہستہ آہستہ فالج کی شکایت ہو رہی تھی۔ پچھلے چار پانچ ہفتے سے اسے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ چلتے وقت اس کا بایاں پیر اندر کی طرف موڑ کھا رہا ہے۔ پچھلے دو ہفتوں سے یہ شکایت بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے **سورینم** سی۔ ایم دو ہفتے تک دن میں دو بار دی گئی۔ ۲۷ اپریل کی رپورٹ یہ ہے کہ **پہلی اور دوسری** خوراک کے بعد یہ شکایت چھومنتر ہو گئی۔ اور وہ معمول کے مطابق چلنے لگا۔ یہ رپورٹ "ہنی مینئن ایڈوکیٹ" میں شائع ہوئی ہے۔

(۳۰۶)۔ پھوڑا اور نکس وومیکا NUX VOMICA

ڈاکٹر ٹائیلر "ہومیوپیتھی" ۱۹۳۷ء کے نومبر کے شمارے میں لکھتی ہیں کہ ایک بارہ سالہ لڑکی کی جانگھ کے جوڑ میں ایک بہت بڑا پھوڑا نکل آیا۔ اس کی سوجن اتنی بڑھی کہ لڑکی ہل جل نہیں سکتی تھی۔ وہ بڑی چڑچڑی ہو گئی تھی۔ صرف اس چڑچڑے پن پر **نکس وومیکا** ۳۰ کی ایک خوراک دی گئی اگلے دن جب ڈریسنگ کے لئے اس کے گھر گئے تو بولی "پھوڑا کہاں ہے؟" دیکھنے پر پتہ چلا کہ پھوڑا غائب ہو گیا تھا۔ صرف وہاں اس کا نشان بچا تھا۔ شام تک وہ بھی چلا گیا۔ ویسے وہ سب کچھ ناممکن نظر آتا تھا،

Scanned by CamScanner

مگر چونکہ نامور ڈاکٹر ٹائیلر نے یہ لکھا ہے اس لئے اس کیس کا ہم نے یہاں حوالہ دیا ہے ممکن ہے وہ پھوڑا نہ ہو۔ چھالا یا کسی طرح کی سوجن ہو۔ کیا تھا یہ کہا نہیں جا سکتا۔ مگر **نکس** دینے پر چلا گیا۔ یہ ڈاکٹر ٹائیلر کا بیان ہے۔

(۳۰۷)۔ برانکائیٹس اور کیمو مِلاّ CHAMOMILLA

ڈاکٹر ٹائیلر "ہومیو پیتھی" کے ۱۹۳۷ء کے نومبر کے شمارے میں رقم طراز ہیں کہ ۱۸ ماہ کے ایک بچے کو برانکائیٹس کی شکایت ہو گئی۔ وہ چڑچڑا اتا تھا اور چیختا تھا، لیکن جب اس کی ماں اسے گود میں لے لیتی تو خاموش ہو جاتا۔ مگر بستر پر لیٹنے پر جب ماں اسے چھوتی تو فوراً چیخ اٹھتا تھا۔ اس کا ایک رخسار زرد پڑ گیا تھا، دوسرے پر سرخی تھی۔ ان علامات پر اسے **کیمو مِلاّ** دی گئی اور وہ خاموش ہو کر ساڑھے تین بجے تک سو گیا۔ جاگنے پر دودھ پی کر وہ پھر سو گیا۔ اور جب صبح اٹھا تو بخار اتر کر ۱۰۰ اتر گیا تھا۔ دوپہر کو بخار پھر چڑھ کر ۱۰۳ تک پہونچ گیا۔ اب بچہ چپ چاپ پڑا رہنا چاہتا تھا۔ مگر جب بستر کو ہلایا جاتا تو پھر چلانے لگتا۔ بستر کے ہلنے اور چپ پڑے رہنے کی علامت پر اسے **برایونیا** ۱۲ دی گئی۔ آہستہ آہستہ اس کا بخار بھی اتر گیا۔

(۳۰۸)۔ سیپیا کا ایک خاکہ SEPIA

ڈاکٹر سبر دت کمار بینرجی نے مسز **سیپیا** کے نام سے **سیپیا** کے متعلق ایک خاکہ تحریر کیا ہے جو **سیپیا** کی علامات کو سمجھنے کے لئے بڑا دلچسپ ہے۔ یہ خاکہ ہم ذیل میں اس لئے نقل کر رہے ہیں تاکہ قارئین **سیپیا** کی علامات کو گہرائی سے سمجھ سکیں اور طلبا، اور اساتذہ باقی ادویات کے ایسے خاکے تحریر کر سکیں جن سے ادویات کا پورا پورا علم ہو جائے۔

Scanned by CamScanner

محترمہ "سیپیا" تشریف لا رہی ہیں SEPIA

یہ محترمہ جو تشریف لا رہی ہیں ان کا نام ہے **سیپیا**؟ **سیپیا** کیوں ہیں صاحب؟"

میرے قریب بیٹھے میرے ایک دوست نے پوچھا۔ میں نے جواب دیا:۔

ا۔ کیونکہ اس کے بال برونیٹ یعنی سرخ سے ہیں۔

ب۔ کیونکہ ان کی آنکھیں سیاہ ہیں۔

ج۔ کیونکہ ان کے دونوں رخساروں کے اوپر لے حصے میں گھوڑے کی زین کی طرح ناک کے اوپر جاتا ہوا زرد نشان ہے۔

د۔ کیونکہ یہ دبلی پتلی لمبی اور کولھے سے کندھے تک یکساں ہے۔

میں نے اپنے دوست سے کہا۔ جب کوئی مریضہ میرے کلینک میں آتی ہے تو میں اسے دیکھتے ہی سمجھ جاتا ہوں کہ کیا وہ **سیپیا** ہے۔ کیا **پلسا ٹیلا** ہے۔ کیا **نکس وومیکا** ہے۔ کیا **کیل کیریا کارب** ہے؟ جب میں کسی عورت کو دیکھ کر کہہ دیتا ہوں کہ وہ **سیپیا** ہے تو میں یہ بھی پوچھے بغیر سمجھ جاتا ہوں کہ اسے کوئی **پوشیدہ مرض کی** شکایت ہے۔ میں اسے دیکھتے ہی جان لیتا ہوں کہ اس کے چہرے سے **دانشمندی** نہیں ٹپکتی تو وہ ایک عام ذہنی کیفیت کی حامل عورت ہے۔ میں نے پھر اس خاتون کے باقی اعضاء کو دیکھتے ہی اپنے دوست سے کہا:۔

(ک) وہ **سیپیا** اس لئے بھی ہے کیونکہ اس کا نچلا ہونٹ کچھ سوجا ہوا ہے۔ مجھے یاد آگیا کہ ڈاکٹر چودھری نے اپنے میٹریا میڈیکا میں محترمہ **سیپیا** کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ دیکھنے میں بھدّی لگتی ہے، اس کے نچلے ہونٹ میں پھٹاؤ ہو سکتا ہے

(ل) وہ **سیپیا** اس لئے بھی ہے کیونکہ اس کی جلد پیلی پیلی اور بھدّی سی ہے۔

(م) وہ **سیپیا** اس لئے بھی ہے کیونکہ اس کا پیٹ پھولا پھولا سا ہے۔ جسے پاٹ بیلیڈ کہا جاتا ہے۔

(ن) وہ **سیپیا** اس لئے بھی ہے کیونکہ اس کا کمر سے نچلا حصہ مردوں جیسا ہے۔

جب وہ محترمہ میرے پاس مریضوں کی طرح آ بیٹھی تو میں نے ان کی علامات کے متعلق پوچھنا شروع کیا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ زود حس ہے اور زیادہ گہرائی

Scanned by CamScanner

میں جانے پر معلوم ہوا کہ اس کی فطرت مجنونانہ ہے۔ ان کے امراض کی بنیاد سورا اور سائیکوسس ہے۔ اتنا جان کر میں نے دریافت کرنا شروع کیا۔

مَیں ـــ آپ کو کیا شکایت ہے؟

مسز سیپیا۔ ڈاکٹر! مجھے ایک نہیں، کئی شکایات ہیں۔

ان شکایات کی تفصیل بتاتے ہوئے اس نے کہا:۔

ا۔ ڈاکٹر، میں سردی سے پریشان رہتی ہوں، سردی سردی سردی ہر وقت سردی، ہر جگہ سردی۔

ب۔ ڈاکٹر! اگر میرا سر گرم ہوتا ہے تو پاؤں ٹھنڈے، اگر پاؤں ٹھنڈے تو سر گرم!

مسز سیپیا سے یہ سب سن کر مجھے ڈاکٹر چودھری کی یہ بات یاد آگئی، جہاں انہوں نے لکھا ہے کہ سیپیا کا مریض کہتا ہے کہ کسرت کرنے پر بھی مجھے سردی ستاتی ہے۔ اور ایلن کہتا ہے کہ سائیلیشیا کی طرح سیپیا بھی سرد مزاج دوا ہے۔

مسز سیپیا ـــ (مسز سیپیا سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہتی گئیں)

مجھے ہمیشہ قبض رہتا ہے۔ مجھے یاد آگیا کہ کینٹ نے بھی سیپیا کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے قبض رہتا ہے۔ مسز سیپیا اپنی داستان جاری رکھتے ہوئے کہتی ہیں کہ ڈاکٹر مجھے پوشیدہ زنانہ امراض کی شکایت ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ میری شرم گاہ باہر نکل آئے گی اس علامت کو بھی اصطلاح میں "پرولیپس آف دی یوٹریس" کہا جاتا ہے۔ یہ سن کر مجھے ڈاکٹر چودھری کی یاد پھر آگئی کہ سیپیا کا مریض یہی سب کچھ کہتا ہے۔

یہ سب کچھ سن کر میں نے اس محترمہ کو سیپیا ۲۰۰ کی ایک پڑیا دے دی اور اس کے ساتھ ۱۳ پڑیاں پلاسیبو کی دے دیں۔ اور ۱۵ روز بعد آنے کو کہا۔ ویسے تو محترمہ نے اپنی علامات کی جھڑی لگا دی تھی ـــــ ڈاکٹر سر درد رہتا ہے، کمر درد رہتا ہے، یہ ہے، وہ ہے، مگر میں نے سوچا۔ جو کچھ پوچھ لیا ہے، وہی دوا دینے کے لئے کافی ہے۔ اور آداب کہہ کر انہیں وداع کیا تاکہ باقی مریضوں کو انتظار نہ کرنا پڑے۔

(۳۰۹)۔ پاگل پن اور کینے بس انڈیکا CANNABIS INDICA

"ہیلتھ تھرو ہومیو پیتھی" کے ستمبر ۱۹۷۹ء کے شمارے میں پاگل پن کے ایک مریض کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کی عمر ۵۴ سال تھی، وہ عیسائی تھا۔ وہ ہر وقت کہتا کہ میں مجرم ہوں، یہ میرا جرم ہے کہ میں حضرت عیسٰی اور بائیبل پر ایمان نہیں لایا۔ میں مرجانے کے قابل ہوں، سب میری جانب دیکھ رہے ہیں، سب جانتے ہیں کہ میں مجرم ہوں۔ اگرچہ اس کی ماں زندہ تھی تو بھی وہ کہتا رہتا تھا کہ میں اپنی ماں کا قاتل ہوں۔ وہ زمین پر ہاتھ پھیلا کر لیٹ جاتا اور کہتا رہتا تھا کہ سولی پر لٹکا ہوا عیسٰی میں ہی ہوں۔ اس سے کوئی بھی متعلقہ بات نہیں کر سکتے تھے۔ بہت کوشش کی گئی کہ وہ بتلائے کہ اس نے کیا گناہ کیا ہے یا کیا تھا، مگر وہ فقط یہی رٹتا رہتا تھا کہ میں ہی گناہ گار ہوں، میں ہی مجرم ہوں۔ انہی علامات کی بنا پر اسے **کینے بس سیٹا یوا** ۶ دی گئی۔ اس دوا کا مریض سینکڑوں دنوں کو ایک عہد بتلاتا ہے اور دو قدموں کو کئی کئی میل کہتا ہے۔ **اگریکس** میں بھی ایسی علامات پائی جاتی ہیں۔ **کینے بس** اور **اگریکس** میں خارجی اشیاء بڑھی ہوئی نظر آتی ہیں۔ **اپنے کارڈیم** میں ایک کو کئی سمجھتا ہے۔ مذکورہ مریض **کینے بس** ۶ لینے کے بعد بالکل معمول پر آگیا۔ وہ جہاں کام کرتا تھا اس کام میں لگ گیا۔ **کینے بس** بھنگ کو کہتے ہیں۔ بھنگ لینے سے ذہن پر اثر پڑتا ہے۔ غالبًا اسی لئے سادھو سنتوں میں بھنگ پینے کا چلن ہے انہیں کچھ کا کچھ نظر آتا ہے، جیسے اس مریض کو لگتا تھا۔

(۳۱۰)۔ موشن (حرکت) اور ریسٹ (آرام) اور رس ٹاکس اور برایونیا

RHUS TOXICODENDRON & BRYONIA

اکثر کہا جاتا ہے کہ موشن سے آرام ہو تو **رس ٹاکس** دینی چاہیئے۔ اور ریسٹ سے آرام ہو تو **برایونیا** دینی چاہیئے۔ عام ہومیو پیتھ موشن اور ریسٹ کے متعلق مذکورہ

Scanned by CamScanner

دونوں دوادی کو ایک دوسرے کے متضاد گروپ تصور کرتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر بوننین گھاسن کا نظریہ ہے کہ یہ تقسیم اتنی آسان نہیں۔ جب ہم موشن سے آرام یا آرام سے موشن ان اصطلاحات کا تدارک مرض میں استعمال کرتے ہیں تو یہ بھول جاتے ہیں کہ موشن سے آرام یا آرام سے موشن میں مرض کے گھٹنے بڑھنے تک ہی غور نہیں کرنا۔ موشن لفظ استعمال کرتے ہوئے ہمیں سمجھنا ہوگا کہ موشن کے کئی معنیٰ ہیں۔ مثلاً موشن کے تین مختلف انداز تو یہ ہیں۔

ا۔ موشن یا حرکت کے شروع کرتے ہی کیا علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

ب۔ جب موشن یا حرکت ختم ہوتی ہے اور ہم پرسکون حالت میں آجاتے ہیں تب کیا علامات ہوتی ہیں ؟

ج۔ جب موشن یا حرکت ہو رہی ہو تو درمیان میں کیا علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

حرکت اور آرام پر غور کرتے ہوئے ہمیں ان تینوں کیفیات کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ ان میں سے ہر کیفیت کا دوا کے انتخاب میں اپنا کردار ہے۔ مثلاً اگر حرکت شروع کرتے وقت درد محسوس ہو، اور حرکت جوں جوں بڑھتی جائے توں توں درد گھٹتا جائے تو رس ٹاکس استعمال کی جاتی ہے۔ اگر حرکت کے درمیان میں کچھ آرام کرنے کے بعد حرکت جاری رکھتے ہوئے درد بڑھتا ہے تو برایونیا کا حلقہ آجاتا ہے۔ شروع میں تھوڑا بہت درد ہو تو وہ غیر متعلقہ ہے۔ اگر خاموش پڑے رہنے کی حالت میں حرکت شروع ہوتے ہی حرکت سے درد ہو تو ان دونوں کے علاوہ رُوٹا، سیپیا، ہائی پیریکم وغیرہ کا حلقہ آجاتا ہے۔

بوننین گھاسن کا خیال ہے کہ حرکت اور آرام یعنی موشن اور ریسٹ کی ان تین کیفیات میں امتیاز سمجھ لینا ہی کافی نہیں ہے۔ حرکت اور آرام کے ان لطیف امتیازات کو سمجھنے کے علاوہ حرکت اور آرام کے مختلف امتیازات کو سمجھ لینا ہوگا۔ پہلی بات یہ کہ حرکت معمولی ہے یا تیز۔ اگر تیز حرکت سے درد یا مرض بڑھتا ہے تو برایونیا اور رس ٹاکس دونوں کا حلقہ آجاتا ہے۔ علاوہ ازیں نکس، رُوٹا بھی اسی ذیل میں شمار ہوتے ہیں۔ مذکورہ امتیازات کے علاوہ یہ دیکھنا بھی ضروری ہوگا کہ حرکت

Scanned by CamScanner

کے وقت جسم گرم تو نہیں ہو جاتا، اگر ہو جاتا ہو تو کالی کارب، فاسفورس، تھوجا اور زنکم پر بھی غور کرنا ہو گا۔ مختصراً یہ کہ حرکت کی قسم اس کا انداز ہی دوا کے انتخاب میں معاون ہوتا ہے۔ کھڑے ہونے کی حرکت یا بیٹھی حالت میں کھڑے ہو جانے پر کیا ہوتا ہے۔ ان سب کیفیات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ لیٹی حالت میں کھڑے ہو جانے پر درد بڑھ جانے پر ایپس، برایونیا، کاربو ویج، لیکے سیس اور سلفر کارگر ہوتی ہے۔ صرف آرام سے برایونیا اور حرکت سے رس ٹاکس اتنا کہہ دینے سے ہی دوا کا انتخاب مناسب نہیں ہوتا۔

۱۳۱ خودکشی پر غور اور پلسا ٹلا PULSATILLA

"ہومیوپیتھک ریکارڈ" ۱۹۳۹ء کے شمارے میں مندرجہ ذیل کیس دیا گیا ہے:۔

ایک ۴۲ سالہ خاتون کے دو بچے تھے۔ ایک ۱۷ سال کا دوسرا ۱۴ سال کا۔ وہ خانہ دار خاتون تھی۔ وہ یہ محسوس کرنے لگی کہ اس کے شوہر اس کے تئیں افسردہ ہیں۔ گھر کی مالی حالت دن بہ دن گرتی جا رہی تھی۔ اس سب کا اس کے ذہن پر اثر ہونے لگا۔ کبھی وہ خوش و خرم رہتی اور کبھی انتہائی افسردہ ہو جاتی جب افسردہ ہو جاتی تو وہ خودکشی کرنے کی سوچتی۔ اس کا شوہر اس کی ان باتوں کی پرواہ نہ کرتا۔ مگر اس کا ۱۷ سالہ بیٹا اپنی ماں کی یہ باتیں سن کر پریشان رہتا۔ وہ اسکول میں پڑھتا تھا۔ ایک دن اس نے دیکھا کہ ماں بالکل بدلی ہوئی ہے وہ پہلے جیسی نہیں ہے۔ ماں بڑی باتونی، چنچل اور شوخ ہو گئی ہے اس کا دھیان رہ رہ کر اپنے ماضی کی طرف جا رہا ہے۔ اس کی آنکھوں سے بھی عجیب سی کیفیت ٹپک رہی ہے۔ بچہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ماں کو ہو کیا گیا ہے۔ وہ بڑی بے دلی سے اسکول گیا لیکن اس کا دل نہیں لگا وہ گھر لوٹ آیا۔ آکر کیا دیکھتا ہے کہ گھر کا دروازہ اندر سے بند ہے اور سب دروازے اندر سے بند ہیں۔ اس نے زوردار دھکے سے دروازے توڑ ڈالے اور اندر جا کر کیا دیکھتا ہے کہ چولہے کی گیس کھلی ہوئی ہے اور ماں بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہے۔ وہ ماں کو ہسپتال لے گیا وہاں اسے ہوش آیا اور چند روز میں ٹھیک ہو گئی۔ مگر لگتا ہے کہ

Scanned by CamScanner

اس کا پرانا نقطۂ نظر قائم رہا۔ اس حادثے کے ایک ہفتے بعد اسے ایک ہومیوپیتھک ہسپتال میں بھرتی کیا گیا۔ اس کی علامات حسب ذیل تھیں:۔

و۔ مریضہ موٹی تازی تھی، دُبلی پتلی نہیں۔

ب۔ کھلی ہوا پسند کرتی تھی۔ اگر اسے کھلی جگہ مل جاتی تو کہتی تھی کہ کھلی فضا ملے تو میں اپنی تمام تکالیف کو پرے پھینک سکتی ہوں۔

ج۔ ہمدردی کی بھوکی تھی، چاہتی تھی کوئی اس کے پاس بیٹھ کر اس کا حالِ زار سنے۔

د۔ وہ اس بات سے خوش تھی کہ وہ خودکشی کے ارادے میں کامیاب نہیں ہوئی۔

اس کی ماہواری دن بدن کمزور ہوتی جا رہی تھی۔

یہ باتیں سن کر کوئی بھی ہومیو پیتھ کہہ سکتا تھا کہ اس کی دوا **پلسا ٹلا** تھی۔ وہ ۲۰۰ طاقت میں دی گئی اور اس خاتون کی عاقبت سنور گئی اور کنبہ خوش حال ہو گیا۔

(۳۱۲) ۔ ماہنامہ "ہومیوسیوک"

ماہنامہ "ہومیوسیوک" جے پور سے شائع ہونے والا ایک ماہنامہ جریدہ ہے۔ اس کے ناشر ڈاکٹر سردار مل جین ہیں۔ اس میں ہر ماہ کسی ہومیو پیتھک دوا کی دلچسپ تفصیل دی جاتی ہے اور یہ دوا کس کس مرض میں افاقہ کرتی ہے اس کا تذکرہ بھی ہوتا ہے۔ ہم ذیل میں اس جریدے میں مندرج چند تجربات پیش کر رہے ہیں:۔

(۹) مرگی اور ارجنٹیم نائیٹریکم ARGENTUM NITRICUM

وہ فروری ۱۹۸۷ء کے شمارے میں لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک اور ڈاکٹر فرینگٹن کے نقطۂ نظر کے مطابق اگر خوف کی وجہ سے مرگی کے دورے پڑنے شروع ہوں اور سیلان خون کے دوران کسی عورت کو مرگی کی شکایت بڑھ جاتی ہو تو **ارجنٹیم نائیٹریکم** کو یاد رکھنا چاہیئے۔ ڈاکٹر فرینگٹن کا کہنا ہے کہ مرگی کے مریضوں کی آنکھوں کی پتلیاں دورہ پڑنے سے کئی دن یا کئی گھنٹے قبل پھیل جاتی ہیں۔ دورے کے بعد مریض بے چین ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں۔ اس دوا کی اہم علامت

Scanned by CamScanner

ہے میٹھی اشیاء کے تئیں رغبت۔

(ب) گلوکاروں کے گلے کی خرابی کی کارگر دوا

گلے کی خرابی خواہ نئی ہو یا پرانی، دونوں صورتوں میں یہ دوا کارگر ہے۔ خصوصًا سگریٹ نوشی کرنے یا گلوکاروں کا گلا خراب ہونے پر مذکورہ دوا مفید ہے۔

(ج) گھبراہٹ سے دست

اگر کسی کو ذرا سی گھبراہٹ سے دست آجائیں تو ارجنٹیم نائیٹریکم سے بہتر کوئی دوا نہیں۔

DIGITALIS PURPUREA

(۳۱۳)۔ دل کی بیماری اور ڈیزی ٹیلیس

"ہومیو سیوک" کے اکتوبر ۱۹۸۵ء کے شمارے میں دِل کی بیماری پر **ڈیزی ٹیلیس** کے اثر سے متعلق ڈاکٹر نیش کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک روز ایک بزرگ میرے شفاخانے میں آئے ہیں نے انہیں سہارا دے کر اوپر چڑھایا وہ بیٹھ گیا۔ اور کئی منٹ تک کچھ نہ بولا۔ وہ ہانپ رہا تھا جب وہ بول سکا تو اس نے بتایا کہ کئی ہفتوں سے اس پر اس مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ وہ کئی مرتبہ گر چکا ہے۔ اور رات کو چلتے ہوئے اسے کئی مقامات پر بیٹھ جانا پڑتا ہے۔ اسٹے تھوسکوپ سے معائنہ کرنے پر اس کے دل میں ایک تیز سائیں سائیں کی ایک آواز سنائی دی پہلے کبھی کوئی مشقت کا کام کیا تھا۔ اسے اب چھوڑ دیا تھا۔ اسے محسوس ہوتا تھا کہ وہ اس مرض سے مرجائے گا۔ ڈاکٹر نیش لکھتے ہیں کہ انہوں نے **ڈیزی ٹیلیس** کی دوسری طاقت کی چند بوندیں تھوڑے پانی میں ملا کر پلا دیں دوا لینے کے چند روز بعد میں نے دیکھا کہ وہی شخص اب اپنے مکان کے سامنے کدال سے برف ہٹا رہا ہے۔ مجھے

Scanned by CamScanner

دیکھتے ہی وہ چلا کر بولا "ڈاکٹر اب مجھے دل کا مرض نہیں رہا" اس دوا سے اسے دل کے مرض سے مکمل طور پر نجات مل گئی۔

(۱۴۳) ۔ احتلام اور ڈیزی ٹیلیس DIGITALIS PURPUREA

ہومیو پیتھی کے مذکورہ شمارے میں احتلام کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ڈاکٹر پوٹ کا کہنا ہے کہ ایک شخص کو ہفتے میں رات کو تین چار مرتبہ احتلام ہو جاتا تھا۔ دوسرے روز وہ چڑچڑا ہو جاتا تھا۔ اور کمزوری محسوس کرتا تھا ایک سال تک یہی چلتا رہا۔ انہوں نے اسے دوسری طاقت کی ڈیزی ٹیلیس دی اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ یہ دوا مدر ٹنکچر سے لے کر ۳۰ طاقت تک دی جاتی ہے۔ ہومیو پیتھک نقطۂ نظر سے اسے استعمال کرنا مناسب رہتا ہے۔ بڑی طاقت میں نہیں۔

BORAX

(۱۴۵) منہ میں چھالے اور نیچے دیکھنے سے خوف اور بوریکس

بوریکس کی دو اہم علامات ہیں:- (۱) منہ میں چھالے (ب) بچوں کا نیچے کی طرف جانے سے یا دیکھنے سے خوف۔ ڈاکٹر ولیم گوربنیسی نے لکھا ہے کہ ان کے پاس ایک لڑکی لائی گئی۔ اس کی اہم علامت یہ تھی کہ اسے گر جانے کا خوف کھاتا تھا۔ نیچے کی حرکت ہوئی کہ وہ ماں سے چپک جاتی اور چلا اٹھتی۔ سارا کنبہ اس کی اس علامت سے واقف تھا۔ اس کے منہ میں چھالے بھی تھے۔ چھالوں میں ایلو پیتھ بھی گلیسرین میں بوریکس پاؤڈر ملا دیتے ہیں۔ ہومیو پیتھ اسے طاقت کی شکل میں دیتے ہیں فرق اتنا ہے کہ ایلو پیتھی میں بوریکس میں صرف چھالوں کا علاج ہوتا ہے۔ ہومیو پیتھی میں طاقت آمیز بوریکس دینے سے بچے کے چھالے تو چلے ہی جاتے ہیں، نیچے دیکھنے سے ڈر جانا بھی چلا جاتا ہے۔ بچہ جھولے پر بھی جھول لیتا ہے۔ گردوں کے سلسلے میں ۲۲۹ کے ساتھ اسے بھی جوڑ دیجئے۔

Scanned by CamScanner

ANACARDIUM ORIENTALI & AETHUSA CYNAPIUM

(۳۱۶)۔ برین فیگ میں ایناکارڈیم اور ایتھوجا کا مقابلہ

قوتِ یادداشت سلب ہونے پر **ایناکارڈیم** اور **ایتھوجا** کو یاد کیا جاتا ہے۔ امتحان کے وقت طلباء جب یہ کہتے ہیں کہ ہم پڑھتے جاتے ہیں تو دماغ اتنا تھک جاتا ہے کہ پلے کچھ نہیں پڑتا۔ ایسی حالت یا تو امتحان کے قریب قریب ہوتی ہے، یا کوئی طالب علم یا کوئی شخص جب کسی بیماری سے اٹھتا ہے۔ اور اس کی قوت یادداشت سلب ہو جاتی ہے۔ یا جلق لگانے سے کمزور ہو جاتا ہے۔ تب **تھوجا** .۳۰ دینے سے مریض کو فائدہ پہونچتا ہے۔ قوت یادداشت بڑھاپے میں سلب ہو جاتی ہے۔ بوڑھا آدمی بازار جاتا ہے، کئی چیز میں خریدتا ہے اور سب وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے، یاد ہی نہیں رہتا کہ کیا خریدا تھا؟۔ میاں بیوی کو، بیوی میاں کو، اور بچوں کو بھول جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں **ایناکارڈیم** کارگر ہوتی ہے۔ **ایناکارڈیم اور ایتھوجا** یادداشت سلب ہونے کا گروپ ہے۔ ڈاکٹر دوبے کا کہنا ہے کہ بہت زیادہ مطالعے سے اگر خون کی نس خشک ہو جاتی ہے تو **ایناکارڈیم** سودمند ہے۔ قوت یادداشت ختم ہونے کے اس گروپ میں ایک تیسری دوا ہے۔ **پک رک ایسڈ** اسی گروپ میں ایک چوتھی دوا ہے **نیٹرم کارب**، مگر اس میں اہم پہلی دو ہی ہیں۔ قوت یادداشت سلب ہونے کی چار دواؤں کا گروپ ہے **ایناکارڈیم، ایتھوجا، پک رِک ایسڈ** اور **نیٹرم کارب**۔

ANACARDIUM ORIENTALE & NUX VOMICA

(۳۱۷)۔ ایناکارڈیم اور نکس وومیکا کا موازنہ

بھوک نہ لگنے میں دونوں دوائیں کارگر پائی گئی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ **ایناکارڈیم** میں پیٹ درد اسی وقت ہوتا ہے جب پیٹ خالی ہوتا ہے۔ **نکس وومیکا** میں پیٹ درد کھانے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اور تب تک برقرار رہتا ہے جب تک پورا کھانا ہضم نہیں ہو جاتا۔ یعنی **ایناکارڈیم** میں پیٹ درد کھانا کھانے

Scanned by CamScanner

کے دو تین گھنٹے بعد شروع ہوتا ہے۔ جب کھانا ہضم ہو چکا ہوتا ہے اس سے
پہلے نہیں۔ نکس وومیکا میں پیٹ درد اس وقت تک رہتا ہے جب تک
پورا کھانا ہضم نہیں ہو جاتا۔ یعنی کھانا کھانے کے ساتھ دو تین گھنٹے تک برقرار
رہتا ہے۔ اس کے بعد نہیں۔

ANACARDIUM ORIENTALE & NUX VOMICA

(۳۱۸)۔ اینا کارڈیم اور نکس وومیکا کا حاجت ہونے پر موازنہ

اینا کارڈیم میں حاجت کی خواہش رہتی ہے۔ وہ حاجت روائی کے لئے
جاتا ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ اندر کوئی ڈاٹ سا لگا ہے۔ خواہش برقرار رہتی ہے
مگر حاجت ہوتی ہی نہیں۔ ہوتی بھی ہے تو لوٹ جاتی ہے۔ **نکس وومیکا**
میں مریض کو بار بار ناکامی کی حد تک حاجت ہوتی ہے۔ حاجت ہوتی ہے مگر کم۔
پھر حاجت کی خواہش برقرار رہتی ہے۔ کئی لوگ اسی لئے صبح کو دو بار حاجت
روائی کے لئے جاتے ہیں۔

ALOE SOCOTRINA

(۳۱۹)۔ پاخانہ انجانے میں نکل جانا اور ایلوز

ڈاکٹر نیش ایک بچے کا علاج کرنے گئے۔ اسے قبض رہتا تھا۔ پاخانہ کے لئے
اسے زبردستی بٹھانا پڑتا تھا۔ اس وقت وہ زور سے روتا اور چلاتا تھا۔ انہوں نے
اسے کئی دوائیں دیں۔ مگر کسی سے کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک دن انہوں نے اس کی ماں
سے کہا کہ ذرا بچے کو اوندھا لٹا دو۔ وہ اس کے مقعد کا معائنہ کرنا چاہتا ہے۔
ماں نے جونہی اوندھا کرنے کے لئے اس کی کمر الٹی انہیں اس کے بستر پر کوڑے
پاخانے کا ٹکڑا دکھائی دیا۔ ماں نے کہا کہ اسے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ مجھے پتہ نہیں
چل پاتا کہ کب نکل گیا۔ ویسے اسے کوشش کرنے پر بھی خوب زور لگانے پر بھی

Scanned by CamScanner

پاخانہ نہیں آتا۔ اس پر ڈاکٹر نے بچے کو **ایلوز** ۲۰۰ دی اور وہ بالکل شفایاب ہوگیا

(۳۲۰)۔ بچھو کا زہر اور نیٹرم میور NATRUM MURIATICA

پنڈت رام ناتھ دمیدا انکار نے مجھے بتایا کہ گوروکل کانگڑی میں اسٹور کے اسٹاف کے ایک ممبر کو بچھو نے دائیں ہاتھ میں کاٹ کھایا تھا۔ انہوں نے **نیٹرم میور** ۳x پانی کے ایک چمچ میں ڈال کر اس کی بائیں آنکھ میں ڈال دی دو منٹ بعد وہ اچھا ہو گیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ تجربہ آپ کو کس نے بتایا۔ وہ کہنے لگے کہ ایک بار وہ نہر پر سیر کرنے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک سپیرا بیٹھا تھا۔ جسے چاروں طرف سے بہت سے لوگ گھیرے کھڑے تھے۔ وہ پوچھ رہے تھے کہ کیا تم بچھو کا زہر اتار سکتے ہو۔ اس نے کہا کہ میں سبھی زہر اتار سکتا ہوں۔ پنڈت رام ناتھ نے پوچھا کہ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو۔ اس نے کہا میری چند شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) ایک ہزار روپیہ دینا ہوگا۔
(ب) کسی کو یہ تجربہ بتاؤ گے نہیں۔
(ج) کچھ کپڑے بھی دینے ہوں گے۔

پنڈت رام ناتھ نے کہا کہ میرے پاس تو صرف دو ہی روپے ہیں جو میں دے سکتا ہوں۔ تمہاری باقی تمام شرائط مجھے منظور ہیں۔ اس نے ان سے دو روپے لے لئے تب بتایا کہ تجربہ بہت آسان ہے۔ جس طرف بچھو کاٹے اس کے دوسری طرف کی آنکھ میں نمک کا پانی یا ہومیو پیتھی کی دوا **نیٹرم میور** ۳x ایک چمچ پانی میں ملا کر ڈال دو۔ پنڈت رام ناتھ نے بتایا کہ ان کا تجربہ ہے کہ جتنی بار یہ تجربہ انہوں نے کیا ہے ہر بار یہ تجربہ کامیاب رہا۔

(۳۲۱)۔ بچھو کے کاٹنے پر لال دوا کا تجربہ

وائس چانسلر جناب آر۔ سی شرما نے بتایا کہ جہاں بچھو کاٹے وہاں لال دوا

Scanned by CamScanner

(پوٹاشیم پرمیگنیٹ) ڈال کر اوپر سے لیموں کا رس (سائیٹرک ایسڈ) نچوڑ دیجئے۔ وہاں چھالا پڑ جائے گا۔ زخم ہو جائے گا اور بچھو کا زہر ختم ہو جائے گا۔ ایسا تجربہ انہوں نے کئی جگہ پر کر کے دیکھا ہے۔

EUPHRASIA OFFICINALIS

(۳۲۲) ۔ کنجکٹ وائیٹس اور یوفریشیا

آنکھوں کی کنجک ٹِوا کے درد کو کنجکٹ وائیٹس کہتے ہیں۔ اس میں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، ان میں سے پانی بہتا رہتا ہے۔ یہ چھوت کی بیماری ہے کبھی بار اسکول کے بچے مجموعی طور پر اس مرض میں اتنے مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اسکول بند کر دینا پڑتا ہے۔ دہرہ دون کے لڑکیوں کے ایک اسکول میں جب یہ مرض پھیلا تو پرنسپل کو یہ مشورہ دیا گیا کہ ہر لڑکی کو **یوفریشیا** کی ۲۰۰ طاقت کی ایک ایک خوراک دے دیجئے۔ آنکھوں میں کچھ ڈالنے کی ضرورت نہیں صرف ۲۰۰ طاقت کی یہ دوا کھلا دو۔ اس کے بعد کسی لڑکی کو یہ مرض لاحق نہیں ہوا۔

STAPHISAGRIA

(۳۲۳) ۔ خارش اور سٹیفی سیگریا

دانوں کے بغیر خارش کی دو دوائیں اہم ہیں۔ **ڈولی کوس پرورینس** اور **سٹیفی سیگریا**۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ **ڈولی کوس** بغیر دانوں کی خارش میں عام دوا ہے۔ **سٹیفی سیگریا** میں کبھی خارش یہاں ہوتی ہے، کبھی وہاں۔ یہ اپنا مقام بدلتی رہتی ہے۔ ڈاکٹر الیشورن "طارچ آف ہومیو پیتھی" کے جنوری ۱۹۷۳ء کے شمارے میں لکھتے ہیں کہ ایک خاتون نے غسل کے بعد محسوس کیا کہ کبھی یہاں کبھی وہاں خارش ہوتی ہے۔ یہ اپنا مقام بھی بدلتی جاتی تھی۔ ڈاکٹر نے اسے **سٹیفی سیگریا** ۲۰۰ کی ایک خوراک دی اور ایک گھنٹے میں اس کی خارش جاتی رہی۔ خوراک پندرہ پندرہ منٹ بعد دی جاتی رہی، اس خارش سے جلد پر کہیں دانے نہیں بنے تھے ــ **ڈولی کوس** کی خارش بھی ایسی ہی ہوتی ہے۔ مگر کندھوں، کہنیوں، اور گھٹنوں

Scanned by CamScanner

میں خاص طور پر ہوتی ہے۔

IGNATIA

(۳۲۴) خانگی لڑائی جھگڑوں سے امراض اور اگنیشیا

ڈاکٹر کماچی بمبئی کے "ہومیو پیتھک جرنل" میں لکھتے ہیں کہ ایک ۳۵ سالہ مریضہ نے ۱۹۷۰ء میں ان سے مشورہ لیا کہ جب سے ان کی ازدواجی زندگی شروع ہوئی ہے وہ اپنے شوہر کی بدسلوکی کی وجہ سے بیمار رہنے لگی ہے۔ کبھی کبھی وہ اسے پیٹتا بھی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد قے آجاتی ہے۔ ان کے چھ بچے ہیں۔ کئی ڈاکٹروں کو دکھایا اس مرض سے افاقہ نہ ہو سکا۔ وہ کہتی ہے کہ وہ کھاتی کچھ نہیں مگر وہ جسمانی طور پر خود کو صحت مند محسوس کرتی ہے۔ پڑے پڑے رو یا بھی کرتی ہے غیر موافق ازدواجی زندگی کی وجہ سے انہیں **اگنیشیا** I M ایک ہفتے تک ہر روز دو خوراکیں دی گئیں وہ مکمل طور پر صحت مند ہو گئی۔ کھاتی کچھ نہیں تھی مگر پھر بھی تندرست و توانا تھی۔ یہ متضاد علامات ہیں **اگنیشیا** میں متضاد علامات ہونا اس کا بنیادی کردار ہے۔

NATRUM MURIATICUM

(۳۲۵) شیزوفرینیا اور نیٹرم میور

ایک ۱۹ سالہ لڑکی کئی ماہ سے ذہنی افسردگی کی شکار تھی۔ کسی سے بھی بات کرنا پسند نہیں کرتی تھی تنہائی پسند تھی۔ بڑی اداس رہتی تھی۔ کبھی کبھی بلا وجہ پھوٹ پھوٹ کر روتی تھی، گھر میں بھی اور کلاس میں بھی کبھی بلا وجہ ہنسنے لگتی۔ ڈاکٹر واڈیا "ٹارچ آف ہومیو پیتھی" کے اپریل ۱۹۷۳ء کے شمارے کے صفحہ ۱۳۴ پر لکھتے ہیں کہ اس کو بغرض علاج میرے پاس لایا گیا۔ اس کا کیس یہ تھا۔

(ا) اس کی ماہواری باقاعدہ تھی۔ پیٹ میں تھوڑا درد ہوتا تھا۔

(ب) پاخانہ، پیشاب، بھوک پیاس، معمول کے مطابق تھی۔

(ج) زندگی سے تھکی ہوئی تھی۔ اور اس کی طبیعت چڑچڑی تھی۔

(د) بہت زیادہ غور و فکر کی وجہ سے سر درد کی شکایت کرتی تھی۔

Scanned by CamScanner

(ل) خاندان میں خون کے دباؤ کی شکایت کرتی تھی۔
کوئی خصوصی علامت نہیں تھی۔ مگر تنہائی میں ہوئی گفتگو سے ڈاکٹر اس نتیجے پر پہونچے کہ اس کے دل و دماغ پر کچھ گہرا غم تھا، یا مایوسی تھی۔ یہ سب سوچ کر اسے ۲۳-۲-۷۴ کو **اگنیشیا** ۲۰۰ دی گئی۔ دو روز تک یہ دوا کئی بار دہرائی گئی پھر یہی دوا ۱۰۰۰ طاقت میں دی گئی۔ مگر کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ کیس کی دوبارہ جانچ کی گئی، جس سے مندرجہ ذیل علامات نمایاں ہوئیں:۔

(ا) اداس تھی، افسردہ تھی۔

(ب) خوف زدہ رہتی تھی، فکر مند رہتی تھی۔

(ج) رویا کرتی تھی۔

(د) سرد مزاج تھی۔

(ل) خوف ناک خواب آتے تھے۔

ان علامات پر **نیٹرم میور** طاقت کے تسلسل سے سی۔ ایم طاقت تک دی گئی۔ اس کا اچھا نتیجہ نکلا۔ اب وہ اپنی مرضی سے کالج جانے لگی۔ اگر اس سے کوئی اور ملتا تو مسکرانے لگتی۔ اس کی فطرت میں بنیادی تبدیلی آگئی۔

(۳۲۶)۔ طاقت کی ہومیوپیتھک دوا

بڑھاپے میں کئی حضرات شکایت کیا کرتے ہیں کہ قوت یادداشت سلب ہوتی جارہی ہے۔ ان کے لئے **اینا کارڈیم** اعلیٰ دوا ہے۔ بڑھاپے میں یہ شکایت ہوتی ہے کہ پڑھتے لکھتے وقت خیالات یکجا نہیں ہوتے۔ خط لکھتے لکھتے کھٹک جاتے ہیں۔ اس حالت میں **کیمفر، کینے بس انڈیکا، لیکے سس** دوائیں سود مند ثابت ہوئی ہیں۔ اگر کمزوری کی وجہ سے سر پر ٹھنڈا پسینہ آنے لگے تو **ویری ٹرم البم** کارگر ہے۔ اگر بے ہوشی آجائے تو **نکس ماسکیٹا** دینی چاہیئے۔

ڈاکٹر گارڈن راس "ہنی مینین گلی نگس" کے جنوری ۱۹۶۸ء کے شمارے کے ص ۲۵ پر لکھتے ہیں:۔

Scanned by CamScanner

(ب) پک رک ایسڈ دوا اعصابی کمزوری انسردگی کے لئے کارگر ہے۔
(ج) کاربو اینی میلیس کمزوری دور کرنے کے لئے مفید ہے۔
(د) جلیسی میئم کا استعمال انفلوئنزا کے بعد پیدا ہونے والی کمزوری کی وجہ سے اعضا میں کپکپی پیدا ہونے پر مفید ہے۔ اس میں اسکوٹے لیریا کارگر دوا ہے۔

(۳۲۷) شیاٹیکا اور آیورویدا اور ہومیوپیتھی

شیاٹیکا کے لئے آیوروید میں یوگ راج گگل کی گرم پانی میں دو گولیاں دن میں دو چار بار لینی چاہئیں۔ اس کے ساتھ اسگندھ کا پاؤڈر چار گرین گرم دودھ کے ساتھ دو بار لینا چاہیئے۔ اور مہانارائن تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔ مگر ہومیوپیتھی میں اس مرض کی اہم ادویات مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) ایکونائیٹ۔ ڈاکٹر کینٹ کا کہنا ہے کہ جب شیاٹک کی نس کے او پر ایسا محسوس ہو کہ مذکورہ مقام پر برف سا ٹھنڈا پانی پڑ رہا ہے محسوس ہو تو کار آمد ہے۔

(ب) امونیا میور۔ جب مریض بیٹھی حالت میں ہو، اگر مریض کے نس کا درد انتہا کو جاتا محسوس ہو، چلنے پھرنے میں اس میں کمی آجائے اور لیٹ جانے پر درد کا زور ٹھنڈا ہو جائے تو کار آمد ہے۔ اکثر بائیں کولھے پر درد ہو، ٹانگ چھوٹی سی ہکڑی سی ہو جائے، پاؤں سو جائیں تو کارگر ہے۔

(ج) بائیں شیاٹک نس کا درد ہونے پر ایر گولس لیمبرٹی دینی چاہیئے۔
(د) آرنیکا انتہائی محنت کی وجہ سے شیاٹک نس میں درد ہو تو دیجئے۔
(ڈ) بیلاڈونا۔ رات کے دو تین یا گیارہ بجے شیاٹک درد اٹھنے میں کارگر ہے۔
(ل) برائیونیا۔ ہلنے جلنے سے درد بڑھنے میں سودمند ہے۔
(م) کیمو ملا۔ صرف نیورلجیا ہو تو یہ دوا دیجئے۔
(ن) کالوسینتھ۔ دائیں طرف کے کولھے کے جوڑ کی شیاٹیکا نس میں کار آمد ہے

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر ہیوجیز کا کہنا ہے کہ حال ہی کے درد میں اس سے افاقہ ہوتا ہے۔

(د) رس ٹاکس۔ اگر مرض پرانا ہو، گٹھیا ساتھ ہو، لنگڑاپن ہو، ٹھنڈے پانی یا گیلے کپڑے کو اوڑھنے سے درد اٹھے، اگر شیاٹک درد کے ساتھ کمر درد بھی ہو تو یہ اعلیٰ ترین دوا ہے۔

(ی) روٹا۔ درد کمر سے شروع ہو کر کولھے سے ہوتا ہوا جانگھ کو جائے، گھٹنوں تک جانے والا درد اس دوا کے تحت آتا ہے، گھٹنوں میں درد زیادہ محسوس ہوتا ہے۔

(۳۲۸) گریس یعنی یونان کے ایتھی نیئن اسکول آف ہومیو پیتھی کے ڈائریکٹر، جارج ہیتھولکس کا ہومیو طریقہ علاج

ڈاکٹر ہیتھولکس کے متعلق کچھ کہنا اس کتاب میں غیر متعلقہ محسوس ہوتا ہے تو بھی ہومیو پیتھک نقطۂ نظر کا ہومیو پیتھک دوا کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ لہٰذا اس بارے میں کچھ لکھ دینا دوا کے استعمال میں معاون ہے۔ انہوں نے بچپن میں "بمبئی ہومیو پیتھک کالج" میں بھرتی ہو کر ہومیو پیتھی سیکھی تھی۔ مگر گوردہ گرٹ رہا چیلا شکر ہو گیا۔ اب انہوں نے یورپ میں ہومیو پیتھی کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ ۲۳ سے ۲۶ فروری ۱۹۸۶ء کو بمبئی میں ہندوستان کے ہومیو پیتھک ڈاکٹروں نے ان کا بھاری اخراجات برداشت کر کے انہیں مدعو کر کے ایک کنونشن کیا جس میں ان کے خیالات سنے۔ انہیں ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

ہومیو پیتھی کی پریکٹس مختلف انداز سے کی جا رہی ہے۔ کئی ڈاکٹر امراض میں پہلے سب سے کم طاقت کی دوا دیتے ہیں، پھر کانسٹی ٹیوشنل یعنی جسم، ذہن اور طبیعت کے مطابق دوا دیتے ہیں۔ کئی پہلے نوسوڈز کے ذریعہ شفایاب ہونے میں رکاوٹ پیدا کرنے والے عناصر کا تدارک کرتے ہیں پھر صحت بخش دوا دیتے ہیں۔ کئی ڈاکٹر طے شدہ ادویات کی ادلا بدلی کرتے ہیں۔ کئی طے شدہ دواؤں کا مرکب

بناتے ہیں۔ کئی پہلے ہلکی اور پھر دھی اونچی طاقت کی دوا دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام اعلان کرتے ہیں کہ انہیں کامیابی حاصل ہوئی۔ ہے۔ مگر ہمارا رچ پینتھولکس کا کہنا ہے کہ چونکہ ہومیو پیتھی مریضوں کو شفایاب کرنے کی ایک سائنس ہے، لہٰذا ہمیں یہ سوچ کر چلنا چاہیئے کہ "مکمل صحت" کیا ہے۔ اور یہ جاننا چاہیئے کہ کیا ہمارے علاج کے ذریعہ مریض صحت یاب ہو رہا ہے، یا ہم مرض کا فوری طور پر تدارک کر رہے ہیں اور مرض کی جڑیں اس میں برقرار رہتی ہیں، جو مختلف اوقات میں مختلف امراض رونما کرتی رہتی ہیں۔ تو آیئے پہلے ہم جان لیں کہ انسان کا مزاج، اس کی فطرت، اس کی صحت اور اس کا نیچر کیا ہے، معالج نے جس کی جڑ کو پکڑنا ہے۔

انسان کی فطرت علم و عمل کی حامل ہے۔ انسان عمل تو کرتا ہی ہے، عمل انسان کی فطرت ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ عمل دو طرح کا ہو سکتا ہے، متحرک یا غیر متحرک یعنی چست اور سست۔ یہ دونوں انسان کی فطرت اور اس کی شخصیت کو نمایاں کرتے ہیں۔ انسان کی سستی سے ہمیں کچھ سروکار نہیں۔ اس کا عمل ہی افضل ہے۔ اس کے تین پہلو ہیں۔ ذہنی (مینٹل)، جذباتی (اموشنل) اور جسمانی (فزیکل) جب کسی شخص کی ہم پڑتال کرتے ہیں تو اس لمحہ اس کی علامت بھی ان پہلوؤں سے کسی ایک پہلو پر نمایاں ہوتی ہے، مگر اس پہلو کے علاوہ اس کی علامت کا مرکز بدل سکتا ہے۔ کبھی کبھی یہ پہلو تیزی سے بدلتا ہے۔ مگر یہ بھی واضح رہے کہ ان تینوں پہلوؤں کا معیار اور تینوں مراکز یعنی مرض کی علامات کا ہمیشہ آپس میں باہمی تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ ہم انسان کو جن تینوں پہلوؤں میں تقسیم کر رہے ہیں، وہ تقسیم اس کی فطرت کو سمجھنے کے لئے ہے۔ دراصل وہ ان تینوں پہلوؤں اور ان میں نہاں علامات کی ایک مشترک اکائی ہے۔ وہ ہر وقت ذہنی جذباتی اور جسمانی ان تینوں پہلوؤں اور ان میں نہاں علامات کے ساتھ مشترک طور پر سرگرم عمل رہتا ہے۔ ان میں ذہنی پہلو اعلیٰ اور افضل ہے جسمانی پہلو کا درجہ سب سے آخر میں اور سب سے نیچے ہے ان تینوں کو سمجھ لینے کے بعد ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مکمل صحت کسے کہتے ہیں۔ صحت کی علامت یہ ہے اور جسمانی اعتبار سے درد کی کوئی علامت نہ ہو۔ ہم خود کو تمام جسمانی امراض سے آزاد محسوس کریں۔ جذباتی طور پر ہم میں حسد اور بغض و عناد کے

Scanned by CamScanner

علامت نہ ہو اور ذہنی طور پر ہم میں خود غرضی، چھینا جھپٹی اور جھگڑے فساد کی علامت نہ ہو۔ جب ہم میں ان تینوں پہلوؤں کے محاسن شخصی اور سماجی طور پر نمایاں ہوں گے اور ہمیں انفرادی اور سماجی طور پر صحت مند کہا جائے گا۔ جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ یہ تینوں پہلو الگ الگ نہیں ہیں۔ تینوں مل کر ایک بنتے ہیں۔ کیونکہ تینوں ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔ انسان کی صحت کو پرکھنے کا پیمانہ یہی ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ ان تینوں میں مشترک طور پر وہ کہاں کھڑا ہے۔ اوپر، درمیان یا سب سے نچلے درجے پر ہے۔ ذہنی، جذباتی اور طبعی پہلو کو ملا کر رکھنے کی کڑی ہے۔ وہ بیمار ہو تو پورا انسان ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا ماہرین نے ذہنی علامات کو افضلیت بخشی ہے یہ تینوں مل کر جب ایک مرکز پر مل جاتے ہیں ذہنی مریض کی افضل ترین علامت ہے۔ ان تینوں پہلوؤں کو جانچنے کی آخر چیز کیا ہے؟ جب ان تینوں میں سے کسی ایک پہلو میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو ہم انسان کو بیمار کہتے ہیں۔ اور سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک پہلو کی خرابی دوسرے پہلو کو متاثر کرتی ہے کیونکہ انسان تینوں پہلوؤں کے اشتراک کا نام ہے۔

ان تینوں پہلوؤں میں پیدا ہونے والے امراض مندرجہ ذیل ہیں

ذہنی امراض کی علامت	جذباتی امراض کی علامت	طبعی امراض کی علامت
۱:۔ ذہنی خرابی	افسردگی (ڈیپریشن)	دماغی امراض
۲:۔ وہم۔ پاگل پن	اداسی	امراض قلب
۳:۔ علم و عمل کا فقدان	خودکشی	امراض غدود
۴:۔ سستی	غم	پھیپھڑوں کے امراض
۵:۔ کند ذہنی	تفکر	جگر کے امراض
۶:۔ دماغی کمزوری	چڑچڑاپن	گردے کے امراض

Scanned by CamScanner

یک سوئی کی کمی	بغض و عناد و حسد	پٹھوں، ہڈیوں اور جلد کے امراض
وغیرہ	اور بے چینی وغیرہ	وغیرہ

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے، ذہنی پہلو افضل و برتر ہے۔ وہ اس لئے کہ انسان خوش ہو یا غمگین، خدمت خلق کرے یا نہ کرے، مطمئن ہو یا نہ ہو، جسمانی طور پر درد ہو یا نہ ہو، اگر وہ ذہنی طور پر صحت مند ہے تو کام چلتا ہے۔ ذہنی طور پر صحت مندی کی بھی ڈگریاں یعنی معیار ہیں۔ اس کی علامات کے بھی معیار ہیں۔ مثلاً اگر تسلیم کر لیا جائے کہ مریض باقی سب اعتبار سے ٹھیک ہے مگر صرف قوت یادداشت کمزور ہے تو یہ اتنا زبردست نقص ہے یا خرابی یا مرض نہیں ہے، اسی طرح قوت یادداشت کی خرابی کے مقابلے میں اگر اس میں یک سوئی کی کمی ہے تو قوت یادداشت کی کمی کو اتنی بھاری کمی نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح اگر یک سوئی کی کمی کا مقابلہ وہم سے کیا جائے تو یک سوئی کی کمی اتنا سنجیدہ مرض نہیں ہے جتنا وہم جیسے ذہنی پہلوؤں کی علامات پر غور کرتے ہوئے ان کے معیارات کا ہم نے تذکرہ کیا، ویسے ہی جذباتی اور جسمانی پہلوؤں کا بھی اپنا اپنا معیار ہے۔ مثلاً جذباتی سطح پر چڑچڑا پن اتنا سنجیدہ مرض نہیں جتنا خودکشی کا خیال ہے۔ جسمانی طور پر پٹھوں، ہڈیوں وغیرہ کا مرض اتنا سنجیدہ نہیں، جتنا دل کا مرض۔ جیسے ہمارے عمل کے تین معیار ہیں ویسے ہر معیار کے مختلف امراض کی کڑی میں اپنا اپنا اعلیٰ، متوسط اور گھٹیا معیار ہے۔ انہیں علامات کی بنا پر ڈاکٹر علاج کرتا ہے۔

ہم یہاں جارج ینتھولکس کے مکمل نقطۂ نظر کا تذکرہ نہیں کر رہے ہیں مریض کی علامات کی تشخیص کرتے ہوئے علامات کی سنجیدگی کا کیا پیمانہ ہے، اس بارے میں جو پر مغز تذکرہ انہوں نے کیا اس کا ایک خاکہ ہم نے پیش کیا ہے۔ ذہین اور ہوشیار ڈاکٹر خود بھی مریض کی علامات کو دیکھ کر ان کی سنجیدگی کی سطح کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ مختصراً یہ کہ ڈاکٹر کو پہلے یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ مریض کی علامات مذکورہ تین پہلوؤں میں سے کس پہلو کی ہے۔ پہلو جو بھی ہے اس میں اس کا معیار کیا ہے۔ اعلیٰ، اوسط یا گھٹیا ہے جسے ہم نے "مرکز" کہا ہے اسے پہلے پکڑیں کیونکہ انسان تمام پہلوؤں کی ایک اکائی ہے۔ لہٰذا جب کسی پہلو کی اہم علامت پکڑی جائے گی، تبھی اس کے ٹھیک ہونے سے انسان مکمل طور پر صحت یاب ہو گا۔ جیسے تسبیح کے ایک دانے کو پکڑ کر پوری تسبیح پکڑی جاتی ہے۔ کیونکہ پوری

Scanned by CamScanner

تسبیح آپس میں ایک تاگے میں گھنی ہوتی ہے۔ ویسے ہی ایک اہم علامت کو پکڑ کر سب پہلوؤں کے مرکز کو پکڑ کر مریض کے پورے مرض کو پکڑا جاتا ہے۔ کیونکہ انسان ان سب پہلوؤں کے یکجا مراکز کے یونٹوں کی شکل ہے، جسے ہم علامت کہتے ہیں۔ اسی نقطۂ نظر سے یہ سمجھ لینا بہت ضروری ہے کہ ان تینوں پہلوؤں میں ذہنی پہلو افضل ہے اور جسمانی پہلو کا نمبر سب سے آخر میں آتا ہے۔ اگر انسان ذہنی طور پر تندرست ہے تو اس کے مرض کے تدارک میں جسمانی طور پر مریض ہوتے ہوئے بھی مریض مکمل طور پر شفایاب ہوجائیگا ہندوستان میں کم وبیش اسی طرز فکر کی بنا پر ڈاکٹر سہگل نے اپنا نقطۂ نظر وضع کیا ہے۔ جس کا ذکر ہم نمبر ۲۷ میں کر چکے ہیں، اور اس کی تفصیل نمبر ۲۸۴ میں دیں گے۔

(۳۲۹) گیس کا درد اور اگنیشیا IGNATIA

ڈاکٹر ولیم گٹ مین "ہومیوپیتھک ہیریٹیج" کے "مائنڈ" اسپیشل کے اکتوبر ۱۹۸۷ء کے شمارے میں تحریر کرتے ہیں کہ اگرچہ پیٹ کے السر میں **اینا کارڈیم، نکس وومیکا، نیٹرم میور، نائیٹرک ایسڈ** اور **آرسینک** مشہور دوائیں تصور کی جاتی ہیں، پھر بھی ایک خاتون جو ذہنی افسردگی کا شکار تھی، پیٹ کی شکایت لے کر میرے پاس آئی اسے ایک سال سے پیٹ کی شکایت تھی۔ بھوک نہیں لگتی تھی۔ پیٹ میں درد رہتا تھا۔ پیٹ بھاری رہتا تھا بڑی پریشان اور غم زدہ تھی۔ آتے ہی کہنے لگی کہ میں دن بھر روتی رہتی ہوں میں نے یہ سوچ کر کہ اسے نفسیاتی مرض ہے میں نے اسے **اگنیشیا** دے دی۔ دو ہفتے بعد وہ ہنستی ہوئی میرے کلینک میں آئی اور کہنے لگی ڈاکٹر میرے ساتھ تم نے کیا کیا، میں اب دن بھر ہنستی رہتی ہوں۔ اس کے پیٹ کی شکایت اور مایوسی دونوں دور ہوگئیں۔ اس کا جب تجزیہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اسے پیٹ کی شکایت اس کے لڑتے ہوئے رومانس سے شروع ہوئی۔ ذہن کا جسم پر کیا اثر پڑتا ہے اس کی یہ عمدہ مثال ہے۔

(۳۳۰) اعصابی مرض (نیورلجیا) اور کیمومِلا CHAMOMILLA

ایک مریض میرے کلینک میں آیا۔ اس کی دونوں بغلوں میں ناقابل برداشت

Scanned by CamScanner

درد ہو رہا تھا۔ وہ اتنا چھٹپٹا رہا تھا کہ میں نے کسی مریض کو اتنا چھٹپٹاتے نہیں دیکھا۔ **ایکونائیٹ** دینے سے اسے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ تب **بیلاڈونا** دینے سے ٹھیک ہوا۔ چند روز بعد ہی مریض میرے پاس اسی درد میں لایا گیا، مگر اب **بیلاڈونا** سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ وہ مریض دنیا کا مشہور کھلاڑی تھا۔ مگر درد سے چلا رہا تھا۔ جب مرض بڑھ جاتا ہے تو ڈاکٹر کا ذہن بھی تیزی سے دوڑتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مریض کو کسی بات پر غصہ آتا تھا، وہ اسے چپ چاپ پی جاتا تھا۔ اس کے بعد درد شروع ہو گیا۔ اسے **کیمو ملا** دی گئی اور فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ **کیمو ملا** درد کی دوا نہیں ہے۔ مگر چونکہ غصہ دبا دیا گیا تھا، اس کی وجہ معلوم ہونے پر دوا دی گئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذہن کے ذریعہ کئی امراض اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

(۳۳۱) _ فالج اور ایمبرا گریشیا AMBRA GRISEA

"ہومیوسیوک" کے دسمبر، ۱۹۸۰ء کے شمارے میں ڈاکٹر ڈیسل گوسٹ کا تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ ایک ۵۸ سالہ شخص کو پانچ سال قبل دائیں جانب فالج ہو گیا تھا۔ اس سے وہ دائیں پاؤں سے گھسٹ کر چلتا تھا۔ اس کے سر پر بوجھ سا برقرار رہتا تھا۔ سونے کے بعد بوجھ بڑھ جاتا تھا۔ ایک بجے کے بعد اسے نیند نہیں آتی تھی۔ قوتِ یادداشت کمزور ہو گئی۔ دایاں حصہ سن سا ہو گیا تھا۔ ہاتھ پاؤں میں پسینہ، دایاں پاؤں بائیں کی نسبت ٹھنڈا۔ پوری ہسٹری پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ اذیت برداشت کرتا رہا ہے۔ صدمے لگے ہیں۔ اسے **اگنیشیا، کونیئم، ویریٹرم** دی گئی مگر ان سے بہت کم فائدہ ہوا۔ آخر میں دوسری طاقت میں اسے **ایمبرا گریشیا** دی گئی جس سے توقع کے مطابق افاقہ ہوا۔

(۳۳۲) _ سر درد اور ایمبرا گریشیا AMBRA GRISEA

"ہومیوسیوک" کے مذکورہ شمارے میں لکھا ہے کہ ایک خاتون کو شدید سر درد تھا

Scanned by CamScanner

حضو وضا سر کی چند صیا ہیں۔ درد رات کو یا سو کر اٹھنے پر بڑھ جاتا تھا۔ یہ درد دن میں چلنے پھرنے سے کم ہو جاتا تھا۔ یہ سر درد ایمبرا گریسیشیا ۲ طاقت میں دینے سے رفع ہو گیا۔ اس دوا کو دہرایا جاسکتا ہے۔

(۹) بڑھاپے میں کم سننے پر بھی اس دوا سے افاقہ ہوتا ہے۔ کانوں میں گرجنے کی سی یا سیٹی کی سی آوازیں آتی رہتی ہیں۔ اگر کسی بزرگ کو دمے کے ساتھ ڈکار بھی آئیں تو اس دوا سے فائدہ ہوتا ہے اور اگر بلغم کا رنگ بھورا ہو۔

(ب) ایک عورت کو نرس نے بہت چاہا کہ وہ حاجت روائی سے فارغ ہو جائے۔ مگر جب تک وہ سامنے رہی اسے حاجت نہیں ہوئی۔ کافی زور لگانے کے بعد بھی اسے حاجت نہیں ہوئی۔ مذکورہ دوا دینے سے حاجت ہو گئی۔

(ج) ڈاکٹر آرمز اسٹرانگ کہتے ہیں کہ اگر بلاوجہ نیند اڑ جائے یا تجارت وغیرہ میں نقصان ہونے کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو یہ دوا کارگر ثابت ہوتی ہے۔

(۳۲۳) بچہ دانی میں رسولی اور ایپس APIS MELLIFICA

"ہومیو پیتھک ہیری ٹیج" کے "مائینڈ" کے زیر عنوان اکتوبر ۱۹۸۷ء میں شائع ہونے والے خصوصی شمارے میں ایلو پیتھک ڈاکٹر دورائے راج کے ایپس ایک ہزار طاقت کے ذریعہ بچہ دانی کی رسولی کو ٹھیک کر دینے کا ایک حیرت انگیز تجربے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے پاس ایک مسلم بھائی آئے جن کی دو بیگمات تھیں، ان کی بڑی بیگم ہمیشہ ان سے ہیرے کے بندے بنوانے کی ضد کیا کرتی تھی۔ انہوں نے اسے تو نہیں البتہ اس کی سوت یعنی اپنی چھوٹی بیگم کو بنوا دیئے۔ اس سے بڑی بیگم کو جو حسد ہوا اس کے نتیجے میں اسے شاید پہلے جو بچہ دانی میں رسولی تھی وہ تیزی سے بڑھنے لگی۔ حسد کی اس علامت کے پیش نظر ڈاکٹر دورائے راج نے اس خاتون کو ایپس IM طاقت کی دوا دی جس سے یہ رسولی جاتی رہی۔ حسد ایپس کی علامت ہے، حالانکہ ایپس کے جذبۂ حسد کا طبعی اعتبار سے آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو بھی اس ذہنی یا جذباتی بنا پر دوا دینے سے طبعی مرض کا رفع ہو جانا ثابت کرتا ہے کہ طبعی امراض کی بنیاد ذہنی یا جذباتی

Scanned by CamScanner

ہیجان ہو سکتا ہے یا ہے۔

ڈاکٹر سردار مل جین اوپیئم کے متعلق "ہومیو ترنگ" کے جنوری، مارچ ۱۹۸۷ء کے شمارے میں یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

(۳۳۳)۔ اوپیئم (افیون) کے متعلق معلومات OPIUM

(۹) شیاٹیکا اور کافیا۔ ڈاکٹر گرڈوگل نے لکھا ہے کہ ایک خاتون کو شیاٹیکا کا شدید درد اٹھا۔ وہ ڈاکٹر کو دکھانے گئی تو اس نے اسے مارفیا کا انجکشن دے دیا درد دب جاتا پھر اٹھ کھڑا ہوتا اس طرح جب ۹۰ مرتبہ اوپیئم کے انجکشن لگ چکے تو وہ خاتون تنگ آکر ڈاکٹر گرڈوگل کے پاس گئی انہوں نے ساری داستان سن کر اب تک لئے گئے انجکشنوں کے اثر کو زائل کرنے کے لئے کافیا ۳۰ دی۔ وہ یہ دوا ۱۵ روز تک دیتا رہا۔ پندرہ دن میں مریض صحت یاب ہو گیا۔

(ب) دمے کے خراٹے اور اوپیئم۔ ڈاکٹر آکسفورڈ لکھتے ہیں کہ انہوں نے دمے کے خراٹے کی آواز سے سانس در سانس لیتے دیکھ کر اوپیئم ۳۰ دی۔ بچہ بالکل صحت مند ہو گیا۔

(ج) دست اور اوپیئم۔ ڈاکٹر مور لکھتے ہیں کہ فوجی سپاہیوں میں دست کی وبا پھیلی۔ بعد ازاں ایک فوجی کو شدید قبض ہو گیا۔ کئی روز تک پاخانہ نہیں آیا اور نہ ہی حاجت ہوئی۔ اسے ۱۰ طاقت میں اوپیئم دن میں تین مرتبہ دی گئی اور وہ صحت یاب ہو گیا۔

(د) قبض، شب بیداری اور اوپیئم۔ ڈاکٹر ہنی نے لکھا ہے کہ ایک شخص کو شدید قبض تھا۔ بغیر اینیما لئے اسے کبھی پاخانہ نہیں آتا تھا۔ اس نے کئی قبض کشا دوائیں لیں مگر کسی سے فائدہ نہ ہوا۔ وہ شخص فطرتاً بہت ڈرپوک تھا۔ آخری دنوں میں اسے شب بیداری کے مرض نے بھی آدبوچا۔ اسے اوپیئم ۲۰۰ دی گئی۔ اور وہ ایک دم ٹھیک ہو گیا۔

(ک) دردزہ اور اوپیئم۔ ایک ۲۲ سالہ خاتون کو حمل سے بچے کی پیدائش کے وقت

Scanned by CamScanner

کافی خون نکل گیا۔ بچہ پیدا ہونے کے دس گھنٹے بعد اسے مندرجہ ذیل علامات ابھر آئیں (۱) باربار شدید دورے (۲) آنکھوں کی پتلیاں ٹھہر گئیں یا سکڑ گئیں (۳) چہرہ تمتاتا سرخ اور زرد (۴) سارا جسم خوب گرم (۵) خرّاٹے دار سانس۔ اسے **اوپیم** ٹنکچر کی چند بوندیں پانی میں دی گئیں اور چند گھنٹوں میں اسے آرام آگیا۔ ڈاکٹروں کا تجربہ ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر زچہ کا آنو رک جائے۔ اور مریضہ کی آنکھیں سرخ اور چہرہ تمتما اٹھے اور اسے دورے پڑنے لگیں اور اس پر نزع کی کیفیت طاری ہو جائے تو اس وقت ہومیو پیتھک **اوپیم** (طاقت آمیز) سود مند ہے۔

(م) مرگی اور اوپیم۔ ایک پندرہ سالہ لڑکی کو پہلی بار مرگی کا دورہ پڑا۔ پھر وہ رات دن دونوں وقت سوتی رہی۔ کبھی کبھی جھٹکے سے جاگ جاتی منہ سے جھاگ نکلنے لگتی۔ اور مرگی کے دورے میں زبان کٹ جانے سے خون بہنے لگتا۔ آنکھوں کی پتلیاں اوپر اٹھیں، پلکیں نیم وا سر گرم، باربار دورے جو دس سے تیس منٹ میں جا کر ختم ہوتے۔ بلا وجہ جسم میں خارش اور قبض۔ ان علامات پر ڈاکٹر اسپے نے اسے علامات کے مطابق **کاکیولیس، بیلاڈونا، اگنیشیا، نکس وومیکا، سیپیا، زنکم، میٹے لیکم، سیمی سی فیوگا**، یہ سب ادویات دیں۔ ان سے کچھ بھی افاقہ نہ ہوا۔ آخر **اوپیم** ۱۲ طاقت میں دینے سے وہ لڑکی ٹھیک ہو گئی۔

ان سب مثالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تازہ مرض میں دوا دے کر کچھ دیر ہی ٹھہرنا چاہیئے۔ اگر فائدہ ہوتا نظر نہ آئے تو دوا بدل دینی چاہیئے۔ یہ شدید مرض کے لئے لکھا ہے دائمی مرض کے لئے نہیں۔ دائمی مرض میں طویل مدت کی دوا دی جاتی ہے جبکہ شدید مرض کے لئے مختصر مدت کی دوا دی جاتی ہے۔ **ایکونائیٹ، بیلاڈونا، برائیونیا** وغیرہ شدید مرض کے لئے ہیں۔ **سلفر، فاسفورس** وغیرہ کرانک یعنی دائمی مرض کے لئے ہیں۔ کئی ڈاکٹر دائمی مرض کی دوا بھی شدید مرض کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ اس سے بھی انہیں فائدہ ہوتا نظر آتا ہے۔ اسے بھی وہ بار بار دہراتے ہیں۔ ہم اس بارے میں اپنی کوئی رائے نہیں دے سکتے۔ سب کا اپنا اپنا تجربہ ہے۔

Scanned by CamScanner

(۳۳۵)۔ باورچی خانے کی ناقابل برداشت بدبو اور

COLCHICUM

کول چکم

ڈاکٹر نیش لکھتے ہیں کہ اس دوا کی حیرت انگیز علامت یہ ہے کہ مریض باورچی خانے کی بدبو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کا کمرہ باورچی خانے سے دُور ہونا چاہیئے۔ اس علامت پر انہوں نے خون کی قے۔ خون آلود دست، آنو اور خون، پیٹ درد وغیرہ تمام امراض کو دور کیا ہے، جو ایکونائیٹ، نکس، اپی کاک، ہیموملیس، مرک سول، سلفر وغیرہ سے کسی سے بھی ٹھیک نہ ہوئے۔ ایک مریضہ کا تذکرہ کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ اسے مذکورہ تمام شکایات تھیں۔ جب وہ کسی دوا سے شفایاب نہ ہوئیں تو مذکورہ علامت پر کول چکم ۲۰۰ دینے سے فوراً شفایاب ہوگئی۔ ۲۰۰ طاقت کی چند گولیاں آدھے گلاس پانی میں گھول کر دی گئیں اور مریضہ کو وہ پانی ایک ایک چمچ دیا گیا۔ دوسرے روز وہ حیرت انگیز طور پر تندرست ہو گئی۔

COLCHICUM

(۳۳۶)۔ گٹھیا کا درد یا چلتا پھرتا درد اور کول چکم

ہڈی کے ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ پر ریاح کا درد چلنا۔ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر چلے جانا۔ اس درد میں پیر پھولنا پیشاب ہو یا نہ ہو اس کا زرد پڑنا۔ سردی یا بارش میں چلنے پھرنے سے جوڑوں کا درد بڑھنا یہ تمام کول چکم کی علامات ہیں۔ کول چکم کا درد گرمی سے کم ہوتا ہے۔ مریض خود کو کپڑوں میں لپیٹے رکھتا ہے۔ یہ تیزی سے بڑھتا ہے۔ اس کی علامات کم و بیش برایونیا کی سی ہیں۔ کول چکم گٹھیا یا ریاح کے درد، آرتھرائیٹس کی بہت پرانی دوا ہے۔ آج کل ۹۹ فی صد لوگ گٹھیا کے مریض ہیں۔ بڑھاپے میں ہاتھ یا پیر پھول جاتے ہیں۔ جن کے پیشاب میں ایلبیومن پایا جاتا ہے، ان کے لئے یہ اعلیٰ دوا ہے۔ اس کا استعمال ۳۰ یا ۲۰۰ طاقت میں کیا جا سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ دوا ۲× یا ۶× طاقت میں بہتر کام کرتی ہے۔ کول چیسی کم کا مخفف کول چکم ہے۔ یہ گٹھیا کے لئے کارگر ہے۔ یہ ۲× طاقت میں دن میں تین بار دی جا سکتی ہے۔ یہ حوالہ "ہومیوپیتھک" کے جنوری ۱۹۸۸ء کے شمارے سے اخذ کیا گیا ہے۔

(۳۳۷) ادویات کا باہمی تعلق

ادویات کا استعمال کرتے ہوئے ڈاکٹر کو ان کا باہمی تعلق سمجھ لینا ضروری ہے۔ مثلاً اسے یہ جاننا چاہیئے:۔

(ا) کیا یہ ایک ہی گروپ کی ادویات ہیں؟ مثلاً **سینا** اور **کیمو ملا**۔ ان کی ابتدا ایک ہی طرح کی جڑی سے ہوتی ہے۔ جس میں پرورش کرتے ہوئے بے حد بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا بے چینی کی علامات میں انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔

(ب) اسی طرح **نکس وومیکا** اور **اگنیشیا**۔ یہ دونوں بھی ایک ہی گروپ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان دونوں میں جھگڑالو پن اور بے صبری پائی جاتی ہے۔ لہٰذا جہاں یہ دونوں علامات نمایاں ہوں وہاں دونوں کی جانب توجہ دیجئے۔

(ج) ایسے ہی **لیکیسس**، **ایلاپس** اور **کروٹلس**۔ یہ تینوں سانپ کے زہر ہیں۔ اس لئے ان تینوں میں مساوات کی وجہ سے ان تینوں کی علامات میں اختلاف کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔

(د) اسی طرح کئی ادویات ایک دوسرے کی کمی کو پورا کرتی ہیں۔ مثلاً آرام سے افاقہ **برایونیا** کی علامت ہے۔ حرکت سے افاقہ **رس ٹاکس** کی علامت ہے۔ کبھی کبھی **برایونیا** کی علامت بڑھتے بڑھتے **رس ٹاکس** کی علامت پر اور **رس ٹاکس** کی علامت **برایونیا** کی علامت پر جا پہونچتی ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کی ہم آہنگ ہیں۔

(ک) اسی طرح کئی دوائیں علامات کے مطابق ایک دوسرے کی معاون ہوتی ہیں، جن میں سے ایک کے بعد دوسری دوا کی علامات ابھر آتی ہیں۔ جیسے **پلسا ٹلا** کے معاون **سائی لیشیا** اور **بیلاڈونا** کی معاون **کیل کیریا کارب** ہے۔ اسی طرح

Scanned by CamScanner

سلفر اور سورائینم بھی ایک دوسرے کی معاون ہیں۔ جہاں سلفر ناکام ہو جاتی ہے وہاں امراض جلد میں سورائینم کام کرتی ہے۔ فرق اتنا ہی ہے کہ سلفر گرم مزاج ہے اور سورائینم سرد مزاج ہے۔ چند روز سلفر دینے کے بعد مریض سرد مزاج ہو جاتا ہے۔

(ل) اسی طرح کئی ادویات ایک دوسرے کی متضاد ہوتی ہیں، جنہیں ایک دوسرے کے بعد نہیں دیا جاسکتا۔ مثلاً فاسفورس اور کاسٹی کم ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔

(م) اسی طرح کئی ادویات باقی ادویات کا اثر زائل کر دیتی ہیں۔ مثلاً نکس وومیکا اور کیمفر باقی ادویات کا اثر خواہ وہ ایلوپیتھی دوائیں ہوں یا ہومیوپیتھی ان کے اثر کو توڑ دیتی ہیں۔

ہم نے اوپر جو مثالیں دی ہیں وہ یکساں، ہم آہنگ، معاون اور تریاقی ادویات کی مثالیں ہیں۔ ادویات کا یہ باہمی تعلق سمجھ لینا بہت ضروری ہے تاکہ امراض میں دوا استعمال کرتے وقت ان کا باقی ادویات کے تعلق کو پیش نظر رکھا جائے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر کیبلوِن نر کی تحریر کردہ "ڈرگ ریلیشن شپ" نامی کتاب بہت کارآمد ہے۔ مذکورہ بالا حوالہ "انڈین جرنل آف ہومیوپیتھک میڈیسن" کے ص ۱۶۲ سے اخذ کیا گیا ہے۔

ہم اس کتاب میں جگہ جگہ ادویات کے گروپ کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ اس سلسلے کو انہیں گروپوں کے ساتھ پڑھ لینا چاہیئے۔

STAPHISAGRIA

(۳۳۸)۔ توہین کو پی جانا اور اسٹیفی سیگریا

یہ خاص طور پر دبے ہوئے مرض کی دوا ہے۔ گویا فرض کر لیجئے کہ کسی شخص کو افسر نے یا شوہر کو بیوی نے کسی بات پر ڈانٹ دیا۔ وہ اس وقت تو بہ امر مجبوری غصہ پی گیا۔ مگر اس توہین کا اس کے اعصابی نظام پر دباؤ پڑنے لگا جس سے وہ زندگی سے بیزار ہو گیا۔ اسے بے خوابی کا مرض ہو گیا۔ کسی کو پیشاب کی نالی میں جلن ہونے لگتی ہے یا بار بار پیشاب آتا ہے، کسی کام میں دل نہیں لگتا، قوت یادداشت کام نہیں کرتی۔ اپنی ہی نہیں دوسروں کی توہین بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ بچوں کو

Scanned by CamScanner

بھی والدین اور استاد یا استانی کی ڈانٹ سے اعصابی امراض ہو جاتے ہیں۔ وہ چپ چاپ رہتے ہیں۔ ان سب کی دوا اسٹیفی سیگریا ہے "ہومیو سیوک" فروری ۱۹۸۸ء کے شمارے میں ایڈیٹر نے اس دوا کی مندرجہ ذیل مثالیں دی ہیں۔

(ا) قرنیہ کا یا کہیں کا کٹا زخم اور اسٹیفی سیگریا۔ ایک نوجوان کی آنکھ کے قرنیہ کے کٹ جانے سے اس کا ڈھیلا باہر لٹکنے لگا۔ اس کی پلکوں کو بند کر کے اس پر روئی لگا کر اسے پلاسٹر سے بند کر دیا گیا، تاکہ ڈھیلا باہر نہ لٹک آئے۔ مریض کو پہلے **ایکونائیٹ** ۳۰ کی چھ خوراکیں دو دن تک دی گئیں۔ پھر **اسٹیفی سیگریا** ۲۰۰ کی چار خوراکیں روزانہ دی گئیں۔ دس روز بعد جب پٹی کھولی گئی تو دیکھا کہ کٹا ہوا زخم ٹھیک ہو گیا تھا اور ڈھیلا اپنی جگہ قائم ہو گیا۔ یہ دوا اس لئے دی گئی کہ اعصابی نسوں کے تیز نشتر سے کٹ جانے پر اس کا خصوصی اثر پڑتا ہے۔

(ب) حد سے زیادہ جلق لگانا اور احتلام اور اسٹیفی سیگریا۔ ایک ۲۵ سالہ نوجوان کو رات میں احتلام ہو جاتا تھا۔ یہ صبح ہونے سے کچھ ہی دیر قبل ہوتا تھا اور پھر اس کی نیند کھل جاتی تھی۔ اس کے بعد اسے کمزوری، کمر درد اور سر درد ہو جاتا تھا۔ اسے **اسٹیفی سیگریا** سے فائدہ ہوا۔ اس کے بعد اسے سلفر دی گئی۔ یہ دوا خاص طور پر (ا) دبے ہوئے غصّے کے نتائج (ب) تیز ہتھیار سے کٹاؤ کے نتائج اور (ج) احتلام کے بعد ہونے والی شکایت پر دی جاتی ہے۔

ZIMCUM METALLICUM

(۳۳۹)۔ اعصابی ٹانک اور زنکم میٹے لیکم

ڈاکٹر برٹ کا کہنا ہے کہ لوہے کے ساتھ خون کا جو تعلق ہے وہی تعلق اعصاب کے ساتھ زنکم میٹے لیکم کا بھی ہے۔ اعصابی نظام میں انتہائی گڑبڑ ہونے کی وجہ سے صحت گر جاتی ہے۔ اس وقت اس کا استعمال کرنے سے اعصاب میں زبردست طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جسم امراض کا مقابلہ کرنے کے اہل ہو جاتا ہے۔ مریض میں ایسی

Scanned by CamScanner

اعصابی گڑبڑ کی کئی وجوہات ہیں ۔ مثلاً حد سے زیادہ مطالعہ ، دیر گئے رات تک بے خوابی، اذیت ناک اور تھکا دینے والے کام کرنا اعصابی یا جسمانی نظام کی شکستگی وغیرہ ۔ اس تھکاوٹ یا کمزوری کی وجہ سے دماغی کام کرنے میں کمزوری آجاتی ہے ۔ اور یادداشت کمزور ہو جاتی ہے ۔ کبھی کبھی اس کمزوری کی وجہ سے چیچک وغیرہ کے داغ دب جاتے ہیں جس سے مریض اُول جلُول بکنے لگتا ہے ۔ کبھی کبھی کانپنے لگتا ہے ۔ سر تکیئے پر ادھر ادھر پٹکتا ہے ۔ پورے اعصابی نظام کی کمزوری کی وجہ سے برین فیگ، نرو فیگ ، مسل فیگ ، یعنی دماغی اعصابی یا پٹھوں کے امراض ابھر آتے ہیں ۔ یعنی تمام اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں تب اس دوا کا استعمال سودمند ثابت ہوتا ہے ۔ اعصابی کمزوری کی یہ اہم دوا ہے ۔ اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو اس کمزوری سے فالج گر سکتا ہے، پاخانہ پیشاب خود بخود نکل سکتا ہے ۔ کپکپی پیدا ہو سکتی ہے ۔ زنکم کا کام قوتِ حیات بیدار کر دینا ہے ۔

AESCULUS HIPPOCASTANUM

(۳۴۰) ۔ بواسیر اور ایسکولس

ایسکولس بواسیر کی خاص ہومیو دوا ہے خصوصاً بواسیر کے مسّوں میں جلن، درد نیلاپن ، درد زیادہ خون کم یا نہ آتا ہو، اگر **نکس وومیکا** اور **کولین سونیا** سے بھی افاقہ نہ ہو تو یہ دوا دے کر دیکھیئے ۔ کولھے کی دو ہڈیوں اور ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے پر کہ جہاں تین ہڈیاں آکر ملتی ہیں ۔ وہاں درد پیدا ہونے اور کولھے میں ہلکے درد میں یہ دوا کارگر ہے ۔ بواسیر کی دیگر اہم ادویات حسب ذیل ہیں ۔

(۱) **نکس وومیکا** ۔ اس کا مریض بواسیر میں تیز خارش کی وجہ سے رات بھر جاگتا رہتا ہے ۔ کبھی کبھی وہ جلن اور خارش اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ مریض ٹھنڈے پانی کے ٹب میں بیٹھ جاتا ہے ۔ نکس کے مریض کے مسّوں سے خون بھی آتا ہے ۔ **نکس** کے بواسیر میں مسّوں کے ساتھ بار بار پاخانہ جانے کی حاجت ہوئی رہتی ہے ۔ مگر پاخانہ نہیں آتا یہ اس کی اہم علامت ہے ۔

(۲) **ایسکولس** ۔ اس دوا کی علامت میں بواسیر میں مریض کو خون نہیں آتا ۔

Scanned by CamScanner

آئے بھی تو سفرہ میں سوکھاپن محسوس ہوتا ہے۔ اور مسوں کے چبھتے رہنے کا احساس خاص طور پر برقرار رہتا ہے۔

(۳) **ایلوز۔** اس میں انگور کے گچھوں کی طرح کے مسے ہوتے ہیں جنہیں ٹھنڈے پانی سے دھونے سے راحت ملتی ہے۔ پاخانے کے ساتھ گوز بھی نکلتا ہے۔ اور ہوا کے ساتھ پاخانہ بھی نکل جانے کا امکان رہتا ہے۔

(۴) **کولین سونیا۔** اس میں سفرہ میں سوئی کی سی چبھن کے ساتھ مسے تو ہوتے ہی ہیں ساتھ قبض بھی ہوتا ہے اور اگر مقام پوشیدہ کے باہر نکلنے کا مرض بھی ہو تو خواتین کی بواسیر میں یہ اہم دوا ہے۔

(۵) **سلفر۔** مسوں سے سیلان خون رک جانے، پیٹ کے نچلے حصے میں رکاوٹ سے بوجھ محسوس ہونے، مسوں میں جلن اور خارش ہونے سے اس جانب بھی توجہ دینی چاہیئے۔

(۶) **رہٹنیا۔** اس دوا میں حاجت روائی کے گھنٹوں بعد تک جلن برقرار رہتی ہے۔

(۷) **میورٹیک ایسڈ۔** اس دوا کی خاص کیفیت یہ ہے کہ اس کی جلن ٹھنڈے پانی میں بیٹھنے سے بڑھتی اور گرم پانی میں بیٹھنے سے گھٹتی ہے۔

(۸) **نائیٹرک ایسڈ۔** اس کے مسوں میں کبھی کبھی اتنا درد ہوتا ہے کہ مریض پسینے میں بھیگ جاتا ہے۔

(۹) **ہامیمے میلس۔** بواسیر میں زیادہ سیلان خون اور کمر درد ہونے پر یہ بہت کارگر دوا ہے "ہومیوسیوک" کے اپریل ۱۹۸۸ء کے شمارے میں ڈاکٹر سردار مل جین لکھتے ہیں کہ پیتھالوجی کے نقطۂ نظر سے **ایسکولس** بواسیر کی **ہامیمے میلس** سے زیادہ موزوں دوا ہے۔ **ہامیمے میلس** میں سفرہ میں ایسی چھٹپٹاہٹ ہوتی ہے، گویا مسے باہر نکل آئیں گے۔ جب کہ **ایسکولس** میں چھوٹے چھوٹے مسے صاف نظر آتے ہیں۔ یہ نیلے ہوتے ہیں اور درد آمیز بھی اور ان میں جلن بھی ہوتی ہے۔ چلنے جلنے سے کمر میں درد بھی مسوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ڈاکٹر اسمال نے بچہ کی پیدائش کے بعد ہونے والے مسوں میں **ایسکولس** کا مدر ٹنکچر دے کر بہت سے مریضوں کو شفایاب کیا ہے۔ ان مریضوں کے مسوں میں خون نہیں آتا تھا۔ مگر سفرہ میں درد اور جلن بہت تھی۔

Scanned by CamScanner

(۱۰) ہرنیا اور ایسکولس۔ ڈاکٹر ووڈ ورتھ لکھتے ہیں کہ ایک ۲۷ سالہ نوجوان کو مسوں کی شکایت تھی۔ اس کی شکایت ہی ایسکولس سے دور نہیں ہوئی بلکہ اس کا ہرنیا بھی اس سے ٹھیک ہو گیا اس نے ٹرس پہننا بھی چھوڑ دیا۔

(۱۱) ریڑھ کی ہڈی کے آخری حصے میں درد اور ایسکولس۔ ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے پر کمر کی تین ہڈیوں کا جوڑ ہے۔ بیٹھے رہنے کے بعد اٹھنے پر وہاں درد ہوتا ہے۔ کمر کے اس طرح کے درد میں ایسکولس دینے سے افاقہ ہوتا ہے۔

مذکورہ تفصیل ہم نے "ہومیو سیوک" کی بنا پر تحریر کی ہے۔

(۱۴۳) ٹائیفائیڈ اور بپٹیشیا BAPTISIA TINCTORIA

ڈاکٹر نیش کا کہنا ہے کہ بپٹیشیا ٹائیفائیڈ کی مدت کو کافی گھٹا دیتی ہے۔ ڈاکٹر برٹ کہتے ہیں کہ ٹائیفائیڈ کی اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ ڈاکٹر کاؤ کا کہنا ہے کہ ٹائیفائیڈ کے امکانات نظر آتے ہی بخار کی ابتدائی حالت ہی میں اگر اس دوا کا استعمال کیا جائے تو ایک ہفتے ہی میں مرض کا تدارک ہو جائے گا۔ اس وقت اس کے استعمال کی علامات یہ ہیں:- یعنی ضعیف العقلی، بے چینی، گہرا سرخ چہرہ، پاگلوں کی سی بکواس البتہ پھوسا کو چھونے سے کچھ درد زبان سفید، اس کے کنارے سرخ پاخانے سے شدید بدبو، سارے جسم میں درد، بستر پر کروٹ بدلتے رہنا، سانس میں بدبو۔

BAPTISIA TINCTORIA

(۲۴۳)۔ اعصابی علامات اور بپٹیشیا

ڈاکٹر ووڈ نے لکھا ہے کہ اس دوا کی اعصابی علامات دستیاب ہونے پر اسے لازماً استعمال کیا جانا چاہیئے۔ اس کی اعصابی علامات یہ ہیں۔(ا) پاؤں کو مسلسل ہلاتے رہنا (ب) بستر پر ادھر ادھر کروٹیں بدلتے رہنا، (ج) انگلیوں سے کچھ نہ کچھ پکڑتے رہنا گویا کچھ ڈھونڈ رہا ہو، (د) سر کو ادھر ادھر گھماتے رہنا، مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کے اعضا، بکھر گئے ہیں انہیں سمیٹنے کے لئے پکڑنے کے لئے یا

Scanned by CamScanner

سنبھالنے کے لئے انگلیوں سے کچھ پکڑنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر فشر لکھتے ہیں کہ ٹائیفائیڈ کے بخار سے اگر یہ علامت آجائے کہ مریض یہ محسوس کرے کہ اس کے اعضاء بکھرے پڑے ہیں، یا کوئی دوسرا مریض اس کی بغل میں سو یا پڑا ہے اور وہ اپنے اعضاء کو اس کے اعضاء بتائے اسی وسوسے اور مغالطہ آمیز حالت میں **بپٹیشیا ۳** طاقت میں یعنی ہلکی طاقت میں دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

(۳۴۳)۔ بخار اور بپٹیشیا BAPTISIA TINCTORIA

ڈاکٹر ہائیٹ نے ایک دلچسپ کیس لکھا ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ ایک مریض چند روز سے بخار میں مبتلا تھا۔ انہوں نے اسے **رس ٹاکس** دی جس سے اسے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مرض بڑی تیزی سے بگڑتا جا رہا تھا پھر انہوں نے اسے **بپٹیشیا** مدر ٹنکچر دی۔ اس کے دینے کے بعد مریض کے ماتھے پر پسینہ آنا شروع ہو گیا، تھوڑی ہی دیر میں اس کا سارا جسم پسینے میں تر بہ تر ہو گیا گویا پسینے میں نہا دیا ہو۔ اگلے دن بہت ہلکا سا بخار رہ گیا تھا، جسے انہوں نے **برائیونیا** کی چند خوراکیں دے کر ٹھیک کر دیا۔ اس طرح مریض دو روز میں ٹھیک ہو گیا۔

طاقت کے متعلق یہ دوا مدر ٹنکچر سے لے کر ۲۰۰ طاقت تک یکساں طور پر کارآمد ہوتی ہے۔ اگر ایسا محسوس ہوتا ہو کہ مریض ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہو گیا ہے مگر **بپٹیشیا** کی علامات واضح نہ ہوں تو مناسب یہی ہے کہ یا تو مدر ٹنکچر یا ۳x کی خوراک دی جائے۔ اگر **بپٹیشیا** کی علامات واضح ہوں تو ۲۰۰ طاقت مناسب ہے۔ ہلکی طاقت کی یہ دوا بار بار دہرائی جا سکتی ہے۔ لہٰذا ابتدا میں مرض کی غیر یقینی حالت میں ہلکی طاقت کی دوا ہی مناسب ہوتی ہے۔

(۳۴۴) جھگڑالوپن اور کالی کارب KALI CARBONICA

"ہومیوگیان" کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء کے شمارے میں جناب ہری رام بھگت نے

Scanned by CamScanner

اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ چند روز قبل میں اپنے گھر پر ڈاکٹر کلارک اور ڈاکٹر کینٹ کی کتابیں پڑھ رہا تھا۔ ان میں لکھا تھا کہ **کالی کارب** کا مریض اتنا چڑچڑا ہو جاتا ہے کہ غصے میں اپنی دال روٹی سے بھی لڑتا ہے یہ دراصل واحد علامت ہے جو کسی دوسری دوا میں نہیں ملتی۔ چند روز بعد میرے پاس ایک مریض آیا جس نے اپنی بے چینی کی بات کہی۔ میں نے اس سے کنبے کی کیفیت پوچھی کہ شاید کوئی خانگی وجہ ہو۔ اس کی ایک بیوی اور ایک بچہ تھا۔ بے چینی کی کوئی خانگی وجہ نہ تھی۔ آخر میں نے اسی سے پوچھا کہ بے چینی کی کوئی وجہ نہیں تو آپ بے چین کیوں رہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں خود اس سے پریشان ہوں اور سمجھ نہیں آتا کہ کیوں پریشان ہوں۔ البتہ ایک بات ہے۔ کل ہوٹل والے سے میرا جھگڑا ہو گیا اور کوئی بات نہیں تھی اکثر غصہ آجاتا ہے۔ اس علامت پر میں نے اسے کالی کارب ایک ہزار طاقت کی تین خوراکیں رات کو سونے سے پہلے دس دس منٹ بعد لینے کو کہا اور ۱۵ روز کے لئے **پلاسیبو** کی پڑیاں باندھ دیں۔ پندرہ روز بعد وہ مریض آیا اور بولا "ان دنوں کوئی بے چینی نہیں ہے۔ سب طرح سے ٹھیک ہوں"۔

AURUM MURIATICUM

(۳۴۵) سینٹرل سائینو سائیٹس اور اورم میور

مذکورہ جریدے میں وہی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون لکھنؤ کے موتی لعل نہرو ہسپتال میں علاج کرا کر میرے پاس آئی۔ اسے "سینٹرل سائینو سائیٹس" کا مرض تھا۔ اسی لئے کچھ دیر بعد اس کی ناک سے رقیق مادہ نکلا۔ رومال اس کے پاس تھا۔ اس سے پونچھا تو رومال پر سرخ دھبے پڑ گئے، مادہ بھی تھا۔ خاتون نے کہا کہ یہ مرض اتنا خطرناک ہے کہ میں مرجانا چاہتی ہوں۔ مریضہ کے والد بھی اس کے ساتھ تھے۔ اس نے کہا کہ یہ کئی بار خودکشی کی کوشش کر چکی ہے۔ اگر ہم وقت پر نہ پہونچتے تو شاید کب کی مر چکی ہوتی۔ اسی علامت پر اسے **اورم میور** کی ایک ہزار طاقت کی تین خوراکیں دس دس منٹ بعد لینے کو کہا۔ آہستہ آہستہ اس خاتون کا سائینو سائیٹس کا مرض جاتا رہا۔ یاد رکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ یہ دوا سائینو سائیٹس

Scanned by CamScanner

کی نہیں ہے ۔ مگر مرجانے کی خواہش پر یہ دوا دی گئی ۔ مرجانے کی خواہش تو ہر شدید مرض میں ہو سکتی ہے ۔ اور اگر یہ خواہش اتنی شدید ہو کہ مریض مرجانے کی تدبیر کر ڈالے تو اس دوا سے افاقہ ہو سکتا ہے ۔ اورم سونے کو کہتے ہیں ۔

SYPHILINUM

(۳۴۶) ۔ صرف رات کو مرض میں اضافہ اور سیفی لینم

"ہومیو گیان" کے مذکورہ شمارے میں درج ہے کہ تقریباً دس ماہ قبل ڈاکٹر ہری رام دھاون کے پورن پور میں قائم کردہ گرونانک ہومیو کلینک میں ایک لڑکی اپنے والدین کے ساتھ لائی گئی ۔ اسے تقریباً ایک ماہ سے آدھی رات کو سوتے میں دانتوں سے خون بہنا شروع ہو جاتا تھا جو طلوعِ آفتاب تک جاری رہتا تھا ۔ پھر بند ہو جاتا تھا ۔ مسلسل خون آنے کی وجہ سے کنگ جارج میڈیکل کالج، لکھنؤ میں وہ کئی ماہ تک بھرتی رہی ۔ مگر ذرا بھی افاقہ نہ ہوا ۔ جیسا کہ تمام ہومیو پیتھک ڈاکٹر جانتے ہیں ایسے امراض آتشک (سفلس) ہونے کی وجہ سے رات ہی کو بڑھتے ہیں ۔ جو سیفی لینم دینے سے مٹ جاتے ہیں ۔ باپ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ان کی شادی سے کافی عرصہ قبل انہیں آتشک کا مرض ہو گیا تھا ۔ جو ادویات سے ٹھیک ہو گیا تھا ۔ رات کو مرض کے بڑھنے کی علامت پر بچی کو اسی دوا سے نجات ملی ۔

(۳۴۷) ۔ ذہنی پریشانی اور اگنیشیا

IGNATIA AMARA

ایک صاحب کو کافی عرصے سے بخار اور حرکت قلب تیز ہونے کا مرض تھا ۔ اچھے سے اچھے ڈاکٹروں کا علاج ہو چکا تھا مگر کسی سے بھی افاقہ نہ ہوا ۔ آخر میں ڈاکٹر دھوَن کو بلایا گیا ۔ یہ ہومیو پیتھی کے ڈاکٹر تھے ۔ علامات کی جانچ کرنے پر علم ہوا کہ وہ پریشان تھے اور ٹھنڈی آہیں بھرتے تھے ۔ دل کبھی خوش اور کبھی سنجیدہ رہتا تھا ۔ پریشانی کی علامت پر انہیں اگنیشیا ۱۰۰۰ کی تین خوراکیں دس دس منٹ بعد لینے کو دی گئیں ۔ ۲۴ گھنٹے بعد ان کا بخار ۱۰۴ سے گر کر ۱۰۱ تک آگیا ۔ چند روز بعد ڈاکٹر

دھون کو ہومیو پیتھک کالج کے امتحانات کے لئے الہ آباد جانا تھا۔ جب فرد مذکورہ کو علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت خراب بات ہے کہ آپ یہاں سے گئے اور میرا دم نکلا۔ ڈاکٹر دھون نے ان کے پھیپھڑے اور دل کا معائنہ کیا اور انہیں صحت مند پایا اور انہیں کہا کہ آپ جتنے کا بھی بیمہ کرانا چاہیں کرا لیجئے۔ آپ کا بال بھی بانکا نہیں ہو سکتا ۔ ڈاکٹر دھون نے انہیں دو دن کی دوا گنیشیا ....۱ کی طاقت میں دی۔ دو روز بعد جب ڈاکٹر دھون لوٹے تو مریض کو توقع کے مطابق افاقہ ہوا، البتہ ذرا سی بات پر طیش میں آجاتے اور پاخانہ صاف نہیں ہوتا تھا انہیں نیٹرم میور ....۱ دی گئی اور تین چار ہفتوں میں وہ صحت مند ہو کر کام پر چلے گئے ۔

GELSEMIUM

(۳۴۸)۔ ماہواری میں درد (ڈسمے نوریا) اور جیل سیمیم

"ہومیو پیتھک ریز" کے اگست ۱۹۸۶ء کے شمارے میں ڈاکٹر جیمس ووڈ لکھتے ہیں کہ ہماری بدقسمتی ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے ڈاکٹر کو لکیر کا فقیر ہونا پڑتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہر مرض کے لئے وہ چند بندھی ٹکی دوائیں منتخب کر لیتا ہے۔ وہ اپنے لئے یہ فرماتے ہیں کہ خواتین اکثر ماہواری کی تکلیف کے لئے آتی ہیں۔ میں اس تکلیف کے تدارک کے لئے جیل سیمیم دیا کرتا ہوں۔ اتنا وقت ہی کہاں ہوتا ہے کہ ہر کسی کی گہرائی میں جایا جائے۔ اور ریپرٹری کو پکڑا جائے۔

(۳۴۹)۔ بے خوابی اور کالی فاس

KALI PHOSPHORICUM

"ہومیو پیتھک ریز" کے مذکورہ شمارے کے مطابق **کالی فاس** کو ہومیو پیتھی کا ٹرانکولائیزر کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شستلر کا کہنا ہے کہ نیورے استھینیا کی کئی انسام میں یہ دوا کارگر ہے۔ ڈاکٹر للی اینتھل کے خیال کے مطابق انسانی قوت حیات کو اپنی مکمل سطح پر لانے کے لئے یہ عظیم الشان علاج ہے۔ ڈاکٹر شے نون فرماتے ہیں کہ پریشانی سے پیدا ہونے والی بے خوابی کے لئے یہ دوا تیر بہدف ہے۔ حد سے زیادہ

لکھنے پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے نیند اڑنے کی صورت میں جو دوائیں کارگر ثابت ہوتی ہیں، ان میں **نکس وومیکا، کوکو، کافیا، کیوپرم، جیل سیمیم، فاسفورس سلفر اور کالی فاس** کارگر ہے۔

(۳۵۰)۔ آرٹی کیریئیا اور آرسینک ARSENICUM ALBUS

آرٹی کیریئیا ایک الرجیک مرض ہے۔ اس میں سب سے بڑی دقت یہ رہتی ہے کہ مریض اور معالج کو یہ پتہ لگانا پڑتا ہے کہ الرجی کس چیز سے ہوتی ہے۔ کسی کو کھانے کی کسی چیز سے، کسی کو مٹی سے، کسی کو کسی کپڑے سے، کسی کو کسی جانور سے الرجی ہو سکتی ہے۔ ہم یہاں الرجی سے ہونے والے آرٹی کیریئیا مرض کے متعلق تحریر کر رہے ہیں۔

"ہومیو پیتھک پرسپیکٹیو" کے اکتوبر ۱۹۸۶ء کے شمارے کے ص ۳۰۵ پر مندرجہ ذیل کیس درج ہے۔ ایک چالیس سالہ شخص آرٹی کیریئیا کے مرض میں مبتلا تھا۔ اسے چالیس سال پرانا آرٹی کیریئیا تھا۔ وہ آدھی رات میں ایک اور تین بجے کے دوران اٹھ جاتا اور گرم کپڑا لپیٹتا۔ جس سے اسے آرام ملتا تھا۔ یہ سب علامات **آرسینک** کی ہیں۔ اسے یہ دوا ۱۰۴۱ میں دی گئی اور وہ ہمیشہ کے لئے اس مرض سے چھٹکارہ پا گیا۔ اکثر ڈبیشٹ اس مرض میں ایکونائیٹ، رس ٹاکس اور سیپیا دی جاتی ہے۔

(۳۵۱)۔ الرجی کا علم کیسے ہو

آج کل زکام، کھانسی، بخار، ٹانسل، دمہ، پتّی اچھلنا وغیرہ امراض میں الرجی کا تذکرہ ہر ڈاکٹر کرنے لگا ہے۔ الرجی کے معنی ہیں، انتہائی درجے کی تکلیف کی جسے ہم انگریزی میں اوور سینسٹی وٹی کہتے ہیں۔ کسی کو پہننے کے کسی کپڑے سے، کسی کو کھانے کی شے سے، کسی کو بُو یا خوشبو سے، کسی کو گرمی کی وجہ سے پتّی اچھل آنے سے، کسی کو کسی چیز کی قربت برداشت نہ ہونے سے الرجی ہوتی ہے۔ ان

Scanned by CamScanner

اشیأ کا کسی پر اثر پڑتا ہے، اور کسی پر نہیں پڑتا۔ جس کپڑے اور کھانے کی کسی چیز وغیرہ سے الرجی ہوتی ہے اسے الرجن کہتے ہیں۔ الرجی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ الرجن کا پتہ لگایا جائے اور اس سے بچا جائے یا اسے دور کیا جائے۔

الرجی کی وجہ کا پتہ لگانا اس لئے ضروری ہے کیونکہ الرجی سب کو نہیں ہوتی۔ جو اشیأ دوسروں کے لئے معمول کے مطابق اور قدرتی ہوتی ہیں، وہی اشیا الرجی زدہ مریضوں کیلئے غیر معمولی اور الرجی پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ انہیں اشیأ کے باعث کئی اس مرض کے شکار ہو جاتے ہیں اور باقی لوگوں پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ الرجی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ الرجن کا پتہ لگا کر اس سے بچا جائے یا اسے اپنے سے علیٰحدہ کر دیا جائے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب مرض سے متعلق الرجی ہونے کا شک ہو تو اس الرجی کا پتہ لگانا چاہیئے، جس کی وجہ سے الرجی ہو رہی ہے اور اس وجہ سے کھانسی، زکام وغیرہ امراض مریض کو جکڑے ہوئے ہیں۔ اسے دور کرنے یا وہاں سے ہٹ جانے پر مرض نہیں رہتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ الرجن کا علم کیسے ہو؟

جنوری ۱۹۷۹ء میں مجھے ایک کتاب پڑھنے کا موقعہ ملا۔ جس کا نام "ادیونام" تھا۔ یہ کتاب امریکہ میں شائع ہوئی ہے اور ہندوستان میں نایاب ہے۔ اس کتاب میں الرجی کا پتہ لگانے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ الرجی کن اشیاء سے ہوتی ہے۔ اور اسے اپنے ماحول سے کیونکر علیٰحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی تحقیق ۱۹۳۵ء میں جناب کوکا نے اس وقت کی جب ان کی بیگم اس مرض میں مبتلا تھیں۔ وہ اس نتیجے پر پہونچے۔

الرجی خاص طور پر پہننے اور اوڑھنے کے کپڑوں کے استعمال یا خورد و نوش کی اشیأ سے ہوتی ہے۔ مذکورہ کتاب کے مصنّف کا تجربہ ہے کہ صبح اٹھتے ہی نبض گن لیجئے اور سوتے وقت بھی! صبح کی نبض کی رفتار، سوتے وقت کی نبض کی رفتار سے کم ہونی چاہیئے کیونکہ صبح ہم رات بھر چھ سات گھنٹے آرام سے پڑے رہے ہیں۔ اگر صبح کی نبض سوتے وقت کی نبض سے زیادہ یا تیز ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ کوئی ایسا کپڑا ہے جو الرجی کر رہا ہے۔ اگر الرجی کرنے والے اس کپڑے کو جاننا چاہو تو بستر کو چاروں طرف سے پلاسٹک کی چادر سے ڈھک کر ایک ایک کپڑا پہن کر دیکھنا پڑے گا کہ کس کپڑے

Scanned by CamScanner

سے الرجی ہو رہی ہے۔ طریقہ وہی ہے کہ سونے سے قبل اور بیدار ہونے کے بعد دل کی دھڑکن کو گننا۔ ان میں فرق زیادہ نہ ہونا الرجی نہ ہونے کا ثبوت ہے، اگر کمرے میں ایک بستر کی جگہ کئی بستر ہیں تو سب بستروں کو پلاسٹک کی چادر سے لپیٹ کر معائنہ کرنا ہوگا۔ کیونکہ کسی بھی بستر، کسی بھی کپڑے میں الرجی کرنے والے جراثیم ہو سکتے ہیں جو الرجی کر رہے ہیں۔

اگر صبح کی نبض کی رفتار سوتے وقت چلنے والی نبض کی رفتار کے برابر ہی ہے جیسا کہ ہونا چاہیئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ بستر کا کوئی کپڑا الرجی کی وجہ نہیں ہے۔ کھانے کی کسی چیز میں سے الرجی ہو رہی ہے۔

اب یہ دیکھنا ہوگا کہ کھانے میں الرجی کرنے والی کون سی شے ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل عمل اختیار کرنا ہوگا:۔

صبح بستر چھوڑتے ہی نبض کی رفتار گنیئے۔ اس کے بعد ناشتہ وغیرہ لیں۔ وہ ایک ہی چیز کا ہو ملی جلی اشیا نہ ہوں، اس چیز کو کھانے سے پہلے نبض کی رفتار گن لیجئے اس ایک چیز کو کھانے کے بعد بھی نبض کی رفتار گن لیجئے۔ اگر پہلے اور کھانے کے بعد بھی نبض کی رفتار میں کوئی فرق نہ ہو یا دو تین حرکات کا ہی فرق ہو تو سمجھ لیجئے کہ وہ کھانا الرجی نہیں کر رہا۔

اسی طرح ایک ایک خوردنی شے کو لینے سے قبل اور بعد نبض گنتے رہیئے۔ چار پانچ روز مختلف اشیا کے کھانے سے نبض کی رفتار بڑھنے یا یکساں رہنے کا معائنہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ کون سی شے کھانے سے نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ اگر کھانا کھا لینے سے نبض کی رفتار ۹، ۱۰ حرکات بڑھ جائیں تو وہی الرجی کی وجہ ہے ایسا سمجھ لیجئے۔

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ نبض کی معمول کی حرکت کو کیا تصوّر کیا جائے؟ معمول کی حرکت عموماً ہر شخص کی علیحدہ علیحدہ ہو سکتی ہے۔ مذکورہ معائنے سے پہلے اپنی معمول کی نبض کی رفتار جان لینی چاہیئے یہ ۷۶، ۷۴، ۷۲، ۶۶، یا کسی کسی کی ۵۴ سے ۶۶، ۶۰ سے ۷۲ اور ۵۸ سے ۷۶ ہو سکتی ہے، مگر یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ بچے اور نوجوان اگر خاموش ہوں، انہیں کوئی انفیکشن نہ ہو، سردی وغیرہ نہ ہو تو اپنے معمول کے

Scanned by CamScanner

مطابق صبح اور شام صحت مند شخص کی نبض کا فرق تبدیل نہیں ہوتا۔ اگر یہ فرق ۱۰،۹
حرکات کا ہو جائے تو الرجی کی کوئی وجہ ہے ایسا سمجھ لینا چاہیئے۔ اس کا علاج دوا
سے نہ ہوکر حالات کو بدلنے سے ہوگا۔

مذکورہ تحقیق اس اصول پر مبنی ہے کہ صحت مند شخص کو کھانا کھانے سے قبل
اور بعد کی نبض کی گنتی، جلن، انفیکشن، سردی، عام چلنے پھرنے سے نہیں بدلتی۔
معمول کے مطابق رہتی ہے۔ فرق محسوس ہوتا ہے تو دو تین حرکات کا۔ ۱۰،۹ یا زیادہ
کا فرق ہو تو اس کی وجہ الرجی ہوتی ہے، جس کا مستقل علاج الرجی زدہ کپڑے یا خوردنی
اشیا کو بدل دینا ہے۔

ایلوپیتھک ڈاکٹر الرجی کے لئے ایول یعنی اینٹی ہسٹے مین کی گولیاں دیتے ہیں۔
مگر الرجی میں دوا کا کوئی بھی علاج مستقل نہیں ہے۔

ARNICA

(۳۵۲) مریض بیمار ہے مگر کہتا ہے کہ ٹھیک ہوں اور آرنیکا

ایک ۸۴ سالہ بڑھیا کو مسلسل کھانسی تھی۔ مگر کمرہ بند کر کے کسی کو اندر نہیں
آنے دیتی تھی، وہ کہتی تھی کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ مجھے کسی دوا یا کسی ڈاکٹر کی ضرورت
نہیں۔ اسے آرنیکا دینے کی ضرورت تھی۔

(۳۵۳) سر درد اور نیٹرم میور NATRUM MURIATICUM

یہ دائمی سر درد کی اعلیٰ ترین دوا ہے۔ ایسا سر درد ہوتا ہے گویا ہزاروں ہتھوڑے
سر پر لگ رہے ہوں۔ طلوع آفتاب سے شروع ہو کر غروب آفتاب تک رہتا ہے۔
خواتین کو ماہواری کے دوران سیلان خون کے بعد سر درد ہو جاتا ہے۔ گویا انیمیا
یعنی خون کی کمی کی وجہ سے درد ہے۔ دس بجے صبح سے دو تین بجے تک رہتا ہے پیاس
بہت لگتی ہے۔ زبان خشک ہو کر تالو پر جا لگتی ہے، اگرچہ باہر نکالنے پر تر محسوس
ہوتی ہے۔ یہ تفصیل ایڈوینٹ آف ہومیوپیتھی" کے جنوری/مارچ ۱۹۸۷ء کے

Scanned by CamScanner

شمارے میں دی گئی ہے۔

NUX VOMICA OR IGNATIA

(۳۵۴)۔ کانچ نکلنا اور نکس یا اگنیشیا

یہ دونوں ادویات کانچ نکلنے کے مرض میں مساوی ہیں نکس کی طرح اگنیشیا میں بھی بار بار پاخانے کی حاجت، ہر بار پورا پاخانہ نہیں نکلتا، مگر اگنیشیا میں پاخانے کے لئے زور لگانے کے ساتھ کانچ نکل پڑتا ہے۔ کانچ نکلنے کے ڈر سے مریض زور لگانے سے گھبراتا ہے۔

(۳۵۵) رونے میں نیٹرم میور، پلسا ٹلا، سیپیا اور اگنیشیا کا

NATRUM MURIATICUM PULSATILLA, SEPIA & IGNATIA

موازنہ

یہ چاروں دوائیں، رونے دھونے کی حامل ہیں۔ ان کا باہمی فرق دوا کا استعمال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ہے:۔

و۔ نیٹرم میور۔ اہم علامت۔ مردانہ، رونا دھونا، تنہائی پسند گرم مزاج۔ (سردی پسند)۔

ب۔ اگنیشیا۔ اہم علامات زنانہ، رونا دھونا، تنہائی پسند، سرد مزاج (گرمی پسند)

ج۔ پلسا ٹیلا۔ اہم علامات مردانہ اور زنانہ دونوں کے لئے رونا دھونا، غم زدگی، گرم مزاج (سردی پسند)

د۔ سیپیا۔ اہم علامات زنانہ، رونا دھونا، تنہائی پسند، سرد مزاج (گرمی پسند)

(۳۵۶) ہسٹریا زدہ مریض کو دمہ اور ماسکس MOSCHUS

"ہومیو ترنگ" کے اکتوبر/دسمبر ۱۹۸۵ء کے شمارے میں لکھا ہے کہ ہسٹریا زدہ عورتیں

Scanned by CamScanner

یا بچے جنہیں ذرا سی سردی لگتے ہی دمہ ہو جائے ان کے لئے **ماسکس** اعلیٰ دوا ہے۔

ایک اعصابی مرض کی شکار خاتون کی چھاتی میں کساوٹ کے ساتھ زور سے دل دھڑکنے کی شکایت تھی۔ اس سے اس **کا** سانس بھی رک جاتا تھا۔ لہٰذا اسے درمیان میں گہرا سانس لینا پڑتا تھا۔ اسے **ماسکس** سے تھوڑی راحت ملی۔ اسے کئی برسوں سے یہ شکایت تھی۔ سردیوں میں خاص طور پر یہ بیماری بڑھ جاتی تھی۔ ڈاکٹر ایلن نے **ماسکس** کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ چھاتی میں کساوٹ کے احساس کی وجہ سے سانس **لینے** میں تکلیف ہو یا گہرا سانس لینا پڑے، تو ماسکس کارگر ہے۔ اسی بنا پر ہسٹریا زدہ اس مریضہ کو ماسکس دی گئی اور وہ جلد صحت یاب ہو گئی۔

BERBERIS VULGARIS

(۳۵۷)۔ پتھری اور بربریس ویلگریس

ایک خاتون کی عمر ۲۱ سال تھی۔ اسے کئی ماہ سے لیکوریا تھا۔ اس کے گردے کے دائیں جانب درد ہو رہا تھا۔ یہ درد یوریٹر کے راستے پر تھا۔ یوریٹر وہ نالی ہوتی ہے جو گردے سے پیشاب لے کر مثانے میں لے جاتی ہے۔ یہ سوچ کر کہ ریت کے ذرے جب یوریٹر سے گزرتے ہیں ان سے درد ہوتا ہے، اسے **بربریس** دی گئی۔ اس کے پیشاب سے گندلا پانی نکلا۔ چند روز میں درد سے آرام مل گیا۔ پتھری یا ریتیلے ذرے نکالنے کے لئے بربریس لاثانی دوا ہے۔ جب اس خاتون نے یہ دوا لینی شروع کی اس کی بھوک چمک اٹھی۔ اور کھانسی بھی جاتی رہی۔ یہ تذکرہ لندن کے اپریل ۱۹۸۵ء کے "ہومیو ورلڈ" سے اخذ کیا گیا ہے۔

(۳۵۸)۔ گھٹنے کا درد اور اسٹرےمونیم

STRAMONIUM

ایک پانچ سالہ بچی کے بائیں گھٹنے میں درد رہتا تھا۔ ممکن تھا یہ درد اوپر چڑھتا ہوا کولھے کے جوڑ تک جا پہونچتا۔ گھٹنے کی نیچے کی ٹانگ پر چوٹ دینے سے کسی طرح کا درد نہیں ہوتا تھا۔ وہ بچی بائیں گھٹنے میں درد کی وجہ سے لنگڑا کر چلتی تھی۔ اگر سفلس یعنی

Scanned by CamScanner

آتشک کا زہر اندر رہتا تو ایسی چال اسٹرے مونیئم کی علامت ہوتی - ہفتہ بھر ہوا اسے **اسٹرے مونیئم** IM دی گئی جس سے وہ معمول کے مطابق چلنے لگی۔

(۳۵۹)۔ ماہواری کی تکلیف اور کونیئم CONIUM

ڈاکٹر گڈنو - ڈاکٹر ہنی کی تصنیف **"کلینکل تھیراپیوٹکس"** میں تحریر کرتے ہیں کہ ایک ۲۵ سالہ خاتون کو ہر بار ماہواری کی تکلیف ہوتی تھی ۔ خون بہت کم آتا تھا. گویا رک گیا ہو. اس کے بدلے نکسیر پھوٹتی تھی، بلغم ہوتی تھی۔ کبھی کبھی بائیں پھیپھڑے میں ٹیس اٹھتی تھی - دو سال ہوئے بڑی ہی شدت کے ساتھ غیر معمولی طور پر بیرنگ ڈاؤن پین ہوئے جس سے تھوڑا سا تکلیف کے ساتھ خون آیا۔ اس سے درد میں کچھ راحت ملی۔ مگر درد بڑھ گیا۔ جانچ کرنے پر معلوم ہوا کہ بچے دانی کچھ کچھ باہر نکل پڑتی تھی، جس سے درد ہو رہا تھا۔ کھڑے ہونے یا چلنے پر درد بڑھ جاتا تھا۔ سات روز سے پاخانہ نہیں آیا تھا۔ جب آیا تو انتہائی کمزوری محسوس ہوئی. اسے **کونیئم** ...۱ دی گئی۔ جس سے فوراً افاقہ ہوا جانگھوں کی طرف بوجھ سا محسوس ہوتا ہے - اور عورت اپنی چھاتی کو ہاتھوں سے زور سے دباتی ہے - **کونیئم** فالج کی دوا ہے - ماہواری میں خون نہ آتا ہو یا آنے میں تکلیف ہو، فالج کی سی علامت ہے. وہ اس محنت سے اتنی تھک جاتی تھی کہ اسے آرام کے لئے لیٹ جانا پڑتا تھا، اس کے بیٹھے کام نہیں کر رہے تھے جنہیں **کونیئم** نے تندرست و توانا کر دیا۔

LYCOPODIUM

(۳۶۰)۔ شیاٹیکا یا کمر کا درد (لمبیگو) اور لائیکو پوڈیئم

"کلکتہ میڈیکل جرنل" میں ڈاکٹر بنرجی لکھتے ہیں کہ ایک ۰۷ سالہ خاتون پچھلے ۲۰ سال سے شیاٹیکا اور کمر درد سے اتنی پریشان تھی کہ پانچ سال سے تو بستر پر ہی پڑی رہتی تھی۔ اسے کبھی نہ تو کوئی رومیٹزم اور نہ گاؤٹ یعنی گٹھیا ہوا۔ انہیں خشکی ضرور رہتی تھی۔ ورنہ مذکورہ مرض کے علاوہ انہیں کوئی اور مرض نہ تھا۔ جس وقت کا تذکرہ کیا

Scanned by CamScanner

جا رہا ہے۔ اس وقت اس کی حالت یہ تھی کہ وہ بڑی چڑچڑی ہو گئی تھی۔ نوکروں اور رشتے داروں کو گالیاں بکتی تھی پھر رونے لگتی تھی، بڑی ضدی تھی۔ اسے ہمیشہ خوف رہتا تھا کہ تنہا نہ رہے یہ خوف رات اور دن دونوں وقت قائم رہتا۔ چاہتی تھی کہ کوئی نہ کوئی ہمیشہ قریب رہے۔ سونے پر چونک اٹھتی تھی۔ چھاتی پر بوجھ برقرار رہتا تھا، سانس بھاری تھا۔ یعنی اسے ڈس پینیا کا مرض تھا۔ شکایت کرتی تھی کہ ہر رات پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے جس سے درد ہوتا ہے۔ دن رات کھانستی تھی۔ بلغم میں مواد آتا تھا اور یہ نمکین ہوتا تھا۔ رات کو پیشاب پر پیشاب کرتی تھی، بستر بھیگ جاتا تھا۔ ان علامات کے علاوہ ایک اہم علامت یہ تھی کہ دونوں کندھوں کے درمیان بے پناہ جلن ہوتی تھی۔ بستر پہ لیٹتے ہی جلن شروع ہو جاتی تھی۔ پیٹ میں ہوا اور کندھوں کے درمیان جلن کی علامت پر اسے لائیکوپوڈیم دی گئی، وہ بھی صرف ۳۰ طاقت میں ہر روز تین خوراک چھٹی خوراک لینے کے بعد وہ بالکل تندرست ہو گئی۔ پھر دوا کی ضرورت نہیں ہوئی۔

(۳۶۱)۔ چاند کی پہلی رات اور چاند رات کا مرض پر اثر

ڈاکٹر چودھری "کلکتہ میڈیکل جرنل" میں لکھتے ہیں کہ ایک ۴۳ سالہ خاتون کو اپنا مقام بدلنے والے ریاح کا درد تھا جو کندھے کے جوڑ سے ہاتھ کے جوڑ تک جاتا تھا۔ وہ کہتی تھی کہ یہ درد شدید ہوتا ہے ۔ اور ارتعاش یعنی پھڑکن پیدا کرنے والا درد ہے یہ درد سردی سے بڑھتا ہے، اور چاند کی پہلی اور چودھویں تاریخ کو بڑھ جاتا ہے۔ نہ تو درد میں وہ سوجن ہے۔ نہ وہاں نرمی ہے۔ یہ خاتون ۴، مئی ۱۸۹۳ء کو ڈاکٹر چودھری کے زیر علاج آئی۔ اسے پلسا ٹیلا، برایونیا اور رس ٹاکس دی گئیں مگر کسی سے فائدہ نہ ہوا آخر کالی کارب ۲ طاقت میں دی گئی تو افاقہ ہوا۔ آہستہ آہستہ ۲ سے ۳ اور ۳ سے ۴ طاقت میں کالی کارب دی جاتی رہی اور مرض کم ہوتا گیا۔ پورے چاند کی رات کو پھر مرض بڑھ گیا۔ پھر وہی دوا دی جاتی رہی اور آہستہ آہستہ بڑھا کر دی جانے لگی، مگر پورے چاند کی رات کے بعد پھر مرض گھٹتا گیا۔ اور آخر میں جا کر اس دوا سے مرض بالکل جاتا رہا۔

Scanned by CamScanner

۳۶۲۔ چنے کے برابر پھنسیاں اور گریفائیٹس GRAPHITES

"امریکن ہومیوپیتھ" میں درج ہے کہ ایک عورت کے ہاتھ کی انگلیوں میں چنے کے برابر دانے ابھر آئے تھے۔ ان سے مواد بہتا تھا۔ جن کا اثر باقی انگلیوں پر بھی ہوجاتا تھا۔ مصنف نے ایسے دانے کوڑھی کے ایک مریض کے ہاتھوں میں دیکھے تھے۔ مگر یہ دانے کوڑھ کے نہیں تھے۔ مریض کو گریفائیٹس ۳۰ کی دو خوراکیں دی گئیں درمیان میں ایک ہفتے کا وقفہ پیدا کردیا گیا۔ چھ ہفتے بعد جب اس مریض کو دیکھا تو دانے ختم ہوچکے تھے اور مریض مکمل طور پر صحت مند ہوگیا۔ امراض جلد کے لئے گریفائیٹس انتہائی کارگر دوا ہے۔

(۳۶۳)۔ سردرد اور اسپائی جیلیا SPIGELIA

اس دوا کا سردرد، شوروغل، غور وفکر اور دماغی کام کرنے سے بڑھ جاتا ہے درد سر کے مختلف حصوں میں ہوسکتا ہے۔ اکثر سر کے بائیں طرف یا بائیں اور دائیں دونوں طرف ہوسکتا ہے۔ یہ درد مختلف انداز سے ہوسکتا ہے۔ سر دب رہا ہے (پریسنگ پین) انتہائی شدید درد (شوٹنگ پین) اعصابی درد (نروس پین)، اکتاہٹ سے پیدا ہونے والا درد (بورنگ پین)، کسی بھی طرح کا سردرد ہوسکتا ہے۔ صبح شروع ہوتا ہے، سر کے اوپر تک جاتا ہے۔ بائیں جانب خاص طور پر جاتا ہے۔ آنکھ کے اوپر ماتھے پر جا ٹکتا ہے۔ دوپہر تک بڑھتا جاتا ہے۔ پھر گھٹتا جاتا ہے، شام کو خود بخود ختم ہوجاتا ہے۔ بائیں طرف کے فیشیئل نیورلجیا میں یہ بڑی کارگر دوا ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی لگتا ہے کہ سوئی چبھوئی جارہی ہے۔ سب طرح کے سردرد اس میں موجود ہیں۔

(۳۶۴)۔ خوف اور اوپیئم OPIUM

ڈاکٹر کینٹ کے "میڈیکل ایڈوانس" پیپر، لکھا ہے کہ اوپیئم کے مریض پر اس دوا

Scanned by CamScanner

کا حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔ یہ دوا خوف کے شکار شخص کو دی جاتی ہے۔ جو شخص خوف زدہ ہے اس کے دل پر خوف کی وجہ سے گویا ایک تصویر کھینچ جاتی ہے۔ یہ بات یوں بھی کہی جا سکتی ہے کہ خوف تو چلا گیا مگر دل پر اس کی کیفیت برقرار رہتی ہے۔ خوفناک چیز تو چلی گئی مگر اس کی تصویر ذہن پر نقش ہو جاتی ہے۔ ایک عورت تو کتے سے خوف زدہ تھی، مگر اس واقعہ کے گزر جانے پر بھی کتے کی بھونک کا خوف برقرار رہا۔ وجہ ختم ہو جانے کے بعد بھی اسی حالت کو خوف زدہ شخص گویا گھر بیٹھا بیٹھا دیکھ رہا ہے۔ ایسی حالت میں اوپیئم دی جاتی ہے۔ ایسا تجربہ کہیں تو آگ سے راکھ ہو جانے والے سامان کو دیکھ کر، کسی حادثے کو دیکھ کر یا قتل کا منظر دیکھ کر دل کو پکڑ لیتا ہے۔ اس سے کسی پر فالج بھی گر سکتا ہے، اور کسی کو پاگل پن بھی ہو سکتا ہے یا کوئی اور مرض بھی ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے دل میں خوف بیٹھ جاتا ہے ایسی حالت میں اوپیئم اعلیٰ ترین دوا ہے۔ اگر خوف برقرار ہے تو حمل بھی گر سکتا ہے۔ کسی کو غشی کے دورے پڑ سکتے ہیں۔ نیند اڑ سکتی ہے۔ ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ انہیں ایک واقعہ واضح طور پر یاد ہے جس میں مریض نے اپنی آنکھوں سے قتل ہوتے دیکھا تھا۔ اسے مرگی کے ہر روز دورے پڑنے لگے۔ اور وہ اوپیئم دینے سے ٹھیک ہو گیا۔

(۳۶۵)۔ بلغم اور سانس کی تکلیف اور اینٹم ٹارٹ اور کاربو ویج

ANTIMONIUM TARTRICUM & CARBO VEGETABILIS

"ہومیو پیتھک پر سپیکٹو" کے ستمبر ۱۹۸۵ء کے شمارے میں لکھا ہے کہ ایک ۲۴ سالہ نوجوان کو ستمبر ۱۹۷۹ء میں اسپتال میں لایا گیا۔ اسے ۱۵ سال سے بلغم اور سانس کی تکلیف تھی۔ ہر سردی کے موسم میں یہ دونوں تکالیف بڑھ جاتی تھیں۔ ۱۵ سال سے وہ ہر روز ۲۰ سگریٹ پیتا تھا۔ کھانسی کے لئے اسے اینٹم ٹارٹ ۳۰ دن میں دو بار چار روز تک دی گئی۔ چار روز بعد مریض پریشان ہو گیا۔ اس وقت اسے دوا کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ ان علامات پر اسے کاربو ویج ۳۰ دی گئی۔ اس

Scanned by CamScanner

وقت اس کا مرض ایکوٹ یعنی تازہ تھا۔ اور دوائیوں کے تئیں اس کا ردعمل موزوں ہو رہا تھا۔ اس کی پہلے کی ہسٹری دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ ۲۵ سال تک ایک آئرن فیکٹری میں کام کرتا رہا ہے۔ اس بات کے پیش نظر اسے **البسڈ سلف** ۳۰ دی گئی جس سے اسے خصوصی فائدہ ہوا۔ پھر اس کی علامات کا ریپرٹری میں مطالعہ کیا گیا اور اس کے نتیجے کے **طور پر نیٹرم سلف** دی گئی جس سے وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔ اس کیس سے ہم اس نتیجے پر پہونچتے ہیں کہ مریض کو اینٹم ٹارٹ اور **کاربو ویج** سے مکمل طور پر فائدہ نہیں ہوا، کیونکہ وہ انہیں علامات کے لئے ایکوٹ یعنی تازہ کے لئے نہیں کرانک یعنی دائمی مرض کے لئے دوا تھی، ایکوٹ، مرض ایکوٹ دواؤں سے دب جاتا ہے مگر مرض پھر جاگ اٹھتا ہے۔ ایسی حالت میں ایکوٹ کے بعد ان علامات کی کرانک دوا دینی پڑتی ہے، جیسا اس کیس میں کیا گیا۔ علامات کرانک ہوں تو دوا بھی کرانک دیجئے۔ علامات کرانک تب کہی جاتی ہیں جب وہ خاموش ہونے پر پھر بار بار جاگ اٹھتی ہیں۔

(۳۶۶)۔ دوا کے استعمال میں خارجی اور داخلی علامات

ہنی مین کا قول ہے کہ خارجی علامات کی وہ اہمیت نہیں جو داخلی علامات کی ہے۔ معالج کے لئے یہ بات سمجھنی ضروری ہے۔ اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ ہومیو پیتھ مرض کا علاج نہیں کرتا مریض کا علاج کرتا ہے۔ وہ خارجی یعنی اوبجیکٹو علامات کا نہیں بلکہ داخلی یعنی سبجیکٹو علامات کا علاج کرتا ہے۔ ڈاکٹر راڈ نے لکھا ہے کہ جو علامات مرض کی علامات میں نہیں پائی جائیں کبھی کبھار صحیح دوا دیئے جانے پر انہیں سے مرض کا علاج ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر ڈرائی ڈیل نے لکھا ہے کہ ایلو پیتھک علاج میں جس علامت کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ ہومیو پیتھک علاج میں اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس کے برعکس جس کی کوئی اہمیت نہیں اسی علامت کی ہومیو پیتھک علاج میں سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ ہومیو پیتھی کا نظریہ ہے کہ ایلو پیتھی کے طریقۂ علاج میں مختلف علامات کو جاننے کے لئے ہم ساری طاقت لگا دیتے ہیں، ایکسرے کراتے ہیں، پاخانہ پیشاب کی تشخیص کراتے ہیں۔ یہ سب اوبجیکٹو یعنی خارجی تحقیق تو ہے۔ خارجی علامات کا علم تو ہے مگر یہ سب تحقیق کر کے کہہ دینا

کہ اس سب کا کوئی علاج نہیں ہے، مریض میں صرف بے چینی پیدا کرتا ہے۔ یہ شاید ہی کسی مرض کا تدارک کرتا ہے۔ ہومیوپیتھی مریض کی اُن علامات کو پکڑنے کی کوشش کرتی ہے جو مرض کی عام علامت سے باہر ہوتی ہیں، جنہیں ایلوپیتھی نِکما سمجھ کر چھوڑ دیتی ہے۔ ہومیوپیتھی کا نظریہ ہے کہ وہی علامات اہم ہوتی ہیں، جن کی بنا پر حقیقی دوا کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔

مثلاً:-

(۱) **ایکونائیٹ**۔ ہر مرض کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں کسی خوف کی کیفیت طاری ہو

(ب) **آرسینِک**۔ ہر اس مرض کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ جس میں بے چینی ہو یا جلن یا سینک سے آرام ہو۔

(ج) **لیکسِس**۔ ہر کسی مرض کی جانب اشارہ کرتی ہے جس میں سونے کے بعد علامات میں اضافہ ہو۔

(د) **پلساٹلا**۔ ہر کسی مرض کی جانب اشارہ کرتی ہے جس میں پیاس بالکل نہ لگے۔

(ک) **کالی کارب**۔ ہر کسی کی جانب اشارہ کرتی ہے جس میں مرض میں صبح تین بجے کے بعد اضافہ ہوتا ہو۔

(ل) **کالی بائی کروم**۔ ہر اس مرض کی جانب اشارہ کرتی ہے جس میں سیلان لیس دار ہو۔

(م) **فاسفورس**۔ ہر کسی مرض کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ جس میں سردی سے بلغم بڑھ جائے۔

(ن) **ایپس**۔ ہر کسی مرض کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ جس میں چبھن کے ساتھ جلن ہو۔

(و) **آیوڈین**۔ ہر کسی مرض کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ جس میں سردی سے آرام ہو۔

(ے) **نیٹرم میور**۔ ہر کسی مرض کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ جس میں مریض پانی پیتا جائے۔

ہم نے اوپر جو مثالیں دی ہیں ان کا مطلب یہ نہیں کہ مریض میں مذکورہ علامات کے علاوہ دوسری کسی علامت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ان علامات کو ایلوپیتھک ڈاکٹر بے کار سمجھ کر چھوڑ دے گا۔ مگر ہومیوپیتھ کے لئے یہ علامات دوا کے انتخاب کے لئے ضروری ہیں۔ اگرچہ ان علامات کا ہونا بھی ضروری ہو سکتا ہے

Scanned by CamScanner

یہ تمام علامات داخلی نہیں سبجیکٹو ہیں مگر ہومیوپیتھ کے لئے دوا کے انتخاب کی بنیاد ہیں ایسی ہی علامات کا ہم پہلے بھی تذکرہ کر چکے ہیں۔

(۳۶۷)۔ مریض میں علامات کا نہ ملنا، یا ہونا

اگر ڈاکٹر کو مریض میں کوئی علامات نہیں ملتیں، یا اس میں کوئی علامات نہیں ہیں یا مریض اپنی علامات کو ڈاکٹر سے چھپا رہا ہے یا ان علامات کی دوا کا ڈاکٹر کو علم نہیں ہے یا علامت اتنی شدید ہے کہ جس کا علاج نہیں ہو سکتا، تو وہ مرض لاعلاج سمجھنا چاہیئے۔ کم از کم اس معالج کے لئے لاعلاج ہے جو اس کا علاج کر رہا ہے۔ جس ڈاکٹر کے ہاتھ تھوڑی ہی سی علامات لگ جائیں اگر وہ دوا دے گا تو مریض اکثر نصف ہی صحت یاب ہوگا۔ اور اسے بار بار آنا پڑے گا۔ ایسی حالت میں مریض کو سب کچھ سمجھا دینا ہی مناسب ہے۔

SULPHUR, AMYL NITRITE, AURUM MURIATICUM

(۳۶۸)۔ بلڈ پریشر اور سلفر، ایمل نائیٹرائٹ، اورم میور وغیرہ

السٹریٹیڈ ویکلی آف انڈیا کے ستمبر/اکتوبر ۱۹۸۸ء کے شمارے میں ڈاکٹر مکیش بترا لکھتے ہیں کہ ایک ۶۵ سالہ بوڑھی عورت کا بلڈ پریشر ۱۰۰-۲۰۰ تھا وہ شکایت کرتی تھی کہ اسے چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ اور دل کے نچلے حصے پر کچھ تبدیلی محسوس ہو رہی ہے اسے سلفر ۲۰۰ کی ایک خوراک دی گئی۔ معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کے پاؤں پر ایگزیما ہوا تھا، جسے دبا دیا گیا تھا۔ مگر وہاں ابھی کچھ نشان بنا ہوا تھا۔ سلفر دینے سے وہ جگہ تر ہو گئی مگر بلڈ پریشر اتر کر ۸۰/۱۳۰ ہو گیا۔ ہائی بلڈ پریشر کے لئے بوریک ٹیفل نے اورم ۳۰ دینے کو لکھا ہے۔ اس کے علاوہ نس کے سخت ہو جانے پر بیرایٹا کارب دی جا سکتی ہے۔ مریض کو کھانے میں نمک کم کر دینا چاہیئے۔ ویسے ۱۰۰:۲۰۰ سے اونچا بلڈ پریشر نہیں ہے۔ مجھے دس سال سے اتنا ہی ہے۔

Scanned by CamScanner

(۳۶۹) صاف ستھرا رہنے کی خواہش اور آرسینک البم

ایک خاتون کا کہنا ہے کہ اس کے بچے اچھے کھانے کو دیکھ کر یا تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں یا منہ میں چبا کر اسے نگلتے نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی فطرت صفائی پسند ہے۔ کھانا اچھا اور ذائقہ دار اور ہاضم ہی نہ ہو بلکہ نفیس بھی ہو۔ ہر بات میں صفائی پسندی اور نفاست آرسینک کی علامت ہے۔ اگر اس میں نفاست نہ ہو تو وہ اسے پسند نہیں کرتے۔ وہ اپنے کپڑوں میں صفائی، نفاست اور خوبصورتی پسند کرتے ہیں۔ مرض لاحق ہونے پر ایسی فطرت کے لئے دوا آرسینک ہے۔ آرسینک کی دوسری علامت یہ ہے کہ وہ اپنے دوسرے افراد کی بھلائی چاہتا ہے۔ ایک بچہ اسکاٹ لینڈ میں اپنے دوست کے پاس رہتا تھا۔ اسے گھر لے آئے۔ وہ اسکاٹ لینڈ میں رہنے والے اپنے دوست کے متعلق پوچھتا رہتا تھا۔ یہ آرسینک کی علامت ہے۔ اسی سلسلے میں مصنف کا کہنا ہے کہ آرسینک کے مریضوں کی علامات میں یہ علامت خاص طور پر پائی جاتی ہے، کہ وہ دوسروں کی خیرسگالی کے متعلق پوچھتا رہتا ہے۔ ایک بچہ کھلونوں سے کھیلتا رہتا تھا۔ جب رات کو اسے سلانے لگتے تو وہ اپنا ایک جوتا پھینک دیتا تھا۔ وہ دیکھتا رہتا تھا کہ یہ کس طرح گرا اور تب تک نہیں سو سکتا تھا جب تک اسے اس کے برابر کا جوتا پہلے جوتے کے برابر اس کے ساتھ جوڑ کر نہیں رکھ لیتا تھا۔ آرسینک دینے کے بعد اس کی فطرت میں اصلاح ہو گئی اور سکون سے سونے لگا۔

ایک مریض کا کہنا تھا کہ جب وہ کھانے بیٹھتا، اگر کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہوتا تو وہ تب تک کھانا نہیں کھا سکتا تھا جب تک پیچھے والا آدمی چلا نہیں جاتا تھا۔ اس کی اہم وجہ غالبًا یہ تھی کہ اسے فکر رہتا تھا کہ کہیں اس کے جراثیم اس کے کھانے میں نہ آگریں۔ اسے آرسینک دی گئی تب اس کا صفائی کا یہ وہم جاتا رہا۔ اس کیس میں آرسینک کی تمام علامات تھیں۔ صفائی، فکر اور کارخیر۔ آرسینک کی ایک علامت تھوڑا تھوڑا گھونٹ گھونٹ پانی پینا بھی ہے۔ مگر یہ علامت تبھی ظاہر ہوتی ہے، جب مریض کو پیاس لگی ہو۔ ہر وقت کے مرض میں نہیں۔

Scanned by CamScanner

(۳۷۰) افسردگی اور اورم AURUM

اورم سونے کو کہتے ہیں۔ اورم کا مریض خوش نہیں رہتا۔ چڑچڑا، اداس اور افسردہ رہتا ہے۔ ڈاکٹر پرسیطامین "ہومیو پیتھک پرسپیکٹیو" کے جون ۱۹۸۶ء کے شمارے میں مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ ایک لڑکے کو جانتے تھے جسے اس کی ماں ان کے پاس لائی اور کہنے لگی کہ وہ اپنے بچے کی اسکول کی رپورٹ دیکھ کر فکر مند ہے۔ رپورٹ کی بنا پر جب بھی بچے کو سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے، وہ غصے سے ابل پڑتا ہے۔ غصے میں ابل پڑنے کا مطلب ہے کہ غصے میں وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ یہ علامت اورم میں پائی جاتی ہے۔ ایسا شخص جسے کہا جائے کہ تم انتہائی نالائق ہو، کچھ کر نہیں سکتے، اس کے لئے دنیا کا سب کچھ بے کار ہو جاتا ہے اگرچہ اورم کی علامت میں خودکشی کی علامت اہم ہے تو بھی لڑکے کو یہ کہنا کہ تم انتہائی بے کار ہو، نالائق ہو، اس سے اس کا جو ردعمل ہو سکتا ہے وہ خودکشی ہی ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس بچے کو اورم دی اور چند روز میں اس کی ماں کا خط آیا کہ اسکول کے ہیڈ ماسٹر کا خط آیا ہے کہ لڑکا بالکل بدل گیا ہے اور پڑھائی میں ترقی کرنے لگا ہے۔

ARGENTUM NITRICUM

(۳۷۱) اونچائی سے گرنے کا خوف اور ارجنیٹم نائیٹریکم

والدین کو بچوں سے متعلق در پیش مسائل میں سے جس مسئلے کا تذکرہ ہم کرنے لگے ہیں وہ بھی ایک مسئلہ ہی ہے۔ ایک بچی کو مختلف خوف تنگ کرتے تھے ما ایک خوف یہ تھا کہ وہ کسی بلندی پر نہیں چڑھ سکتی تھی۔ کہتی تھی کہ گر جانے کا ڈر لگتا ہے۔ کبھی کبھی جب ماں بچے کو گود سے اتار کر بستر پر لٹانے کے لئے اتارتی ہے تو بچی سوتے ہوئے بھی جاگ جاتی اور چلانے لگتی تھی اسے گر جانے کا ڈر تھا۔ ایک بچے کا ذکر کرتے ہوئے مذکورہ ماہنامے میں لکھا ہے کہ اس بچے کو ایک موٹر کار میں کہیں لے جایا جا رہا تھا راستے میں ایک معمولی سا حادثہ ہو گیا۔ گھر لوٹنے پر جب اسے سلانے کے لئے بستر پر لٹانے لگے تو وہ بستر پر جانے سے انکار کرنے لگا۔ اس نے اسکول جانے سے بھی منع کر دیا۔ اپنے دوستوں کے ساتھ جائے

پینے جانے سے بھی کترا تارہا۔ وہ اپنی ماں سے کہتا "اگر اسکول جاتے وقت میں راستے میں مرگیا ؟" کبھی کہتا۔ "اگر جاتے جاتے میرے اوپر موٹر کار آگری"۔ اگر اس کی ماں کوئی جواب دیتی تو کہتا۔ "ہو سکتا ہے تم ٹھیک کہتی ہو۔ مگر جیسا میں کہتا ہوں اگر ویسا ہی ہوگیا تو ؟"۔ ماں اس کے سوالوں کے جواب نہ دے سکتی۔ کبھی کہتا "اگر میں سوتے سوتے نہ اٹھا تو ؟ ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ اس مریض کے "تو" کہنے پر میں سمجھ گیا کہ اسے غیبی اور اچانک ڈر کی فکر دامن گیر رہتی ہے۔ اور موٹر سے گر چکا ہے۔ یہ خوف اس کے دل میں گھر کر گیا ہے۔ خوف کی ان علامات پر اسے ارجنیٹم نائیٹریکم دی گئی اور وہ ٹھیک ہوگیا۔ ریپرٹری کے مطابق ارجنیٹم نائیٹریکم کی مندرجہ ذیل علامات بھی ہیں۔ اس کی کھانے پینے کی چیزوں میں دلچسپی مختلف انداز کی ہوتی ہے، وہ گھی، مکھن، نمک پسند کرتا ہے، میٹھی اشیاء سے اسے خصوصی رغبت ہوتی ہے کسی دوسری دوا میں گھی۔ میٹھا، نمک۔ ان تینوں کا مشترکہ ذائقہ نہیں ملتا۔

NATRUM MURIATICUM

(۲۷۲)۔ تنہارہ جانے کا ڈر (آزردہ شخص) اور نیٹرم میور

"ہومیوپیتھک پرسپیکٹیو" کے جون ۱۹۸۶ء کے شمارے کے ص ۸۷ پر ڈاکٹر پریسٹ مین لکھتے ہیں کہ ایک پروبیشن آفیسر نے ایک لڑکا بغرض علاج میرے پاس بھیجا۔ آفیسر موصوف کو اس میں دلچسپی تھی۔ اسے کوئی جذباتی مسئلہ درپیش تھا۔ اس کی ماں مرچکی تھی اور ۱۵ سال تک اس نے اپنے بڑے بھائی کے پاس پرورش پائی تھی اسے اپنے بڑے بھائی سے بہت محبت تھی۔ ایک وقت آیا جب اس کے بڑے بھائی کو نیشنل سروس میں جانا پڑا۔ ادھر یہ لڑکا تنہارہ گیا اور اس کا پولیس کے ساتھ کچھ جھگڑا ہو گیا۔ اس لڑکے کو دمہ ہوگیا۔ اس وقت یہ بالکل نیٹرم میور کا کیس بن گیا۔ اور مذکورہ دوا دینے پر جہاں ٹھیک ہوگیا اس کی معمول کی صحت بھی بہتر ہوگئی۔ یہ جذبات انگیزی کی ایک مثال تھی۔ ماں اور بھائی کے ساتھ اس لڑکے کو بہت محبت تھی۔ مگر بھائی کو اپنی جگہ چھوڑ کر باہر جانا پڑا۔

اس لڑکے کی طرح مذکورہ جریدے میں ایک لڑکی کا کیس بھی دیا گیا۔ اس لڑکی

Scanned by CamScanner

کے بھائی کو جیسے دمہ تھا، اس سے بھی شدید دمہ اس لڑکی کو ہوا۔ یہ لڑکی اپنے بھائی کو بہت پیار کرتی تھی۔ اس کا دمہ آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔ مگر ایسے مریضوں کو آپ ذرا سی بھی ہمدردی دکھاؤ تو بڑی آسانی سے کھل کر باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اس مریضہ کے ساتھ ڈاکٹر نے جو باتیں کیں اس کا نتیجہ اچھا ہی نکلا اگرچہ نیٹرم میور کا مریض ہمدردی پسند نہیں کرتا پلساٹیلا کا مریض ہمدردی کا خواہاں ہوتا ہے۔ نیٹرم میور کی دیگر علامات کی بنا پر اور دھیرے سے دل کی گھنڈی کھولنے کی وجہ سے یہ مریض نیٹرم میور سے صحت یاب ہو گیا۔ ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ چند روز بعد وہ لڑکی مجھے ملنے آئی۔ بولی۔ "پہلا کام چھوڑ دیا ہے"۔ اور وہ بالکل بدلی ہوئی تھی۔ اسے پہلے دمے کی جو شکایت تھی اب وہ بھی نہ رہی۔

اس مثال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کو کسی ایک علامت پر ہی دوا نہیں دینی چاہیئے۔ جس علامت کو اہم تصوّر کر کے آپ دوا دے رہے ہیں، ممکن ہے وہ مریض میں اہم علامت نہ ہو، ایسا ہو جسے آپ غلطی سے اہم تصور کر رہے ہیں، وہ اہم نہ ہو۔

(۳۷۳) ۔ رعد سے ڈر اور فاسفورس PHOSPHORUS

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ بچوں کے خوف زدہ ہو جانے کی کئی ادویات میں فاسفورس کا بھی اہم مقام ہے۔ کئی بچے بادل کی گرج اور رعد کو سن کر میز کے نیچے چھپ جاتے ہیں۔ فاسفورس کے ذریعہ ان کا یہ خوف دور ہو جاتا ہے۔ یا اس حالت کو برداشت کرنے لگتے ہیں۔ کئی بچے اندھیرے سے ڈرا کرتے ہیں اندھیرے میں تنہا چھوڑ دیا جائے تو چلاّتے ہیں۔ ان کا کسی بیماری میں آپریشن کرنا ہو تو گھبراہٹ میں ان کو بخار چڑھ جاتا ہے تاکہ آپریشن سے بچ جائیں۔ ایک بچے کا چھوٹا سا آپریشن ہونا تھا تین مرتبہ یہ آپریشن ملتوی کرنا پڑا، کیونکہ بچہ کوئی نہ کوئی جھنجھٹ کھڑی کر دیتا تھا۔ فاسفورس کے مریض کو ہر وقت یہ ڈر لگا رہتا ہے کہ جو واقعہ رونما ہو رہا ہے اس کا اس پر کیا اثر ہوگا؟ ڈاکٹر پریسٹ مین لکھتے ہیں کہ فاسفورس کا مریض خون کو دیکھ کر ہی غم کھا جاتا ہے، کبھی کبھی بے ہوش ہو جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں

Scanned by CamScanner

کہ دو طرح کے مریضوں میں وہ اس بات کے لئے مشہور تھے کہ وہ انہیں آئس کریم کھلانے کی سفارش کرتے تھے۔ خسرہ اور نمونیہ کے مریضوں کو آئس کریم دیتے تھے۔ یاد رکھنے لائق بات یہ ہے کہ فاسفورس اگرچہ سرد مزاج دوا ہے تو بھی فاسفورس کے مریض کا دل آئس کریم کھانے کو چاہتا ہے جو فاسفورس کی عجیب اور اہم علامت ہے۔

(۲۷۴)۔ سوئی، کیل وغیرہ نوکیلی اشیائ سے خوف اور

سائی لیشیا SILICEA

مذکورہ جریدے میں ڈاکٹر پریسٹ بین لکھتے ہیں کہ ہمارے پبلک ہسپتال میں ایک بچی لائی گئی، جسے سوئیوں سے ڈر لگتا تھا۔ اسکول میں اسے پولیو کے انجکشن لگ چکے تھے۔ اور دندان ساز سے کئی بار دانت بھروا چکی تھی جہاں اسے دانت کے لئے انجکشن دیئے جا چکے تھے۔ میرے لئے دلچسپ بات یہ تھی کہ جب اس کی ماں اسے لیکر میرے پاس آئی تو وہ خوف سے کانپ رہی تھی، اور پسینے سے تربتر تھی۔ وہ کہتی تھی کہ اسے انجکشنوں کا ڈر نہیں ہے مگر سوئیوں سے ڈر رہی تھی۔ سائی لیشیا کی علامت یہ ہے کہ اس کے مریض کو سوئی کی چبھن سے ڈر لگتا ہے۔ مریض کسی بھی نوکیلی شے سے ڈرتا ہے۔ اگرچہ سلیکا (سائی لیشیا) کا مریض ڈرپوک ہوتا ہے، مگر کسی دوسری چیز سے وہ نہیں ڈرتا۔ صرف نوکیلی چیز سے ڈرتا ہے۔ اس بچی کو ایک سڑا ہوا مسا تھا اور وہ ڈر رہی تھی کہ کسی نوکیلے اوزار سے اس مسے کو کاٹا جائے گا۔ یہ سائی لیشیا کا کیس تھا اسے اعلیٰ طاقت کی سائی لیشیا دی گئی اور چند ہی روز میں وہ مسا جاتا رہا۔ چند روز بعد وہی بچی بڑی خوشی سے مجھے ملنے آئی اور تب رونے کی جگہ خوش و خرم تھی، کیونکہ سوئی لگانے کی جگہ اس کے منہ میں میٹھی گولیاں ڈالی گئی تھیں۔

Scanned by CamScanner

(۳۷۵) جھنجلاہٹ اور ٹیوبر کیولینم TUBERCULINUM

ڈاکٹر پریسٹ مین لکھتے ہیں کہ ایک دس سالہ لڑکا میرے پاس لایا گیا۔ اسے پہلے کئی بار نمونیہ ہو چکا تھا۔ اس کی ماں نے کہا کہ نمونیہ کے بعد وہ اتنا بدمزاج ہو گیا تھا کہ اگر اس کی بات نہ مانی جائے تو وہ جھٹ باہر بھاگ جاتا تھا اور دوسروں کے مکانوں کی کھڑکیوں پر پتھر مارتا تھا۔ اس لئے نہیں کہ ان کا نقصان ہوتا تھا مگر اس لئے کہ مجھے تکلیف ہو۔ چونکہ یہ حیرت انگیز علامت تھی اس لئے میں نے بچے کی ماں سے کہا کہ میں بچے کی جانچ کرانا چاہتا ہوں۔ وہ کسی کے قابو نہیں آ رہا تھا لہٰذا نرس کو بلایا گیا تاکہ وہ اسے پکڑے رہے۔ وہ کبھی لاتیں مارتا کبھی نوچ کھسوٹ کرتا۔ ٹانگیں مار کر اس نے میرا چشمہ توڑ دیا اتنا بدمزاج تھا وہ لڑکا۔ نمونیہ کے بعد وہ بے حد اکھڑ ہو گیا تھا۔ یہ بدمزاجی اور اکھڑپن ٹیوبر کیولینم میں پایا جاتا ہے۔ اسے ایک خوراک دی گئی۔ دو سال بعد اس کی ماں اسے لے کر آئی اب وہ بالکل سیدھا ہو گیا تھا۔ اور کہتا تھا کہ ایسی کوئی دوا دو جو مجھے پہلے جیسا شرارتی بنا دے۔

(۳۷۶) جھنجلاہٹ اور کیمو مِلاّ CHAMOMILLA

جھنجلاہٹ کی دو ہی دوائیں ہیں۔ ایک تو ہے ٹیوبر کیولینم اور دوسری ہے کیمو مِلاّ! کیمو مِلاّ بچے یا نوجوان کے چلانے یا رونے دھونے اور شور مچانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی، اسے کھلونہ دو تو پٹک دے گا۔ درد کو تو وہ برداشت نہیں کر سکتا۔ البتہ اسے بغل میں لے کر جلد ہی جلد ہی چلو، پھرو تب چپ ہو جاتا ہے۔ اسے اچھالو تب گویا اسے سکون ملتا ہے۔ اس کی طرف ذرا دیکھ لو تو کھلکھلا جاتا ہے، چلانے لگتا ہے۔ کیمو مِلا دینے سے اس کی عادت بدل گئی۔

Scanned by CamScanner

LACHESIS

(۲۷۷)۔ حسد اور لیکیسس

جس خاندان میں دو یا تین بچے ہوں اس میں پہلے بچے کو جو شفقت اور محبت ملتی ہے، وہ دوسرے کو نہیں مل سکتی۔ دوسرے بچے کے لئے وہ حسد کی وجہ بن سکتی ہے۔ ماں جب پہلے بچے سے پیار دکھاتی ہے تو دوسرا اس کو برداشت نہیں کر سکتا اس میں حسد کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حسد کا یہ مادہ مختلف انداز سے نمایاں ہوتا ہے۔ جب ماں پہلے بچے کا کام کرتی ہے تب یہ دوسرا بچہ یا تو ماں کے ساتھ مار پیٹ کرتا ہے یا اپنے بڑے بھائی یا بہن کو مارتا پیٹتا ہے۔ ماں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایسی شرارتیں کرتا ہے کہ ماں کی توجہ اچانک اس کی طرف جاتی ہے۔ اگر بچے کو لیکیسس دی جائے تو ماں کی پریشانی کم ہو جاتی ہے۔ گھر میں جھگڑے کی جگہ سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

گھر میں سکون برقرار رکھنے کے لئے اورم، ارجینٹم نائیٹریکم، نیٹرم میور، ٹیوبر کیولینم، کیمو ملا اور لیکیسس یہ سب دوائیں ضروری ہیں، تاکہ والدین بچوں کے جھگڑوں سے بچے رہیں۔

TUBERCULINUM

(۲۷۸)۔ بے قابو بچے یا مریض اور ٹیوبر کیولینم

ہم یہاں ڈاکٹر ڈورتھی شیپرڈ کی لکھی ہوئی کتاب "میجک آف دی منی مم ڈوز" میں دو بچوں کا کیس دے رہے ہیں جو ٹیوبر کیولینم ۳۰ یا اس کا طے شدہ کورس دینے سے ٹھیک ہوئے۔

(۹) ایک پاگل عورت کا کیس

ایک دن صبح بورڈنگ ہاؤس کی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹیلی فون کرنے والی ایک خاتون کہہ رہی تھی کہ اس ڈاکٹر کو فوراً بھیجئے کیونکہ اس خاتون کو بہت تکلیف ہے۔

Scanned by CamScanner

سپرنٹنڈنٹ کو سمجھ میں نہیں آسکا کہ اس ڈاکٹر کا کیا مطلب ہے۔ اس نے پوچھا کس ڈاکٹر کو؟ جواب ملا "تمہیں معلوم نہیں وہی ڈاکٹر جس کے متعلق پچھلے ہفتے میں نے کتاب میں پڑھا تھا۔ معاملہ نہایت سنجیدہ ہے۔ اس کا نام مجھے بہت پسند ہے۔ اسے فوراً بھیج دیجئے۔" جو نام اس نے بتایا اس نام کا کوئی ڈاکٹر ڈائریکٹری میں نہیں تھا۔ اس سے ملتے جلتے نام کا ایک ڈاکٹر تھا۔ مگر وہ میڈیسن کا نہیں بلکہ سرجری کا ڈاکٹر تھا۔ پھر بھی اس کو بھیج دیا گیا۔

جب ڈاکٹر مقررہ جگہ پر جا پہونچا تو کیا دیکھا کہ ایک عورت چاقو ہاتھ میں لئے اس پر جھپٹنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ وہ اپنی جان بچا کر بھاگا۔ اور پاس کے کمرے میں گھس گیا۔ اس نے خود کو بچانے کے لئے کھڑکی سے جاتے ہوئے چند افراد کو بلایا۔ ایک پولیس مین نے اسے اس خطرناک حالت سے بچایا اور اس پگلی کو پکڑ کر پرائیویٹ ہوم میں داخل کرادیا جہاں پاگلوں کا علاج ہوتا تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ خاتون اب بوڑھی ہوگئی تھی۔ اسے بچپن ہی سے اس بیماری نے آدبوچا تھا۔ ایسے دورے اسے بلاوجہ پڑتے تھے۔ جب اس کے ساتھ نرس نہیں ہوتی تھی تب وہ سڑک پر گر کر ٹانگیں پٹکا کرتی تھی۔ اور یا تو پولیس مین یا کوئی گاڑی والے اس بکواس کرتی خاتون کو اس کے گھر چھوڑ آیا کرتے تھے۔ اگر کہیں ڈنر کی پارٹی ہورہی ہوتی تو وہاں بھی وہ اپنی بے ہودگیوں سے سب کا مزا کرکرا کردیتی تھی۔ اگر اس وقت اسے کوئی ہومیوپیتھ مل جاتا اور ٹیوبرکیولینم دے دیتا تو اس کے والدین اس کے تئیں عمر بھر ممنون ہوجاتے۔ مگر وہ عہد وکٹوریہ تھا۔ لہٰذا اسے پاگل خانے میں زندگی گزارنی پڑی۔

(ب) طوفانی بچوں کا کیس

ڈاکٹر پریسٹ مین لکھتے ہیں کہ میں اپنے کلینک میں بیٹھا تھا۔ ایسا لگا کہ ساتھ کے کمرے سے شوروغل آرہا ہے۔ آخر کمرے کا دروازہ کھلا، اور اس میں ایک انگریز عورت اپنی دو لڑکیوں کو پکڑے انہیں میرا علاج کرانے لائی تھی۔ وہ بچے جڑواں تھے، اور ابھی ان کی عمر دو سال تھی۔ وہ اس بات پر بضد تھے کہ وہ سفید کوٹ والے ڈاکٹر کے پاس نہیں جائیں

Scanned by CamScanner

وہ بچے ابھی دو ماہ کارشٹن ہسپتال میں رہ کر ریکیٹ کا علاج کرا کر آئے تھے۔ ان جڑواں بچوں کا باپ انگریز اور ماں چینی یا حبشی تھی۔ یہ بچے انگلینڈ کی آب و ہوا برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں اسی لئے انہیں ریکیٹ ہو جاتا ہے۔ نرس ان سے بہت پیار کرتی تھی۔ لاڈ لڑاتی۔ اسی لئے یہ بگڑ بھی جاتے ہیں اور بے قابو بھی ہو جاتے ہیں۔ ان کی ماں انہیں اندر کھینچ رہی تھی اور وہ باہر جانے کو زور لگا رہے تھے۔ اس طاقت آزمائی میں وہ زمین پر لیٹ گئے اور ٹانگیں چلانے لگے اور ساتھ ساتھ چلانے لگے۔ وہ اتنا چلا رہے تھے کہ کوئی کسی کی آواز نہیں سن سکتا تھا۔ ڈاکٹر لکھتا ہے کہ میں نے ٹیوبر کیولینم ۳۰ کی چند گولیاں ان کے منہ میں ڈال دیں اور وہ خاموش ہو گئے۔ ان بچوں کو کئی ماہ تک ٹیوبر کیولینم کا کورس دیا گیا اور ان کی شرارت دُور ہو گئی۔

TUBERCULINUM

(۳۷۹)۔ ٹیوبر کیولینم کی ایک عجیب و غریب علامت

ڈاکٹر پریسٹ مین لکھتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو میں بنا دوا کی میٹھی گولیاں دیتا ہوں۔ بچہ انہیں لینے سے انکار کرتا ہے۔ اس کی ماں اسے شفقت اور پیار سے کہتی ہے، "یہ مٹھائی ہے کھا لو۔" مگر وہ منہ موڑ لیتا ہے۔ لینے سے انکار کرتا ہے۔ پھر ماں زبردستی کچھ گولیاں اس کے منہ میں ڈال دیتی ہے۔ مگر بچہ دانت بھینچ لیتا ہے، گولیاں منہ میں جانے نہیں دیتا۔ اسے اگر ٹیوبر کیولینم دی جاتی تو اس کا نقطۂ نظر بدل جاتا۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ ان علامات پر بچے کی دوا ٹیوبر کیولینم ہے۔ اس سے اس کی باقی تکالیف بھی رفع ہو جائیں گی۔ ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ انہیں ایک کیس کی یاد آ رہی ہے کہ جس میں بچہ کسی کے قابو نہیں آتا تھا۔ اس کا مزاج اتنا شدید تھا کہ یکایک مارے غصّے کے آگ بگولہ ہو جاتا تھا۔ شور مچاتا، چلاتا، کان بہنے کی وجہ سے کان کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا اور نہ ہی گلے کو دیکھنے دیتا تھا۔ ڈاکٹر لکھتا ہے کہ اس کی شکایات کا علاج کرنے کے لئے جب اسے بلایا جاتا تو وہ خود پریشان ہو جاتا تھا۔ اسے کتا کھانسی ہو، میزلیز ہو، کھانسی ہو، بخار ہو، اس کے علاج کے لئے جانا ڈاکٹر کے لئے ایک طرح کی سزا تھی۔ ایسے بچے کو ٹیوبر کیولینم سے ہی قابو میں لایا جا سکتا تھا۔ ٹیوبر کیولینم اس کے مزاج

Scanned by CamScanner

ہی کو نہیں بلکہ اسے کے مرض کو بھی ٹھکانے لگا دیتی تھی۔

ٹیوبرکیولینم کے متعلق دو علامات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ذہنی نقطہ نظر سے پہلی بات مریض کا ضدی پن ہے۔ اس کی فطرت، اس کا غصیلا مزاج جسے ٹیمپر کہا جاتا ہے۔ جسمانی طور پر اس کی انتہائی سرد مزاج طبیعت پر توجہ دینی بہت ضروری ہے۔ گرمی میں بھی وہ گرم کپڑے لپیٹے رکھتا ہے۔ جیسے سورائینم کی فطرت ہے۔

(۳۸۰)۔ بیلیئس اٹیک اور آرسینک ARSENICUM ALBUS

نو سال کے ایک لڑکے کو پچھلے پانچ چھ سال سے بیلیئس یعنی صفراویت کے دورے پڑتے تھے۔ اسے ہمیشہ سردی لگتی تھی — اس کا مزاج سرد تھا۔ جب مرض آ پکڑتا تو دو تین دن صاحب فراش رہتا۔ پت کی قے آتی تھی۔ تھوڑے تھوڑے پانی کی پیاس لگا کرتی تھی۔ قے کے ساتھ دست بھی آتا تھا۔ اس مریض کو آرسینک ۲۰۰ دی گئی۔ جس سے اس کی حالت سدھرنے لگی۔ پہلے اسے ہر پانچویں یا چھٹے ہفتے یہ شکایت ہوتی تھی وہ مضطرب رہتا تھا۔ اور مرض کے تئیں خوف زدہ بھی۔ آرسینک دینے کے بعد اس کی تمام شکایات رفع ہوگئیں۔

(۳۸۱) پیٹ میں جلن کے ساتھ قے اور دست اور آرسینک

ARSENICUM ALBUS

ایک ۳۹ سال کا سنار تھا۔ اسے پیٹ کی جلن کے ساتھ تین ماہ سے درد کی شکایت تھی۔ اس دوران اسے تین مرتبہ قے آئی۔ تھوڑا سا بھی کھاتا اور پانی وغیرہ پیتا تو دست آجاتا تھا۔ انتہائی کمزوری آگئی۔ سردی اتنی لگتی تھی کہ گویا سردی سے قلفی جم رہی ہو۔ منہ بالکل خشک تھا۔ اتنا بے چین تھا کہ کچھ نہ کچھ اقدام کرتا رہتا تھا تاکہ بے چینی محسوس نہ ہو۔ بڑی شوقین طبیعت تھی اسکی۔ اس کے کمرے میں ہر چیز صاف ہونی چاہیئے۔ یہ علامات

Scanned by CamScanner

خصوصاً صفائی آرسینک کی ہیں۔ اسے آرسینک IM ہر چار گھنٹے بعد لینے کو دی گئی۔ دو ہفتے بعد اس نے بتایا کہ اس نے دوا کی صرف ۱۲ خوراکیں لیں، یعنی چار خوراکیں تین مرتبہ لیں اس سے وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔ کہتا ہے کہ اب کام کرنے میں خوشی ہوتی ہے۔

ARSENICUM ALBUS

(۳۸۲)۔ فوڈ پوائزننگ اور آرسینک

امریکہ کے ڈاکٹر رائل ہیز لکھتے ہیں کہ ایک ۵۰ سالہ شخص کو فوڈ پوائزننگ ہو گیا۔ اس کی بری حالت دیکھ کر ڈاکٹر ہیز لکھتے ہیں کہ فوڈ پوائزننگ سے ایسی خراب حالت ہوتے میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ پیٹ میں ناقابل برداشت جلن کے ساتھ درد ہو رہا تھا، قے پر قے آرہی تھی، جی متلا رہا تھا، بڑے بڑے ڈکار آرہے تھے، بے پناہ پیاس لگ رہی تھی۔ یہ مٹتی بھی نہیں تھی۔ سارا جسم پسینے میں تر تھا۔ بے چینی کے عالم میں مریض بستر کو الٹتا پلٹتا تھا۔ چہرہ سرخ اور بے چینی کے عالم میں وہ پریشان ہو رہا تھا۔ اسے آرسینک سی۔ ایم کی ایک خوراک دیتے ہی نقشہ بدلنے لگا اور آدھ گھنٹے ہی میں مریض اٹھ کھڑا ہوا۔

ARSENICUM ALBUS

(۳۸۳)۔ دائیں کندھے کی ہڈی (سکیپولا) اور آرسینک

ایک ۳۵ سالہ آرٹسٹ خاتون نے اسپتال میں داخل ہو کر شکایت کی کہ اس کے دائیں کندھے میں ایسا درد ہوتا ہے گویا کسی نے آگ میں سرخ کیا ہوا سریا چھبو دیا ہو۔ باقی علامات یہ تھیں۔ انتہائی کمزوری، بے چینی، اور یہ پریشانی اتنی کہ میں اس مرض سے صحت یاب نہ ہو سکوں گی۔ اسے آرسینک ۱۰M کی دو خوراکیں دی گئیں۔ اس کے بعد اسے چیلی ڈونیم ۶ دی جانے لگی جس کا اثر دائیں طرف ہے۔ اسے ڈاکٹر نے چھ ہفتے بعد دیکھا۔ مریضہ نے کہا کہ میں پہلے سے بہتر ہوں۔ کہنے لگی کہ اس بات کا پتہ ہی نہیں چلا کہ درد کب چلا گیا۔ یہ کیس "ہومیوپیتھک پرسپیکٹو" کے جون ۱۹۸۶ء کے شمارے سے لیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

(۳۸۴)۔ دمہ اور آرسینک ARSENICUM ALBUS

ایک ۵۴ سالہ دمے کا مریض تھا۔ اس کے مرض کی یہ کیفیت تھی کہ وہ ہاتھوں اور پیروں کے بل چلنے لگتا۔ تاکہ ہوا ملے۔ وہ رات کو ایک اور دو بجے کے درمیان اٹھ بیٹھتا اور ہوا چاہتا تھا۔ ہوا کے لئے وہ ترستا رہتا تھا۔ دمے کی یہی علامت تھی۔ کوئی جذبات انگیز بات ہو جاتی تو دمے کا حملہ ہو جاتا۔ بڑا بے چین تھا، اس بے چینی کو دور کرنے کے لئے کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتا۔ بڑا شوقین مزاج تھا۔ کمرے کی ہر چیز کو ترتیب اور ڈھنگ سے رکھنا اس کی فطرت تھی۔ اسے اس کی علامت کی بنا پر **آرسینک** دی گئی جس کا فوری طور پر مناسب اثر ہوا۔ موسم گرما میں اس کی تکلیف بڑھ جایا کرتی تھی۔ مگر آرسینک لینے کے بعد اسنے کہا کہ میرے لئے اعلیٰ ترین موسم، گرمی کا موسم ہی ہو گیا ہے۔

(۳۸۵)۔ برانکائیٹس اور پھیپھڑوں میں سائیں سائیں کی آواز اور آرسینک ARSENICUM ALBUS

ایک ساٹھ سالہ مریض کو کھانسی کے دورے پڑتے تھے اور سانس لیتے وقت ڈاکٹر کو پھیپھڑوں میں سائیں سائیں کی آواز سنائی دیتی تھی۔ کھانستے وقت بلغم کے جب دورے پڑتے تھے ان میں چھاتی سے بلغم بہت مشکل سے نکلتا تھا۔ پچھلے چھ دن سے تو بلغم نکالنے کی کوشش کے باوجود بلغم نہیں نکلتا تھا۔ آدھی رات کے وقت بلغم بہت بڑھ جاتا تھا۔ آدھی رات کے وقت جب تکلیف بڑھ جاتی تو وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا تھا کہ راحت مل سکے۔ ان حملوں سے وہ بہت کمزور ہو گیا تھا۔ اسے آرسینک دی گئی اور دو ہفتے کے علاج کے بعد وہ کہنے لگا کہ بلغم کی شکایت بہت کم ہو گئی ہے۔ چار ہفتے بعد ڈاکٹر کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ میں بہت ٹھیک ہوں، پتہ نہیں بلغم اور درد کہاں چلا گیا۔

Scanned by CamScanner

ARSENICUM ALBUS

(۳۸۶)۔ اختلاج قلب، سانس کی تکلیف اور آرسینک

ایک ۱۳۴ سالہ خاتون کو اختلاج قلب اور سانس کی تکلیف چھ ماہ سے تھی۔ جب اونچائی پر چڑھتی تو تکلیف بڑھ جاتی وہ سرگرم عمل رہتی تھی کام میں مصروف رہنے پر بہتر محسوس کرتی تھی۔ رہنے سہنے میں بڑی صفائی اور نفاست پسند تھی۔ اس کے یہاں ہر چیز ترتیب میں ہونی چاہیئے۔ بے ترتیبی اس کے یہاں نہیں تھی جیسے کہ پہلے کہا جا چکا ہے یہ علامات آرسینک کی ہیں۔ اسے اس دوا کی 1M کی تین خوراکیں دی گئیں، اور تین ہفتے بعد ڈاکٹر اس سے ملے تو کہنے لگی کہ اختلاج قلب میں کمی ہو گئی ہے۔ اور وہ خود کو نارمل محسوس کرتی ہے۔ جب چار ماہ بعد اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا صحت مسلسل بہتر ہو رہی ہے۔

ARSENICUM ALBUS

(۳۸۷) ٹرائی جیمنس، نیورلجیا اور آرسینک

ٹرائی جیمنس ایک نس کا نام ہے، جس کا حلقۂ عمل ذائقہ احساس اور منہ کی حرکت کرنا ہے۔ اگر یہ نس خراب ہو جائے تو اس حصے میں کہ جہاں یہ نس ہے وہاں درد ہونے لگتا ہے۔ ایک ۲۸ سالہ نوجوان کو ٹرائی جیمنس کا درد رہتا تھا جس کے منہ کی دائیں طرف درد ہوا کرتا تھا۔ یہ درد ہر ۱۴ ویں سے ۲۱ ویں دن تک ہوتا تھا۔ درد اچانک اٹھ کر بڑا ہوتا تھا۔ گویا چاقو سے کاٹا جا رہا ہو۔ دائیں کنپٹی میں درد ہوتا تھا، اوپر اور نیچے کے جبڑے میں درد ہوتا تھا۔ یہ درد اتنا شدید ہوتا تھا کہ مریض سر کو دیوار سے ٹکراتا تھا۔ درد دو روز رہتا تھا اور جب تک رہتا تھا تب تک کمزوری اور بے چینی برقرار رہتی تھی۔

مریض کو چھوٹی چھوٹی باتوں کی فکر رہتی تھی۔ مریض نفاست پسند اور چست اور سرگرم عمل اور حساس تھا۔ یہ حملے ایک کار کے حادثے سے شروع ہوئے اور ایکسرے سے معلوم ہوا کہ کھوپڑی کی ہڈی میں کچھ ضرب آگئی ہے۔ اس جانچ کی وجہ سے اسے نیٹرم سلف 10M کی دو خوراکیں دی گئیں۔ مگر درد کا حملہ پھر بھی جاری رہا۔ تب اسے موزوں ذہنی علامات کی بناء پر آرسینک ۲۰۰ کی دو خوراکیں دی گئیں۔ اس کے بعد مریض کو درد

Scanned by CamScanner

نہیں ہوا۔ ایک سال بعد پھر اسے دیکھا تو اس نے کہا کہ دوسری شکایات تو نہیں مگر نیورلیجیا بالکل چلا گیا۔ یہ اعصابی نظام کا کیس تھا۔

LYCOPODIUM

(۱۰۸۰۱) بریکیئل نیورلیجیا۔ بازو کا درد اور لائیکو پوڈیم

ایک ۷۳ سالہ خاتون کو بازو کے درد کی شکایت تھی۔ جسے انگریزی میں بریکیئل نیورلیجیا کہتے ہیں۔ کام کاج سے نمٹنے کے ٹھیک بعد اچانک اس کے دائیں بازو میں درد شروع ہو جاتا تھا۔ یہ درد کاٹتا، چبھتا اور جلتا ہوا سا محسوس ہوتا ہے۔ درد شروع ہونے کے بعد وہ بستر چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوتی تھی اور دو گھنٹے گھومتی پھرتی تھی۔ ساری علامات دیکھ کر کہا جا سکتا تھا کہ وہ **لائیکو پوڈیم** کا کیس ہے یوں تو اس سے فائدہ تو ہوتا تھا۔ مگر درد بار بار اٹھ کھڑا ہوتا تھا۔ یہ پوری طرح دبا نہیں تھا۔ اس کے بعد اسے **آرسینک** IM کی تین خوراکیں دی گئیں جب کہ اس نے کہا کہ رات کے ڈیڑھ بجے انتہائی شدید درد ہوا جس کی وجہ سے اسے بستر چھوڑنا پڑا۔ آدھی رات میں کسی مرض کا ہونا یا بڑھ جانا **آرسینک** کی علامت ہے۔ اس علامت پر مریضہ کو کبھی کبھی **آرسینک** دی جاتی رہی، جس سے پچھلے تین سال تک وہ درد سے بچی رہی۔ اس دوران اسے **آرسینک** صرف پانچ بار لینی پڑی۔

اوپر ہم نے جو مثالیں دی ہیں ان کی تعداد ہزاروں تک جا سکتی ہے۔ مگر تعداد بڑھانا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ **آرسینک** یعنی سنکھیا، اعلیٰ طاقت میں جان لیوا ہوتا ہے، وہی سنکھیا کم طاقت میں اگر کسی طرح جان لیوا ہو جاتا ہے اس طرح ہمارا طاقت ور جسم جو ہمارے لئے جان دینے والا ہے وہ مٹ جانے پر روح کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔ جس طرح جسم موت کی صورت میں ہوتی ہے روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتی ہے اسی طرح اعلیٰ طاقت کی دوا کا اثر مٹ جانے پر وہ لطیف شکل میں ظاہر ہو اٹھتی ہے۔ اس کی صحت مند روح نمایاں ہو جاتی ہے قدرت کا یہی اصول ہے۔

(۳۸۹)۔ چوٹ کا نشان اور لیڈم LEDUM PALUSTRE

جناب ایل۔ وی۔ ویلز اے۔ ڈی" ہومیوپیتھک ہیری ٹیج" کے اگست ۱۹۸۲ء کے شمارے میں لکھتے ہیں کہ جب ۱۹۴۹ء میں میں پوہیے میں پریکٹس کرتا تھا تو ایک روز ایک مریض نے مجھے بلایا۔ میں وہاں گیا اور وہیں رات ہوگئی۔ جب میں گھر لوٹ رہا تھا تو چلتے ہوئے اندھیرے میں میرا پاؤں وہاں زیر تکمیل پل کے ایک گڑھے میں چلا گیا۔ پاؤں میں چوٹ آئی موچ آگئی تھی اور سوجن بھی۔ گھر آکر ایکونائیٹ اور آرنیکا لی۔ ریشوں میں یعنی ٹشوؤں میں خون جم گیا تھا، جسے آرنیکا نہیں ہٹا سکتا تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ جمے ہوئے خون کا نشان بن جائے۔ اور لوگ مجھ سے پوچھتے ہی رہیں کہ آپ کو کیا ہو گیا۔ میں نے "میٹریا میڈیکا" جہاں ماری اور پڑھتے پڑھتے لیڈم کی ایک علامت مل گئی" جلد کے نیچے خون کا تھکا" میں نے اس کے ہلکے ٹنکچر کو پانی میں ڈال کر لوشن بنا کر جہاں خون کا تھکا بنا تھا۔ وہاں روئی میں لوشن لگایا اور لیڈم ۶ کی گولیاں کھائیں۔ چند روز بعد ہی خون کے تھکے کے نشان غائب ہو گئے۔ اور چوٹ کا نشان کہیں نہ رہا۔

LEDUM PALUSTRE

(۳۹۰) چوٹ کا نشان اور لیڈم (ایک اور کیس)

ایک ۷۴ سالہ بڑھیا گر پڑی اور اس کی ناک کے دونوں سرے دفتر کی ایک کرسی سے ٹکرا کر نیلے پڑ گئے اور اسے وہاں بھی چوٹ لگی۔ جہاں چوٹ لگی وہاں خون نکل کر جم گیا۔ اور آنکھ کے نیچے ناک کے نتھنوں پر خون جمنے کا نشان بن گیا۔ اس کی ایک سہیلی نے اسے کہا کہ اس عمر میں ایسی چوٹ کے نشان اب نہیں مٹیں گے۔ اسے لیڈم (طاقت ایم) کھانے کو دی گئی اور چوٹ والے مقام پر لیڈم کا ٹنکچر بنا کر لگایا گیا۔ ایک ہفتے میں چوٹ کے نشان جاتے رہے۔ ان نشانوں کے مٹ جانے کا پہلا کیس ہم نمبر ۲۱۳ درج کر چکے ہیں۔

Scanned by CamScanner

(۳۹۱)۔ شام کو کھانسی کا چھڑنا اور آدھی رات تک رہنا اور

AURUM METALLICUM

اورم

ڈاکٹر دہنس لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان لڑکی کو عجیب قسم کی کھانسی اٹھتی تھی۔ یہ کھانسی ہر روز شام کو یا غروب آفتاب کے وقت ہوتی تھی۔ آدھی رات تک جاری رہتی۔ اس کی وجہ کیا تھی اس کا پتہ نہیں لگتا تھا۔ اسے کھانسی کی تمام دوائیں دی گئیں۔ **ہائیوسائمس، آرسینک، پلساٹلا** اور کئی دوسری دوائیں دی گئیں۔ مگر کسی سے فائدہ نہ ہوا "میٹیریا میڈیکا" دیکھنے سے بھی ۸۰ سے ۱۰۰ ادویات کا نام ملا۔ آخر میں مریض کو ہر دوا کی علامات پڑھ کر سنائی گئیں۔ **اورم** سے لے کر زنکم تک تمام ادویات سنائی گئیں۔ جب **اورم** کا نام آیا جس میں لکھا تھا کہ مریض کو رات کو سانس نہ آنے سے کھانسی چھڑتی ہے۔ تب وہ لڑکی بول اٹھی "یہی تو میری علامت ہے"۔ اسے **اورم** ۲۰۰ دی گئی۔ اور اس کی کھانسی کا مرض ہمیشہ کے لئے مٹ گیا۔ واضح رہے کہ یہ دوا کھانسی کی نہیں ہے، مگر کھانسی کی مذکورہ علامات کی دوا ہے۔ ہومیوپیتھی میں علامات کو دیکھنا ہوتا ہے مرض کے نام کو نہیں۔ یہی اس کی بنیادی خوبی ہے۔

AGARICUS MUSCARIUS

(۱۳۹۲)۔ دماغی علامات اور ایگے رِکس

ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ **ایگے رِکس** میں ریڑھ کی ہڈی کی علامات اتنی ملتی ہیں کہ ڈاکٹر ایلن کی "میٹیریا میڈیکا" خریدنے میں مجھے جتنے دام دینے پڑے اتنا پیسہ مجھے اس دوا کے استعمال میں مل گیا۔ **ایگے رِکس کو مسکیریس** بھی کہتے ہیں۔ اس کا اثر ذہن پر ہوتا ہے۔ جرکنگ یعنی جھٹکا، کپکپی اور لرزنے کی کیفیات کی اہم علامت ہیں۔ لرزنے کی کیفیت سونے پر بند ہو جاتی ہے۔ مختلف قسم کے اعصابی امراض میں اسکا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً علامات دائیں ہاتھ اور بائیں پیر میں یا

Scanned by CamScanner

بائیں ہاتھ اور دائیں پیر میں ظاہر ہوں گی، مریض تھوڑے تھوڑے فاصلے کو بڑے بڑے قدموں سے پھلانگے گا۔ چھوٹا سا چھید بھی بھاری خندق سمجھے گا یہ سب ریڑھ کی ہڈی یا ذہنی علامات ہیں۔ جہاں غیر معمولی ذہنی تکلیف ہو، وہاں اس دوا کی جانب توجہ دی جانی چاہیئے۔

NATRUM CARBONICUM

(۳۹۳) دماغی کام سے سر درد اور نیٹرم کارب

ڈاکٹر فرانی لکھتے ہیں کہ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران مجھے دماغی کام کرنے سے ناقابل برداشت سر درد ہو جاتا، پڑھنا مشکل ہو جاتا اور میں اپنا تحقیقی مقالہ یعنی تھیسس نہ لکھ سکتا یا دماغی کام کرنے سے اکتا جاتا تو ڈاکٹر ہیرنگ مجھے نیٹرم کارب ۳۰ کی ایک، دو پڑیا دے دیتے تھے۔ اور انہیں لے کر میں بڑے آرام سے اپنا تھیسس مکمل کر لیتا تھا۔

CACTUS GRANDIFLORUS

(۳۹۴) اختلاج قلب اور کیکٹس

ڈاکٹر گینن لکھتے ہیں کہ اختلاج قلب میں انہوں نے کیکٹس ۲۰۰ کے ذریعہ ایک مریض کی تکلیف دور کر دی۔ جب مریض کو دل میں پرندے کے پر کی سی پھڑپھڑاہٹ محسوس ہو تو اس دوا کا استعمال اختلاج قلب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے وقت جب ایسی علامت نمایاں ہو اور مریض بے چینی سے ٹانگیں آگے پیچھے چلائے تو رس ٹاکس فائدہ مند ہوتی ہے۔ کیکٹس میں امراض قلب کی علامات پائی جاتی ہیں۔

SULPHUR (۳۹۵) گیارہ بجے پیچش اور سلفر

مذکورہ ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ایک ایسے مریض کو انہوں نے صحت یاب کیا کہ جسے گیارہ بجے صبح ڈائی سینڑی یعنی پیچش کا حملہ ہوتا تھا۔ اسے انہوں نے سلفر کی ایک خوراک سے ٹھیک کر دیا۔

Scanned by CamScanner

جب میں مذکورہ موضوع پر لکھ رہا تھا تو ایک ایلوپیتھ ڈاکٹر میرے پاس آ بیٹھے۔ اور پوچھنے لگے کہ آپ کیا لکھ رہے ہیں؟ میں نے جو لکھا تھا، سنا دیا۔ بولے "آپ کس جھنجھٹ میں پڑے ہیں؟ کیا ضروری ہے کہ پیچش گیارہ بجے ہی ہو؟ وہ کبھی بھی ہو سکتی ہے۔ وقت کے بدلنے کے ساتھ آپ ہر دوا بھی بدلتے جائیں گے؟ تب تو آپ کو دواؤں کا ذخیرہ کرنا ہوگا۔ ہم ایلوپیتھ تو ایک ہی دوا سے ہر طرح کی پیچش دور کر دیں گے۔ آپ کا علاج کہنے کو سستا مگر ڈاکٹر اور مریض کے لئے مہنگا پڑتا ہے۔ ایک تو آپ کی سینکڑوں دوائیں ہیں اور ہر دوا کی ۱۰، ۱۵ پوٹینسیاں ہیں۔ مریض کو کبھی کوئی پوٹینسی تو کبھی کوئی پوٹینسی دینی پڑتی ہے۔ یہ سب رکھ سکنا تاجروں کے لئے تو ممکن ہے۔ ڈاکٹر کے لئے ممکن نہیں، لہٰذا میں کہتا ہوں کہ آپ کا علاج آخر کار ہمارے علاج سے سستا نہیں پڑتا، مہنگا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر کی فیس بھی آپ کم نہیں لیتے ہیں۔ ان کا لیکچر سن کر میں ہکا بکا رہ گیا۔ اور کہہ بیٹھا "اچھا بھائی" خدا حافظ۔ آپ تشریف لے جایئے اور میرا پیچھا چھوڑیئے آپ کا علاج سستا سہی مگر مستقل علاج میرا ہی ہے۔"

(۳۹۶)۔ قبل از دوپہر سے آدھی رات تک کھانسی اور

HEPAR SULPHURIS CALCAREUM

ہیپر سلف

ڈاکٹر وارن کو نہایت تکلیف دہ کھانسی تھی، کھانسی دن کے گیارہ بجے چھڑتی اور رات کے گیارہ بجے تک تنگ کرتی تھی۔ سو جانے پر کھانسی خاموش ہو جاتی۔ جب وہ سونے لگتے تو پھر کھانسی چھڑ جاتی، اور پھر ساری رات کھانستے کھانستے گزر جاتی۔ حالت یہاں تک بگڑ گئی کہ سونے کے لئے انہوں نے آنکھیں بند کیں نہیں کہ کھانسی چھڑی نہیں۔ ایسی کھانسی انہیں ٹائیفائیڈ کے بعد شروع ہوئی تھی۔ ان علامات پر انہوں نے ہیپر سلف لی اور ان کا مرض جاتا رہا۔

(۳۹۷)۔ ٹائیفائیڈ اور برائیونیا **BRYONIA ALBA**

ڈاکٹر ہاڈلے لکھتے ہیں کہ ایک مریض کو ٹائیفائیڈ کی علامات تھیں۔ ہر صبح وہ محسوس

Scanned by CamScanner

کرتا کہ اس کے اعضا بکھرے پڑے ہیں جنہیں وہ سمیٹنے کی کوشش کرتا تھا وہ خود کو ایک نہیں بنا سکتا تھا۔ یہ علامات برایونیا کے بخار کی ہیں۔ ان پر انہوں نے اسے برایونیا دی، جس نے اس مرض کے نمایاں ہونے سے قبل ہی ٹال دیا۔

(۳۹۸) سر درد اور پلساٹلا PULSATILLA

ڈاکٹر وارن لکھتے ہیں کہ ایک مریض کو سر درد تھا۔ وہ ساری رات سر درد میں گزارتا۔ یہ اتنا تھا وہ سر درد کی وجہ سے چلاتا تھا، ساری رات جاگتا رہتا اگرچہ مریض کی طبیعت نکس وومیکا کی تھی، پھر بھی انہوں نے پلساٹلا کے ذریعہ تندرست کر دیا۔ دراصل کئی امراض کی یکساں علامات ہوتی ہیں۔ اور کہہ نہیں سکتے علامات یاد نہ ہونے پر کون سی دوا کس مرض کا تدارک کر دے گی۔ ڈاکٹر سوآن لکھتے ہیں کہ اگر سر درد کی وجہ خوف ہو تو لیکیسس دینے سے سر درد جاتا رہے گا۔ یہ علاج شرطیہ ہے۔

(۳۹۹) سر درد اور پلساٹلا PULSATILLA

نمبر ۳۹۸ میں ہم نے سر درد کی علامات میں نکس وومیکا کی جگہ پلساٹلا سے سر درد دور ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے برعکس ڈاکٹر ہیلر لکھتے ہیں۔ ان کا تجربہ ہے کہ ایک مریض کا سر درد رات کو بستر پر جانے سے بڑھنے کے بجائے کم ہو جاتا تھا۔ اسے مکان کی گرمی سے سر درد بڑھتا تھا۔ اور کھلی فضا میں کم ہو جاتا تھا۔ اس کی فطرت نکس وومیکا کی تھی۔ مگر مذکورہ علامات پلساٹلا کی تھیں۔ کیونکہ پلس گرم مزاج کی دوا ہے۔ اسے پلساٹلا سے آرام آیا۔ سر درد کے متعلق ہلیگ لیئر کا تجربہ پروفیسر للی اینفر کے مطابق یہ ہے کہ آئیریس سے وہ سر درد کے تمام امراض اس علامت پر دور کر دیتے تھے کہ سر درد سے پہلے آنکھوں کے آگے نیلاہٹ آجاتی تھی۔ جب یہ علامت نہیں ہوتی تو آئیریس ناکام ہو جاتی۔

Scanned by CamScanner

MAGNESIA PHOSPHORICA

(۴۰۰) سر درد اور میگنیشیا فاس (اعلیٰ طاقت)

ڈاکٹر شوسلر کی کتاب "ٹیشو ریمیڈیز" میں ایک دوا ہے۔ میگنیشیا فاس۔ اگر سر درد ہو اور درد آنکھوں کے اوپر نہ ہو تو میگنیشیا فاس اعلیٰ طاقت کی ایک خوراک دینے سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ بایو کیمیکل دوا ہے۔ مگر اس کا استعمال ہومیوپیتھی میں بھی کیا جاتا ہے۔

(۴۰۱) اعصابی مرض اور ماسکس MOSCHUS

چند سال ہوئے ایک بڑھیا کو ہچکی کے مرض نے آ دبوچا۔ وہ انتہائی حساس تھی۔ اسے بد ہضمی کی شکایت تھی۔ اسے ہمیشہ اختلاج قلب، سانس کی تکلیف اور کمزوری رہتی تھی۔ اعصابی نظام بہت بگڑا ہوا تھا۔ وہ سب سے کہا کرتی تھی کہ میں مر جاؤں گی، میں مر جاؤں گی۔ مگر ان امراض سے وہ مری نہیں۔ اسے ماسکس ۲۰۰ دی گئی۔ اگلے روز صبح اسے سانس کی تکلیف سے راحت ملی۔ اور باقی تمام علامات میں کمی آ گئی یہ دوا دو بار دینے سے مریضہ صحت یاب ہو گئی۔

DIOSCOREA VILLOSA

(۴۰۲) شرم گاہ پر اثر اور ڈائیوسکوریئا

ہومیوپیتھی میں کئی دواؤں کے موزوں اور غیر موزوں دونوں طرح کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ ڈائیوسکوریئا سے خواہش جماع بھی ہو سکتی ہے۔ اور نامردی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً:۔

DIOSCOREA VILLOSA

(۹) احتلام اسپرمیٹوریا اور ڈائیوسکوریئا

ڈاکٹر کوشنگ لکھتے ہیں کہ ایک ۳۵ سالہ نوجوان کے تین بچے ہو چکے تھے۔ اسے بیس

Scanned by CamScanner

سال کی عمر سے احتلام تھا۔ شادی سے بھی اسے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ پچھلے پندرہ سال سے تین ہفتے بھی نہیں گزرتے تھے کہ اسے احتلام ہو جاتا تھا۔ کبھی کبھی دو ہفتے میں ا۔ مگر اکثر چار روز میں اور کبھی کبھار روزانہ ہی اسے احتلام ہو جاتا تھا۔ اس طرح مسلسل احتلام ہونے سے وہ لنگڑا کر چلنے لگا۔ کمر میں درد رہنے لگا۔ گھٹنوں میں کمزوری آگئی تھی۔ کہنے کو تو خود کو خوش کہتا تھا۔ مگر جب باہر سڑک پر نکلتا تو نظریں جھکا لیتا تھا۔ اسے بیہودہ اور گندے خواب آتے تھے اور سوتے وقت اس میں خواہش جماع پیدا ہو جاتی تھی۔ مقام پوشیدہ میں کوئی کمزوری نہیں تھی۔ اسے ہر روز ۳۰ طاقت کی **ڈائیوسکوریا** دی گئی۔ پھر روز احتلام نہیں ہوا، جب ہونے لگا تب پھر وہی دوا دی گئی۔ ستمبر سے علاج شروع کیا گیا۔ دسمبر تک علاج چلا تب جا کر تین ماہ میں یہ مرض جاتا رہا۔

(ب) ایک رنڈوے کا کیس

دوسرا کیس ایک رنڈوے کا ہے۔ اٹھارہ ماہ سے اسے احتلام کی شکایت تھی۔ اسے چائنا ۳ اور سلفر ۳ دی گئی۔ ایک سال بعد وہ انتہائی مایوس چہرہ لئے پھر آیا اور کہنے لگا کہ اسے احتلام کی شکایت پھر شروع ہو گئی۔ اسے **ڈائیوسکوریا** دی گئی۔ پھر اسے احتلام کی شکایت نہ ہوئی۔ ڈاکٹر کوشنگ کہتے ہیں کہ انہیں یاد نہیں کہ اس شخص کو بیہودہ اور فحش خواب آتے تھے یا نہیں۔

(ج) فحش خوابوں کا کیس

تیسرا کیس ایک ایسے ۲۵ سالہ شخص کا پیش ہے کہ جسے رات بھر عورتوں کے خواب آتے رہتے تھے۔ اور احتلام ہو جاتا تھا۔ اسے ان خوابوں کی وجہ سے مایوسی ہوتی تھی اور گھٹنے بہت کمزور ہوتے جاتے تھے۔ اسے بھی **ڈائیوسکوریا** دی گئی جس سے وہ جلد صحت یاب ہو گیا۔ بوسٹن کے ڈاکٹر پیس نے ڈاکٹر کوشنگ کی ہدایت پر احتلام کے چند مریضوں کو مذکورہ دوا دی اور ان سب کو فائدہ ہوا۔

Scanned by CamScanner

(۴۰۳)۔ جلق اور ڈائیوسکوریا DIOSCOREA VILLOSA

ایک ۲۲ سالہ نوجوان کو جلق لگانے کی علت پڑ گئی۔ اسے خواہش جماع اور کسی خواب وغیرہ کے بغیر اخراج ہو جاتا تھا۔ اس سلسلے میں جو ادویات مشہور ہیں وہ سب دی گئیں مگر اسے کچھ افاقہ نہ ہوا۔ آخر میں ڈائیوسکوریا ۲ ٹرائیچوریشن میں دی گئی۔ ایک گرین دن میں دو مرتبہ۔ یہ دوا ہفتہ بھر دی جاتی رہی۔ اس کا اخراج رک گیا۔ اس کے بعد مہینے بھر ہر روز ایک بار دی گئی تب بھی اخراج نہیں ہوا۔ اس کے بعد دوا بند کر دی گئی اور کئی ماہ گزر گئے مگر کوئی شکایت نہ ہوئی۔

اسی سلسلے میں ڈاکٹر ہیس ایک دوسرے نوجوان کی مثال دیتے ہیں جسے دیر سے خواب اور جنسی ہیجان کے بغیر اخراج ہو جاتا تھا۔ اسے احتلام رات کو تو ہوتا ہی تھا، دن میں بھی ہو جاتا تھا۔ ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ ہومیو پیتھی کی کئی دوائیوں کا موزوں اور غیر موزوں دونوں طرح کا اثر پڑتا ہے۔ وہی دوا جنسی ہیجان ہونے پر اسے دبا سکتی ہے۔ وہی دوا نامردی کے وقت جنسی ہیجان پیدا کرنے کیلئے استعمال کی جا سکتی ہے۔ یہ صاحب نامرد تھے۔ بیٹھے بیٹھے اخراج ہو جاتا تھا۔ ان کی قوت یادداشت بھی کمزور ہوتی جا رہی تھی۔ جسم میں کچھ طاقت نہیں رہی تھی۔ انہیں ڈائیوسکوریا ۲ کا ٹرائیچوریشن دی گئی جس سے ان کا مرض جاتا رہا۔ ڈاکٹر ہیس لکھتے ہیں کہ مذکورہ مریض غالباً اعلیٰ طاقت سے ٹھیک نہیں ہوتے۔ ہلکی طاقت ہی ان کے لئے موزوں تھی۔

DIOSCOREA VILLOSA

(۴۰۴) پیٹ یا پیڑو میں درد اور ڈائیوسکوریا

کولھے کے سرے پر اور ناف کے نیچے پیڑو ہوتا ہے۔ اس میں درد ہونے پر ڈائیوسکوریا دیئے جانے کے متعلق ڈاکٹر بوئیڈ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس دوا کا استعمال یوریتھا اور ناف اور پیٹ کے درد کو دور کرنے میں بھی کیا ہے۔ اس کے استعمال کی علامت یہ ہے۔ ناف میں درد کا ایسا دورہ پڑنا جس سے دبانے میں راحت ملے۔

Scanned by CamScanner

(۴۰۵)۔ ہڈی کا ٹی۔بی اور ڈروسرا DROSERA

ڈاکٹر جیمس وارڈ امریکہ کے نامور ہومیوپیتھ تھے۔ انہوں نے "ڈرگ پکچرز" کی مصنفہ ڈاکٹر ٹائیلر کو ان کے جریدے "ہومیوپیتھی" کے متعلق تحریر کردہ جریدے میں ڈروسرا دوا کے بارے میں لکھا کہ ان کے پاس ٹی۔بی کا ایک مریض آیا جسے کیل کیریئیا کارب، کیل کیریئیا فلور، فلوریک ایسڈ، سائی لیشیا، فاسفورس وغیرہ سب دوائیں دینے پر بھی افاقہ نہ ہوا آخرکار میں نے آپ کے زیر ادارت شائع ہونے والے جریدے "ہومیوپیتھی" میں مندرج تحریر کے مطابق ڈروسرا ۲۰۰ دی اور مرض جاتا رہا۔ اس نقطہ نظر سے ڈاکٹر وارڈ لکھتے ہیں کہ اگر آپ کے جریدے کا دس سال تک بھی زر سالانہ دیتا رہوں تو بھی کم ہوگا۔ ڈروسرا نے اس غریب کی جان بچادی۔

(۴۰۶)۔ دمہ اور کالی کارب KALI CARBONICA

نومبر ۱۹۲۸ء میں ایک ۵۰ سالہ خاتون دو سال ہوئے بیمار پڑ گئی۔ اسے کھانسی زکام اور سردی کی شکایت تھی وہ ایک اونچے عہدے پر فائز تھی۔ ڈاکٹر نے تین انجکشن لگائے۔ دوسرے انجکشن کے بعد اسے دمے کی شکایت ہو گئی جو پہلے کبھی نہیں تھی۔ ایک نرس نے اس خاتون کو بغرض علاج بڑے ہسپتال میں بھیج دیا۔ کیونکہ وہ بھی وہیں ٹھیک ہوئی تھی۔ وہاں اسے کالی کارب ۶، ۱۲، ۳۰ طاقت کی خوراک بالترتیب تین روز تک دی گئی۔ پہلے دن ۶، اگلے دن ۱۲ اور تیسرے دن ۳۰ طاقت میں دی گئی۔ اس علاج سے وہ بالکل ٹھیک ہوگئی۔ خاص علامت یہ تھی کہ اس کا مرض صبح تین بجے بڑھ جاتا تھا۔ وہ اپنے امراض کا دو سال تک علاج کراتی رہی۔ مگر اس مرتبہ کے علاج سے جو فائدہ ہوا وہ کسی دوسرے علاج سے نہیں ہوا۔ تین دسمبر ۱۹۳۲ء کو اس مرض کا ایک اور مریض اسی ہومیو پیتھک ہسپتال میں بھیجا گیا، جس نے صحت یاب ہو کر یہ پیغام بھیجا کہ یہاں علاج کرانے کے بعد مجھے اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

Scanned by CamScanner

(۴۰۷) پیشاب کی شدّت اور ہلکی طاقت میں کاسٹی کم

ایک ۱۷ سالہ لڑکے کو رات اور دن کو ۱۵،۱۰ منٹ کے بعد پیشاب پر پیشاب آتا تھا۔ ایلبیومن کی بھی شکایت تھی۔ اسے کاسٹی کم ۳۰ طاقت کی دوا دن میں تین بار دی گئی۔ اس سے فائدے کے بجائے نقصان ہوا۔ پیشاب کی مقدار اور اس کا اخراج بھی بڑھ گیا۔ اسی کو ایگرو دیشن کہتے ہیں۔ اب اسے کاسٹی کم ۳ x دی گئی جس سے فوراً فائدہ ہوا۔ پیشاب کی شکایت تو گئی ہی ، ایلبیومن بھی جانا بند ہو گیا۔ اب وہ صرف دن کو پیشاب کے لئے جاتا تھا۔ رات کو جانا رُک گیا۔ یہ ضروری نہیں کہ سب کیس ایسے ہی ہوں۔ جو ہوا وہ ہم نے پیش کر دیا۔ مگر اسے پریکٹس کے لئے مثال تصور نہیں کرنی چاہیئے۔

(۴۰۸)۔ ہومیو پیتھی اور اروند گھوش

گورنمنٹ ایلو پیتھک ہسپتال کے سرجن ڈاکٹر ڈی۔ آئی مستری ۱۹۶۹ء میں جب اپنے والد کے دمے کے مرض اور برانکائیٹس کا علاج کرا رہے تھے، تب انہوں نے اروند گھوش کا ایک مضمون "ہومیو پیتھک اور یوگ" کے زیر عنوان پڑھا۔ بعد ازاں انہوں نے ہومیو پیتھک "میٹریا میڈیکا" کا گہرا مطالعہ کیا۔ ان کا خیال ہے کہ آج نہیں تو کل ہومیو پیتھی دنیا کا ایک تسلیم شدہ طریقۂ علاج بننے والا ہے۔ وہ سرجری ڈیپارٹمنٹ سے براہ راست وابستہ ہوتے ہوئے بھی نہ صرف ہومیو پیتھک علاج سرکاری ہسپتال میں کرتے رہتے ہیں بلکہ ہومیو پیتھی کی کرامات سے متاثر ہو کر ان کے تمام معاونین بھی ہومیو پیتھی میں ایمان لاتے ہیں۔ اس بارے میں ذیل میں جو درج کیا جا رہا ہے وہ "ہومیو۔ سیوک" ستمبر ۱۹۸۶ء کے شمارے میں سے لیا گیا ہے:-

(۹) آرنیکا اور ہڈی کا ٹوٹنا ARNICA

وہ لکھتے ہیں کہ ہڈی ٹوٹ جانے پر بھی میں پہلے دو روز آرنیکا دیتا ہوں اِس کے بعد روٹا اور سمفائیٹم چالو کر دیتا ہوں۔ چند مریضوں، خاص طور پر بالغوں کو مجھے اس حالت میں کیلکیریا کارب بھی دینی پڑتی ہے۔ وہ میں اونچی نیچی یعنی ہلکی اور اعلیٰ طاقت میں دیتا ہوں۔ میرے پاس مواد والے پھوڑے پائمک ابسسس کے دو مریض آئے۔ ایک بچہ تھا اور دوسری خاتون۔ ہم نے مواد نکال دیا اور کھانے کو کیلکیریا سلف دی۔ جس سے دو ہفتے میں زخم بھر گیا۔ آنتوں میں سوراخ ہو جانے پر یا اپینڈے سائیٹس میں ہم ہومیوپیتھک ادویات کے ساتھ اینٹی بایوٹیک دوائیں بھی شروع کر دیتے ہیں۔ میرا اور میرے ساتھیوں کا تجربہ ہے کہ ان دونوں میں باہمی تضاد نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کے معاون بن کر کام کرتی ہیں۔ اس طرح مرض کے جلد افاقے میں مدد ملتی ہے۔

(ب) گینگرین اور آرسینک ARSENICUM ALBUS

ڈاکٹر مستری نے بتایا کہ ان کے پاس گینگرین کا ایک مریض آیا اس کی تین انگلیاں سڑ چکی تھیں، جس سے ایک بڑا السر بن گیا تھا۔ گینگرین میں دھڑکن نہیں تھی۔ ڈاکٹروں نے معائینے کے بعد طے کیا کہ اس کا گھٹنے تک کا پاؤں کاٹنا پڑے گا۔ مگر اس سے قبل کہ پاؤں کاٹا جائے ڈاکٹر مستری نے آرسینک استعمال کر کے دیکھنا چاہا۔ آرسینک اس لئے استعمال کرنی چاہی کیونکہ مریض کو تپش سے راحت ملتی تھی آرسینک کی یہی علامت ہے۔ اس حالت میں آرسینک، سیکیل کور، اور کاربو ویج بندھی ہوئی دوائیں ہیں۔ ڈاکٹر مستری لکھتے ہیں کہ کھلے زخم پر کولیئن ڈولا اور ہائی پیریکم کی مدر ٹنکچر کا لوشن بنا کر اسے استعمال کرتا ہوں۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان میری نظر میں کوئی فرق نہیں۔ آرسینک دینے کے چھ روز بعد ہم نے دیکھا کہ السر ٹھیک ہونے لگا ہے اور اس پر اپنی تھیلیل ٹشو آنے لگے ہیں۔ جب درمیان میں السر ٹھیک ہونے سے رُکا

Scanned by CamScanner

تب میں نے ایک خوراک **سلفر** کی دے دی۔ یہ میرا معمول کا طریقہ ہے، تقریباً دو ہفتے میں السر بالکل ٹھیک ہو گیا۔ مگر کالی کالی ہڈی کے دو مردہ ٹکڑے سینگ کی طرح السر کے باہر لٹکتے رہے۔ جب تک یہ خود بخود پوری طرح سے جھڑ نہ جائیں تب تک ہم نہیں مانتے کہ مریض مرض کے بار بار حملے کے عذاب سے آزاد ہو گیا ہے۔ چاہیے یہ مراجعت ہلکی ہی کیوں نہ ہو۔ ہم نے سوچا کہ شاید اس کا آپریشن ہی کرنا پڑے گا۔ جب ہم مریض کو آپریشن ٹیبل پر لے جانے کی تیاری کر رہے تھے تب اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ہڈی کے وہ مردہ ٹکڑے خود بخود جھڑ کر گر پڑے۔ جب قدرت نے خود ہی آپریشن کر دیا تو ہماری مداخلت کی ضرورت نہ رہی۔

CALCAREA CARBONICA OR PSORINUM

(۴۰۹)۔ہرنیا اور کیل کیریئیا کارب یا سورائینم

ڈاکٹر مستری نے اپنے تجربات سناتے ہوئے کہا کہ ہمارے یہاں ہائی ڈروسیل یا ہرنیا کے جتنے بھی مریض آتے ہیں وہ اکثر آپریشن کے لئے تیار ہو کر آتے ہیں۔ انہیں دوا دے کر دیکھا جائے یہ وہ پسند نہیں کرتے۔ اگر ہم ایسے مریضوں کی طبعی دوا یعنی کانسٹی ٹیوشنل ڈرگ تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو میرا یقین ہے کہ ایسے مریض ہومیوپیتھک دوا سے صحت یاب ہو سکتے ہیں۔ ہائی ڈروسیل میں اکثر علامات کی کمی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس میں صحیح دوا کے انتخاب میں دقت آسکتی ہے۔ اس حالت میں ہمیں دھاتوں کے جزو والی دوائیں **کیل کیریئیا کارب** یا **سورائینم** دے کر دیکھنا ہو گا کہ ان سے افاقہ ہوتا ہے یا نہیں۔

(۴۱۰)۔بواسیر میں اکثر سلفر اور رات کو نکس دینے سے

SULPHUR & NUX VOMICA

فائدہ

ڈاکٹر مستری کہتے ہیں کہ ان کا تجربہ ہے کہ بواسیر میں صبح **سلفر** اور رات کو **نکس** ہلکی طاقت میں دے کر دو تین ہفتے تک دیکھتا ہوں۔ بواسیر کا اثر سفرہ تک پہونچ کر

Scanned by CamScanner

اگر سفرہ کا کینسر ہونے کی حالت نہ بن گئی ہو تو منڈ کورہ تجربہ سے اکثر ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پانچ چھ برسوں سے ہیں نے اپینڈے سائیٹس کے چھوٹے بڑے کئی ایسس دیکھے ہیں، جو صرف **برایونیا** سے ٹھیک ہو گئے ہیں۔ یہ ہماری اتنی عمدہ دوا ہے کہ ہیرے ساتھی سرجن ممبرے مشورے کے بغیر ہر مریض کو یہ دوا دینی شروع کر دیتے ہیں اور اگر اپینڈے سائیٹس پھوڑے میں بدل جائے تو **لیکے سس**، رس ٹاکس وغیرہ میں سے موزوں دوا کا انتخاب کرنا ہوگا۔ تازہ یعنی ایکوٹ اپینڈے سائیٹس میں تو میں کبھی نشتر لگاتا ہی نہیں۔ پیری ٹونائیٹس ہو جانے کا اندیشہ ہو جائے تو آپریشن کا مشورہ دیتا ہوں۔

(۱۱۴) سسٹولک اور ڈائس ٹولک بلڈ پریشر اور

VERATRUM VORIDE

ویریٹرم ویرہ

یہ دوا ہائی بلڈ پریشر کے سسٹولک اور ڈائس ٹولک دونوں کے دباؤ میں کمی لاتی ہے۔ اس کی خاص علامت ہے زبان کے درمیانی حصے میں سرخ رنگ کی واضح لکیر، نبض کی پھڑکن سارے جسم میں ہوتی ہے۔ اسپارٹیئم جسے سسٹیس بھی کہتے ہیں، ایک سے چھ طاقت تک (پاؤڈر) بھی بلڈ پریشر کم کرنے کی کارگر دوا ہے۔ ڈاکٹر ڈنس ڈین کا کہنا ہے کہ ویریٹرم اور **ڈیجی ٹیلیس** کے اثر سے جو نقصان پہونچ سکتا ہے وہ اس دوا سے نہیں ہوتا۔ **ویریٹرم** کے متعلق ڈاکٹر بوریک کے میٹریا میڈیکا میں لکھا ہے کہ یہ سسٹولک اور ڈائس ٹولک دونوں بلڈ پریشر کو نیچے لاتی ہیں۔ ڈاکٹر بوریک کا کہنا ہے کہ ہائی بلڈ پریشر میں **اورم ۳۰** کارگر دوا ہے۔ **اورم میور، میٹرونیٹم ۲ یا ۳** پاؤڈر ہائی بلڈ پریشر میں فائدہ مند دوا ہے۔ اس سلسلے میں **کریٹیگس ٹنکچر** کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی ۱۵ بوندیں ٹنکچر کی صورت میں چند روز لینی چاہئیں۔ **کریٹیگس** کا کام نسوں میں جمے تہ نشین مادے کو گھول دینا ہے۔ یہ سب کچھ بوریک کے میٹریا میڈیکا سے اخذ کیا گیا ہے۔ **اورم** سونے کو کہتے ہیں۔ آیورویدک کے ویدوں سے پوچھنا چاہئے کہ سورن بھسم کا کیا فائدہ ہے؟ **اس بات کا ذکر دوا سے متعلقہ** مثال دینے کے لئے کیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

صرف علامات کی بنا پر دوا لکھ دینے کے لئے نہیں۔ مگر ہمیں ابھی تک کوئی ایسا کیس نہیں ملا جسے دیکھ کر ہم کہہ سکیں کہ اس دوا سے فلاں مریض کا بلڈ پریشر دور ہو گیا۔ مگر چونکہ مریض اکثر پوچھا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھی میں بلڈ پریشر کی کیا دوا ہے۔؟ اس لئے اس جگہ ہمارے سامنے جو دوائیں آئیں ان کا تذکرہ ہم نے یہاں کر دیا ہے۔

VERATRUM VIRIDE

(۱۴۱۲) اکڑن، کپکپی اور کمان کی سی آواز اور ویریٹرم ویر

حاملہ خواتین کو دورے پڑتے ہیں یا اکڑن ہونے لگتی ہے۔ بچے کی پیدائش کے دوران یا اس کے بعد پڑنے والے دوروں میں یہ دوا سود مند ہے۔ ڈاکٹر لوڈلم نے لکھا ہے کہ ۱۹ سال کی ایک نوجوان لڑکی حاملہ ہوئی تو ساتویں مہینے میں دورے پڑنے لگے۔ بار بار دورہ پڑتا تھا اور مریضہ بے ہوش ہو جاتی تھی۔ کسی دوا سے افاقہ نہ ہوا۔ اسے ویریٹرم (پاؤڈر) ۲ طاقت میں دی گئی۔ پہلی ہی خوراک سے اسے راحت ملی۔ تیسری خوراک سے اسے دورے پڑنے بند ہو گئے۔ اس دوا کا دورے روکنے کا جو اثر ہے اس کا تذکرہ یہاں کیا جا رہا ہے۔

(۹) ینگ ہس بینڈ کا اس دوا سے متعلقہ دوروں پر تجربہ

ینگ ہس بینڈ نے لکھا ہے کہ ایک خاتون کے بچہ پیدا ہوتے وقت جب بچے کا سر شرمگاہ سے باہر نکل رہا تھا تو اسے دورے پڑنے لگے یہ دورے بچے کی پیدائش کے بعد بھی بند نہیں ہوئے۔ سارے جسم میں کپکپی بڑھ گئی، کیونکہ یہ اس دوا کی علامت ہے۔ یہ دوا دی گئی اور دورے پڑنے بند ہو گئے۔

(ب) ڈاکٹر برٹ کا اس دوا سے متعلقہ دمے کے مرض کا تجربہ

ڈاکٹر برٹ کا کہنا ہے کہ ویریٹرم ویر دمے میں بہت اچھا اثر دکھاتی ہے اگر

Scanned by CamScanner

بستر میں لیٹنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہو اور مریض کو اٹھ کر بیٹھ جانا پڑتا ہو، چہرہ ٹھنڈے پسینے سے بھیگ جاتا ہو، تو اس دوا کو یاد کرنا چاہیئے۔

"ہومیوسیوک" ستمبر ۱۹۸۶ء کا شمارہ۔

(۱۴۱۳)۔ بکواس کرتے جانا اور لیکے سس LACHESIS

ایک نوجوان نے دن رات مطالعہ کیا۔ اتنا پڑھا کہ دماغ پھر گیا۔ پاگلوں کی سی باتیں کرنے لگا۔ ایک موضوع پر بولنا شروع کرتا، درمیان میں بھول جاتا کہ کیا بول رہا ہے۔ جھٹ دوسرے موضوع پر بولنے لگتا۔ اناپ شناپ کچھ بھی بکتا جاتا۔ بڑی جلدی جلدی بولتا کسی کو کچھ سمجھ میں نہ آتا کہ کیا بول رہا ہے؟ اسے لیکے سس ۳۰ دی گئی اور اس کا پاگل پن کافور ہو گیا۔

(۱۴۱۴) کان میں مواد اور لیکے سس LACHESIS

ایک بچے کا کان پک گیا تھا۔ اس میں سے مواد آتا تھا۔ مواد خشک ہو جانے پر اس کی قوت سماعت بھی بند ہو گئی۔ اسے لیکے سس 1 M دی گئی۔ یہ دوا دینے کے ایک ہفتے بعد وہ سننے لگا۔

(۱۴۱۵) مرض کا بائیں طرف ہونا اور لیکے سس LACHESIS

ڈاکٹر بلیکسے لکھتے ہیں کہ ایک ۷ اسالہ لڑکی کے ٹانسل پھول گئے تھے۔ وہ کوئی خاص علامت نہیں بتا سکتی تھی۔ صرف اتنا بتاتی کہ ٹانسل کا مرض پہلے گلے کے دائیں طرف تھا، اب بائیں جانب چلا گیا ہے۔ صرف اس علامت پر کہ مرض اب بائیں جانب ہے ڈاکٹر نے اسے لیکے سس ۲۰۰ دی جس سے اسے آرام آگیا۔ لیکے سس کی خاص علامت ہے۔ مرض کا بائیں طرف ہونا۔ یا دائیں طرف ہو کر بائیں جانب چلے جانا۔ چند ماہ بعد وہی لڑکی یہی شکایت لے کر پھر آئی۔ اب اسے انہوں نے مرک ۲۰۰ دی گئی مگر مرض

Scanned by CamScanner

جوں کا توں رہا۔ پھر پرانی علامت کی بنا پر لیکے سس دی اور مرض جاتا رہا۔

LACHESIS

(۱۴۶) سونے کے بعد علامات کا بڑھ جانا وغیرہ اور لیکے سس

یہ ایک سانپ کا زہر ہے۔ اس زہر کو ڈاکٹری میدان میں لانے کا شرف ڈاکٹر کانسٹن ٹائن ہیرنگ کو حاصل ہے۔ وہ زندہ سانپ پکڑ لیتے۔ ایک روز تو وہ مرتے مرتے بچے سانپ نے انہیں کاٹ کھایا وہ بے ہوش ہو گئے اور نیند میں چلے گئے۔ اس حالت میں وہ اناپ شناپ بکتے رہے۔ جب وہ صحت یاب ہوئے، تب انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ بے ہوشی کے عالم میں وہ کیا کیا کہتے اور بکتے رہے ہیں ان کی بیوی نے جو کچھ سنا تھا انہیں بتایا۔ وہ سب انہوں نے لکھ لیا۔ ڈاکٹر ہیرنگ نے لیکے سس زہر کا ۳۰x میں استعمال کیا۔ اس کے زہریلے اثر سے وہ زندگی بھر اپنے گلے کا بٹن نہیں لگا سکے، نہ ٹائی باندھ سکے۔ لیکے سس کی کئی علامات ہیں، مگر خاص خاص علامات مندرجہ ذیل ہیں:-

(ا) نیند آتے ہی مرض کی علامات بڑھ جاتی ہیں۔

(ب) مرض بائیں طرف جاتا ہے یا ہوتا ہے۔ اگر دائیں طرف ہو تو بائیں طرف کو جاتا ہے۔

(ج) فاسفورس اور کریوزوٹ کی طرح چھوٹے چھوٹے زخموں سے خون بہتا ہے۔

(د) مریض بہت اوٹ پٹانگ بکتا ہے۔

(م) کڑی چیز کو نگلنے کے بجائے خالی گھونٹ لینا زیادہ تکلیف دہ لگتا ہے۔

(۱۴۷) دمہ اور نیٹرم سلف

NATRUM SULPHURICUM

جناب آر۔ ایچ بیلیرز "ہومیوپیتھک پوسٹ" کے فروری ۱۹۸۵ء کے شمارے میں لکھتے ہیں کہ ایک ۳۵ سالہ مریض کو دائمی دمہ تھا، جو نیٹرم سلف x ۲ سے ٹھیک ہوا۔ وہ مریض کئی ہومیوپیتھوں اور ایلوپیتھوں کا علاج کرا چکا تھا۔ ہومیوپیتھوں نے

Scanned by CamScanner

اسے آرسینک دی اور اینٹم ٹارٹ بھی دی لیکن کسی سے بھی ٹھیک نہیں ہوا۔ اس کی خاص علامت تھی دمے کے بڑھنے کے بعد حاجت روائی کے لئے جانا۔ مذکورہ علامت پر نیٹرم سلف x ۳ دی گئی جس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ مرض بڑھنے کی ایک ہی علامت تھی سوڈا یا شراب پینے سے یہ مرض بڑھ جاتا تھا۔ مرض دور ہونے کی علامت تھی، دمے کے ہر دورے کے بعد حاجت روائی کے لئے جانا پڑتا۔ مریض میں نفسیاتی علامات نہیں تھیں، مثلاً "دانتوں کی جڑوں کا سڑنا" یا "سمندر کے کنارے دمے کی علامات میں کمی" وغیرہ۔

TUBERCULINUM

(۴۱۸) ٹیوبرکیولینم اور حاملہ عورت کی دودھ سے الرجی

ڈاکٹر اچاریہ "کرناٹک ہومیوپیتھک میڈیکل کالج" کے میگزین میں لکھتے ہیں کہ ایک حاملہ عورت کو حمل ٹھہرنے کے تین ماہ بعد دودھ سے الرجی ہو گئی۔ اسے ٹیوبرکیولینم 1M کی خوراکیں دو روز تک دی گئیں۔ اور وہ دودھ پینے لگی۔

(۴۱۹) خوف اور اوپیئم OPIUM

ڈاکٹر آچار یہ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص خوف کھا جائے اور کیفیت خوف اس پر اتنی سوار ہو جائے کہ وہ اسے بھلا نہ سکے تو اوپیئم ۲۰۰ یا 1M کی ایک خوراک خوف کو بھگا دے گی۔ اور اگر یہ خوف رات کو ستائے تو آرنیکا 1M فائدہ مند ہو گی۔

CANNABIS SATIVA

(۴۲۰) سوزاک اور ہومیوپیتھک علاج (کینے بس سیٹائیوا)

ایک ۲۷ سالہ نوجوان کو سوزاک ہو گیا اور وہ بغرض علاج ڈاکٹر کے۔ بی۔ بتین کے پاس آیا۔ اس کی ہسٹری اور علاج کی تفصیل "ہومیو پیتھک پر سپیکٹ" کے اپریل کے ۸۰ء دیں شمارے میں دی گئی ہے جسے ہم یہاں دے رہے ہیں تاکہ قارئین کو ہومیوپیتھک

Scanned by CamScanner

علاج کی واقفیت ہو جائے۔ کیس مندرجہ ذیل ہیں:۔

۲۴ سالہ مسٹر کو کے ۷، جون ۱۹۳۱ء کو ریگولر ہومیو پیتھک کالج (آؤٹ ڈور ہسپتال) کلکتہ میں آیا ۔ اس کا کہنا تھا کہ پانچ سال قبل اسے چیچک ہو گئی تھی۔ وہ بروقت ٹھیک ہو گیا۔ مگر اس سے اس کی قوت سماعت پر اثر پڑا اور وہ کم ہو گئی۔

تقریباً تین چار ماہ قبل یہ سوزاک کا شکار ہوا تھا جس کے لئے اس نے کئی علاج کئے۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ جب یہ ہومیو پیتھک علاج کے لئے آیا تو اس کی علامات مندرجہ ذیل تھیں:۔

اس کے مقام پوشیدہ (عضو تناسل) سے زرد مواد نکلتا تھا جس سے وہ پریشان تھا۔ اس سے اس کے کپڑے تر ہو جاتے تھے۔ دن میں کئی مرتبہ پیشاب جانا پڑتا تھا جس کا چاک جیسا سفید رنگ ہوتا تھا۔ پیشاب کرتے وقت اور بعد میں جلن اور درد ہوتا تھا۔ جب پیشاب کی حاجت ہوتی تو وہ ایک منٹ بھی نہیں رک سکتا تھا۔ پیشاب کے بعد سفید چاک جیسا مواد نکلتا تھا۔ پیشاب کی نالی کی مالش کرنے سے عضو تناسل کی جلن میں کچھ کمی ہو جاتی تھی دایاں خصیہ سوج گیا تھا یہ نرم تھا اور ملائم بھی۔

مریض کہتا تھا کہ وہ مچھلی کھانا پسند کرتا ہے، کھٹی چیزیں، آلو، ٹھنڈی چیزیں کھانا اور ٹھنڈے پانی میں غسل کرنا چاہتا تھا۔ ٹھنڈے مشروب اور ٹھنڈا پانی پینا پسند کرتا تھا۔ ہری سبزیاں اور گرم مشروب اسے ناپسند تھے۔

وہ فطرتاً نرم مزاج کا شخص تھا۔ کسی کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتا تھا۔ تنہائی پسند تھا۔ کام کرنے میں دل نہیں لگتا تھا۔ کام کرنے میں سستی محسوس ہوتی وہ کاہل تھا۔

تقریباً تین سال ہوئے وہ اپنے گاؤں سے کلکتہ آیا۔ کلکتہ سے متاثر ہو کر یہاں آنے پر وہ بری صحبت میں پڑ گیا۔ اور نتیجے کے طور پر وہ سوزاک کا شکار ہو گیا۔ اس کا ایلوپیتھک علاج کرایا گیا۔ کئی انجکشن دیئے گئے مرض چلا گیا، مگر سفید سیلان جاری رہا۔ بری صحبت کا جو نتیجہ بھگتا اس سے اس نے طے کر لیا کہ اب اس راستے کو چھوڑ دے گا۔ مگر جس صحبت میں وہ پڑ گیا تھا اس نے اسے نہیں چھوڑا اور پھر طوائفوں کے اڈے پر جانے لگا۔ نتیجے کے طور پر وہ پھر سوزاک کا شکار ہو گیا۔ اس مرتبہ ایلوپیتھی کے انجکشنوں کا کوئی فائدہ

Scanned by CamScanner

نہ ہوا۔ اس لئے اس نے ہومیوپیتھی کی پناہ لی۔

اس کا ۳۱-۶-۷ کی مذکورہ ہسٹری ریکارڈ کرنے کے بعد علاج شروع ہوا۔ جن علامات کی بنا پر علاج شروع ہوا وہ یہ تھیں:۔ (۱) یوری تھرا سے زرد پتلے مواد کا سیلان (ب) پیشاب کرتے وقت اور بعد میں جلن اور درد۔ ان علامات پر **کینے بِس سیٹائیوا** ۳۰ کی چار خوراکیں دی گئیں۔

خصوصی بات جب سوزاک کی ایکوٹ یعنی تازہ اسٹیج نہیں رہتی اور سوجن ختم ہو جاتی ہے، جیسی اس مریض کی تھی تو **کینے بس سیٹائیوا** عمدہ کام کرتی ہے۔ اگر علامات مل رہی ہوں تو اس دوا سے درد کم ہو جاتا ہے اور ڈسچارج بھی اتنا کم ہو جاتا ہے جس سے مریض کو تسلی ہو جاتی ہے کہ دوا ٹھیک لگ رہی ہے۔ ڈاکٹر سٹین لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی ہسپتال کی پریکٹس میں دیکھا ہے کہ مذکورہ دوا سے مرض کی دبیبی ہی کیفیت ہو جاتی ہے، وہ اکثر ۳۰ طاقت میں دوا دیتے ہیں۔ یا ۲۰۰ طاقت میں۔ ہلکی طاقت میں نہیں۔

دوا ۳۱-۶-۷ کو دی گئی تھی۔ ۳۱-۶-۱۴ کو سات روز بعد دیکھا گیا کہ درد اور جلن میں کمی تھی۔ مرض دب گیا تھا۔ لہٰذا اسے ایک دن چھوڑ کر **پلاسیبو** دینی شروع کر دی گئی۔

پھر چند روز بعد ۳۱-۶-۲۲ کو مریض کو دیکھا۔ اب ڈسچارج گاڑھا اور زرد تھا پیشاب کرتے وقت جلن بھی موجود تھی۔ مریض کو یوں محسوس ہوتا تھا گویا پیشاب کی نالی میں ایک بوند باقی رہی ہے۔ پیشاب کی حاجت تیز تھی اور بڑھی ہوئی بھی۔ وہ پیشاب روک نہیں سکتا تھا۔ اس بے ہودہ مرض کی وجہ سے ذہنی کشیدگی بڑھی ہوئی تھی۔ تب **تھوجا** ۲۰۰ کی ایک خوراک دی گئی۔ اکثر **کینے بس** کے بعد اینٹی سورک کے طور پر **تھوجا** کام کرتی ہے۔

تھوجا لینے کے بعد ۳۱-۷-۱ کو مریض کو دیکھا پھر مریض کو تمام علامات سے راحت مل چکی تھی گاڑھا زرد مواد ابھی جاری تھا۔ اب اسے کوئی دوسری دوا نہیں دی گئی۔ صرف **پلاسیبو** دیتے رہے۔

چونکہ ایک ہفتہ گزر جانے پر بھی مریض تندرست نہیں ہو رہا تھا، یہ مرض اپنی مرضی سے آتا تھا۔ اسی لئے اس کی علامات پھر سے حاصل کی گئیں تاکہ نئی موجودہ علامات پر دوا دی جائے۔ ۳۱-۷-۱۰ کو مریض کی موجودہ علامات یہ تھیں:۔

(۱) مریض کو گاڑھا زرد مواد آ رہا تھا۔

Scanned by CamScanner

(ب) مریض خوش مزاج تھا۔

(ج) وہ کھلی ٹھنڈی ہوا چاہتا تھا۔ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا پسند کرتا تھا۔

(د) پہلے اس کا سوزاک انجکشنوں سے دبا ہوا تھا۔

(ل) دایاں خصیہ بڑھا ہوا تھا۔

ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ پلساٹلا کے مریض کو پیاس نہیں لگتی اور اس مریض کو پیاس لگتی تھی۔ لہٰذا اگرچہ اس مریض کو پلساٹلا نہیں دینی چاہیئے تھی پھر بھی چونکہ دیگر علامات پلساٹلا کی تھیں لہٰذا انہوں نے اسے پلساٹلا دی۔ پلساٹلا دینے کے ایک ماہ بعد ۳۱-۸-۱۱ کو دیکھا گیا کہ مریض چنگا ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر اس دن اُسے پلساٹلا 1M دے دی۔ صرف ایک خوراک ۲۸ تاریخ کو دی تو معلوم ہوا کہ پیشاب میں زرد مواد کم ہو گیا تھا۔ پھر اسے پلاسیبو پر ہی رکھا گیا۔

بیس روز بعد ۳۱-۹-۱ کو دیکھا تو پیشاب میں زرد مواد کے بجائے سفید مواد آ رہا تھا۔ پیشاب میں بھی سفیدی تھی۔ اس تحقیق کے ساتھ کہ اس سفید پیشاب میں کیا آ رہا ہے، ڈاکٹر نے مریض سے کہا کہ ایک صاف بوتل میں صبح کا پیشاب بھیج دیجئے۔ پیشاب ۳۱-۹-۸ کو آ گیا۔ اسے چار گھنٹے تک رہنے دیا۔ اس کے ٹیسٹ سے پتہ چلا کہ شیشی کے نیچے سفید مواد بیٹھ گیا تھا۔ وہ فاسفیٹ تھا۔

اس کے بعد مریض کی فوری علامات دوبارہ لی گئیں یہ مندرجہ ذیل تھیں:-

(و) مریض انتہائی بے عمل تھا اس کی توجہ ایک جگہ مرکوز نہیں ہوتی تھی۔

(ب) پیشاب کے تلچھٹ میں چاک جیسی سفیدی تھی۔

(ج) پیشاب کرنے کے بعد سفید ڈسچارج ہوتا تھا۔

(د) پیشاب میں فاسفیٹ کی زیادتی تھی۔

ان علامات کی بنا پر ریپرٹری میں مرض کی دواؤں کی جانچ کی گئی اور نتیجہ یہ نکلا کہ مریض کو ایسڈ فاس دی جانی چاہیئے اسے دینے سے مریض مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔

اس کیس کی خصوصیت یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً علامات بدلتی گئیں اور ان بدلتی ہوئی علامات کے ساتھ دوا کو بھی بدلنا پڑا۔ پہلے کی علامات پر جب مواد کا رنگ زرد تھا تو اسے پلساٹلا دی گئی اور جب اس کے پیشاب میں فاسفیٹ زیادہ پائی گئی تو اسے ایسڈ فاس دی گئی۔

اس کیس کو ہم نے مفصّل طور پر اس لیئے دیا ہے تاکہ قاری کو علم ہو جائے کہ نامور ہومیوپیتھک ڈاکٹر مرض کا کیسے علاج کرتے ہیں ۔ صرف ایک دوا دے کر بیٹھے رہنے سے کام نہیں چلتا ۔ یہ مریض ۳۱-۶-۰۷ کو آیا اور ۳۱-۱۰-۱۴ تک جاکر ٹھیک ہوا ۔ چار ماہ سے کچھ زیادہ مدت لگی ۔

(۴۲۱) ۔ دمہ اور فاسفورس PHOSPHORUS

بوننن گھاسن "لیسر رائٹنگز" کے ص ۱۸۳ میں لکھتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ دوا دے کر اس کا اثر دیکھنے کے لئے درکار مدت تک انتظار کیا جائے اور نئی دوا دینے کی جلدی نہیں کرنی چاہیئے ۔ ایسا نہ کرنے پر وہ لکھتے ہیں کہ خود انہیں اور ان کے بیٹے کو بھاری تکلیف اٹھانی پڑی ۔ انہیں جو تکلیف اٹھانی پڑی اس کا تذکرہ "لیسر رائٹنگز" کے سئی ۱۸۳۳ء کے ایڈیشن میں کیا ہے ۔ مگر ان کے صاحبزادے کو جو تکلیف اٹھانی پڑی اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں لکھا ہے :-

ان کا سب سے بڑا بیٹا ۱۵ ستمبر ۱۸۱۴ء کو پیدا ہوا ۔ پیدا ہونے کے چند ماہ بعد اس کے چہرے پر چند دودھیا دانے نکل آئے اور ایک موٹی پپڑی کی طرح پورے جسم پر چھا گئے ۔ بچے کی ماں کو انہوں نے سمجھایا کہ ان کا بازاری دواؤں سے علاج نہ کرانا ۔ اس سے یہ دانے دب جائیں گے اور کوئی دوسری تکلیف پیدا ہو جائے گی ۔ مگر چھپ چھپا کر اس نے اس پپڑی کا علاج کرایا ۔ وہ تو دب گئی ، مگر بچے کو دمہ ہو گیا ۔ دمے کے حملے اتنے شدید ہوتے تھے کہ وہ سمجھنے لگے کہ لڑکے سے ہاتھ دھونا پڑے گا ۔

وہ بچے کی بیماری سے پریشان رہتے تھے ۔ اس دوران ۱۸۲۲ء میں ان کا ہومیوپیتھی سے سابقہ پڑا ۔ انہوں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا کہ اس کی علامات **فاسفورس** کی تھیں ۔ یہ وہ وقت تھا جب جرمنی میں یہ بحث اٹھ کھڑی ہوئی تھی کہ ہومیوپیتھک دوا ہلکی طاقت میں دی جائے یا اعلیٰ طاقت میں ؟ بیشتر لوگوں کا خیال تھا کہ ہومیوپیتھک دوا ہلکی طاقت میں بار بار دہرائی جانی چاہیئے ۔ چند لوگ اعلیٰ طاقت کی دوا دے کر دیر تک اس کے اثر کا انتظار کرنے کے حق میں تھے ۔ ڈاکٹر بوننن گھاسن اس وقت ہلکی طاقت اور اس کے عمل کو دہرانے

کے حق میں تھے ۔ انہوں نے بچے کو ہلکی طاقت میں **فاسفورس** مسلسل دی مگر ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مرض دن بہ دن بڑھتا چلا گیا ۔ اس دوران انہوں نے بچے کو کبھی **کافیا**، کبھی **نکس وومیکا**، کبھی **اپی کاک** اور کبھی **ویریٹرم** دی ۔ سب دوائیں دینے سے سب گڑ بڑ گھوٹالہ ہو گیا ۔ تب وہ سوچنے لگے کہ اس گڑ بڑ گھوٹالے سے کیسے نکلا جائے ؟ دو مرجوں کا توں رہا ۔ اس چکر سے نکلنے کے لئے انہوں نے اپنے بیٹے کو کوئی دوا نہ دی ۔ اور اس کے بعد بچے کا از سر نو علاج کیا ۔ اور پہلے دی گئی دواؤں کا اثر توڑنے کے لئے اسے ۱۴ روز تک صبح **سلفر** ۳۰ اور شام کو **نکس وومیکا** ۳۰ دی ۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ درمیان میں جو اعلیٰ طاقت میں **فاسفورس** دی جاتی رہی ، اس سے مرض کے دبنے کا کوئی بھی اثر نہ پڑا اب چونکہ اس مرض کی علامات **فاسفورس** میں تھیں لہٰذا یہ دوا اعلیٰ طاقت میں دی گئی ۔ اور اس سے مریض کو افاقہ شروع ہوا ۔

(۴۲۲) رات کو پیشاب اور ایلومینا ALUMINA

ایک خاتون رات کو پیشاب کرنے کے لئے بار بار اٹھتی تھی ۔ اسے **ایلومینا** کی ایک خوراک دی گئی ۔ اس سے اسے حیرت انگیز افاقہ ہوا ۔ ایک ماہ گزر جانے پر بھی **ایلومینا** لینے کے بعد اسے رات کو پیشاب جانے کے لئے اٹھنا نہیں پڑتا تھا ۔ صبح جب اٹھتی تو کھل کر پیشاب آجاتا تھا ۔ یہ تجربہ ڈاکٹر ایڈ ولوف لیپے ایم ۔ ڈی کا ہے ۔ خاتون مکمل طور پر صحت مند رہیں ۔

CIMICIFUGA RACEMOSA

(۴۲۳) خواتین کی دوا سمی سی فیوگا

جیسے **کالو فائیلم** دوران حمل نسوانی امراض کی اہم دوا ہے ، ویسے ہی خواتین کی ماہواری کی تکالیف میں **سمی سی فیوگا** کی اہمیت ہے ۔ اسے جن نسوانی امراض کے لئے یاد رکھنا چاہیئے ، ان کی فطرت ہسٹریا رومیٹک ہوتی ہے ۔ اس فطرت کی مریضاؤں میں **اگنیشیا** جیسی ہسٹریا کی سی علامات تو ہوتی ہی ہیں ساتھ ہی **کول فیلم** یا **برایونیا** جیسے ریاح

کے درد کی سی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ خواتین میں **اگنیشیا** کی ہسٹیریا اور ریاح کی الگ الگ علامات پائی جاتی ہیں۔ **سمی سی فیوگا** میں ان دونوں علامات کا مرکب ہے۔ مریض کے جسم اور خاص طور پر پٹھوں میں درد ہوتا ہے۔ یہ جے۔ ٹی۔ کینٹ فرماتے ہیں۔

(۴۲۴) ٹیٹنس اور لیڈم، ہائی پیری کم، آرنیکا، سائی کیوٹا
LEDUM, HYPERICUM, ARNICA, CICUTA VIROSA

وغیرہ

ڈاکٹر ایس این بسواس کہتے ہیں کہ ٹیٹنس کے کیس میں ہومیو پیتھ اکثر مذکورہ دوائیں استعمال کرتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر بسواس کا کہنا ہے کہ ان کے تجربہ میں **اسٹریک نین** ۲۰۰ مذکورہ دواؤں میں سے زیادہ کارگر ہے۔ اگر حال ہی کی چوٹ ہو تو ان کے خیال میں چوٹ لگنے کے دو ہفتے بعد بھی اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ حوالہ "ہومیو پیتھک ہیری ٹیج" کے فروری ۱۹۸۷ء کے شمارے کے ص ۱۱۰ سے دے رہے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ **اسٹریک نین** کی ایک خوراک دے کر اس کے دو تین گھنٹے بعد ہر دو تین گھنٹے میں **آرنیکا** ۳x دیتے رہتے ہیں۔ کسی دوسری دوا کی علامات ہوں تو اسے بھی دیتے رہیں۔ اگر **آرنیکا** وغیرہ دینا ہی ہے تو ہمارے خیال میں **لیڈم** وغیرہ دینی ہی مناسب ہے۔

(۴۲۵) علامات کی کمی اور سلفر **SULPHUR**

ڈاکٹر بخشی کا کہنا ہے کہ اگر مریض کی علامات میں کمی نظر آئے تو **سلفر** سے علاج کرنا مناسب رہتا ہے۔ کیونکہ بیشتر امراض "سورا" کے نقص کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور سورا کا توڑ **سلفر** ہے۔ اس کے دینے سے سورا کی فطرت کا نقص ختم ہو کر مریض کا حقیقی مزاج ابھر آتا ہے۔ اگر مریض ایلوپیتھک علاج کرواتا آیا ہے تو پہلے **سلفر** اور پھر چند روز بعد **سورنیم** دینی مناسب ہے، کیونکہ گرم مزاج کا مریض **سلفر** چاہتا ہے اور سرد مزاج کا مریض **سورنیم**۔ جب مریض کی اصلیت ہی کا علم نہیں تو اس کی دونوں

Scanned by CamScanner

فطرتوں پر۔ دوا کا استعمال کر دینے سے مریض کی حقیقی فطرت ابھر آتی ہے۔

(۲۴۶) شرم گاہ کا مرض اور سیپیا SEPIA

ڈاکٹر تھامس اسکینر لکھتے ہیں کہ جب میں اپریل ۱۸۷۶ء میں ایک خاتون کا سیپیا سی۔ ایم سے علاج کر رہا تھا، اور اسے ایک ہی خوراک دینے سے فائدہ ہو رہا تھا اور وہ اسے ایک کرامات کی طرح تصوّر کر رہی تھی تب اس نے مجھ سے درخواست کی کہ اوپر چل کر میں اس کے بیٹے کو دیکھ لوں جو ریڑھ کی ہڈی کے اذیت ناک مرض میں مبتلا تھا۔

اوپر جا کر دیکھا کہ اس کا بیٹا ۱۷ سال کا تھا، جو مرض کی وجہ سے ۱۲ سال کا لگ رہا تھا۔ وہ پچھلے تین ماہ سے صاحب فراش تھا۔ اس کا پلنگ اس کی سہولت کے مطابق ایسا بنایا گیا تھا کہ وہ آسانی سے لیٹ سکے۔ پلنگ میں ایک سوراخ کر دیا گیا تھا تاکہ وہ اٹھے بیٹھے بغیر ہی پاخانہ پیشاب کر سکے۔ تھوڑا ہلنے جلنے سے اسے انتہائی تکلیف ہوتی تھی۔ ہم نے تھوڑی بہت کوشش کر کے اسے ایک پائینتی میں لٹایا تاکہ اس کی ریڑھ کی ہڈی کا معائنہ کیا جا سکے۔ دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ لڑکا کمر کے نیچے کے ورٹربیا کی ہڈی کے درد کیرج آف ڈورسل ورٹربیا میں مبتلا ہے جس میں سے مواد ٹپک رہا تھا۔ وہ حصہ چاروں طرف سے موٹا سا تھا۔ پھوڑے کے دو سوراخ تھے۔ دونوں سے مواد جاری تھا۔ رات کو تکلیف بڑھ جاتی تھی۔ اس علامت پر اسے **سلفی لینیم** دی گئی کیوں کہ اس علامت کا کوئی بھی مرض کیوں نہ ہو، اگر رات کو بڑھ جائے تو **سلفی لینیم** سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ اس دوا کی فطری علامت ہے۔ ڈاکٹر تھامس لکھتے ہیں کہ انہوں نے چائے پینے سے گھنٹہ بھر قبل یہ دوا دی اور اس دوران دس روز تک کوئی دوا نہیں دی۔ اس رات درد بالکل نہیں ہوا اور پھر کبھی پلٹ کر نہیں آیا۔ ۲۵ اپریل ۱۸۷۶ء تک اس دوا کی تین خوراکیں دی گئیں۔ درمیان میں دس دن کا وقفہ تھا۔ اس عرصے میں نیند اور ہاضمہ کی دونوں شکایات جاتی رہیں، چونکہ ڈاکٹر موصوف کو ۲۳ مئی ۱۸۷۶ء کو "ورلڈس ہومیو پیتھک کنونشن" میں جانا تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ مریض مسلسل **سلفی لینیم** لیتا رہے۔ لہٰذا جانے سے پہلے **کیل کیریا فاس ۳** لیتے رہنے کی ہدایت دے گئے تاکہ زخم بھر جائے۔

Scanned by CamScanner

(۴۲۷)۔ گلے کا درد اور لیکے سس LACHESIS

ایک پانچ سالہ لڑکی موٹی تازی اور موٹے گلے کی تھی۔ اسے چند روز سے بھوک نہیں لگتی تھی۔ بڑی سست تھی۔ جیسی وہ کبھی نہیں رہا کرتی تھی۔ ہمیشہ چست و چالاک رہتی تھی۔ مگر اب نڈھال ہوگئی تھی۔ ماں کی گود چھوڑنا ہی نہیں چاہتی تھی۔ آج بڑی سست اور تھکی سی لگتی تھی۔ اس کی سانس سے بدبو آرہی تھی۔ اس کی چاچی نے اس کا منہ کھول کر دکھایا۔ بائیں ٹانسل میں بھورے داغ تھے۔ بچی اتنا شور مچانے اور چلانے لگی کہ ڈاکٹر کے لئے کچھ کرسکنا مشکل ہوگیا۔ ڈاکٹر کو دیکھ کر اسے ایسا ڈر لگا کہ وہ اسے نزدیک آنے نہیں دیتی تھی۔ ہاتھ پٹکتی تھی۔ اس کے ٹانسل کے بائیں حصے میں ٹانسل کی سرخی دیکھ کر اسے لیکے سس دی گئی۔ آہستہ آہستہ دو چار روز میں بچی تندرست ہوگئی۔ اس کے شفایاب ہونے کے دو چار روز بعد جب ڈاکٹر آیا تو وہ کھیل رہی تھی اور خود ایک چمچ لاکر ڈاکٹر کو ہاتھ میں دے کر منہ کھول کر دکھانے لگی گویا کہہ رہی ہو کہ دیکھو میرا مرض کہاں گیا۔؟

(۴۲۸) ڈاکٹر ایم۔ ایل سہگل کی ہومیو دوا کی نئی تحقیق

ڈاکٹر سہگل کے متعلق ہم پہلے بھی تحریر کرچکے ہیں۔ ان کی نئی تحقیق کے متعلق ان کی ڈاکٹر کو ہیکر سے جو خط و کتابت ہوئی ہے وہ "ہومیو پیتھک ہیری ٹیج" کے جون ۱۹۸۷ء کے شمارے میں شائع ہوچکی ہے۔ چونکہ ہومیو پیتھی کی دنیا میں اسے نئی تحقیق کا نام دیا جارہا ہے لہٰذا ہم اس خط و کتابت کو ذیل میں پیش کررہے ہیں تاکہ اگر قارئین اس سے مستفیض ہونا چاہیں تو ہوسکتے ہیں:۔

ڈاکٹر کو ہیکر صاحب!

آپ کا خط پڑھ کر مسرت ہوئی کہ میری نئی تحقیق میں آپ کو دلچسپی ہے۔ آپ نے اس بارے میں جو سوالات اٹھائے ہیں ان کا جواب میں دے رہا ہوں۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ دوا کے استعمال کا یہ طریقہ میں نے کیسے سمجھا اور حال میں اس تحقیق کی کیا کیفیت ہے؟

Scanned by CamScanner

میرے پاس مختلف دائمی امراض کے کئی مریض آتے رہتے تھے۔ کئی صحت یاب ہو جاتے تھے مگر ملیریا کے کئی مریض شفایاب ہو کر پھر بیمار پڑ جاتے تھے۔ اور ہومیو پیتھی ترک کر کے کونین لینے لگتے تھے۔ میرے ذہن نے یہ بات قبول نہیں کی کہ وہ طریقۂ علاج جو مختلف امراض میں اپنا کراماتی اثر دکھاتا ہے، ملیریا کے حلقے میں کیسے ناکام ہو سکتا ہے؟ اس خیال سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ملیریا کے جن مریضوں کو ہم ٹھیک کرتے ہیں وہ اچانک خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اٹکل انداز سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ہومیو پیتھی میں اصول وصول کچھ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سہگل لکھتے ہیں کہ جب میری یہ ذہنی کیفیت تھی تب میں نے اچانک ایک دوا ایجاد کی۔ خدا کی طرف سے گویا مجھے یہ تحفہ ملا۔ دنیا میں جو نئی نئی ایجادات ہوتی تھیں، ان کی یہی داستان ہے۔ جو دوسرے موجدوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے وہی میرے ساتھ ہوا۔ ایک بچہ میرے زیر علاج تھا۔ اسے ایک دن کے وقفے سے بخار آتا تھا۔ اس بخار میں وہ اپنا سارا علم کھو بیٹھا تھا۔ اس کے سوا اس کی کوئی علامت نہ تھی۔ اسے ہیلی بورس، اوپیئم اسٹرے مونیئم وغیرہ دی گئیں۔ درد کے تدارک کی تمام دوائیں دی گئیں مگر کسی سے افاقہ نہ ہوا۔ جب پوچھا جاتا "کیسے ہو"؟ تو یہی کہتا کہ ٹھیک ہوں۔ جب پوچھا جاتا کہ بخار ہے؟ تو کہتا "ٹھیک ہوں"۔ مگر اس کے باوجود وہ بستر میں پڑا رہنا چاہتا۔ اس کی طرف سے مرض کی کوئی شکایت نہ تھی۔ میں کینٹ کی ریپرٹری میں "دل" کے موضوع کو کھول کر پڑھتا تو لکھا ملتا کہ مریض بہت بیمار ہے مگر کہتا ہے کہ میں ٹھیک ہوں میں نے "ٹھیک ہوں" کی مفصل وضاحت سمجھنے کی کوشش کی۔ "ٹھیک ہوں کے معنی یہ بھی ہیں کہ مریض اپنے مرض کے تئیں ناامید ہے"۔ ناامیدی اور بستر میں پڑے رہنے کی علامت میں ہایوسائمس دوا ریپرٹری میں پائی گئی۔ اس دوا کو ۳۰ طاقت میں دیا اس کا کراماتی اثر ہوا۔ ہر دوسرے روز بخار آنا بند ہو گیا۔

ڈاکٹر سہگل نے اپنے خط میں کئی مثالیں دے کر لکھا ہے کہ ان مثالوں کو دیکھ کر مجھے محسوس ہوا کہ میرے ہاتھ میں تدارکِ مرض کی کلید آگئی ہے اسے ہر نئی ایجاد میں ایسا محسوس ہوتا ہے۔ پہلے یہ نیم خام ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ پختہ ہوتا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سہگل لکھتے ہیں کہ وہ ہر مریض کا علاج صرف ذہنی علامات کی بنا پر کرتے ہیں اور اپنے طلباء کو اس نقطۂ نظر کی تعلیم دیتے رہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر سہگل کی اس تحقیق کے مطابق ریپرٹری میں اہم مقام صرف من یعنی دل کا ہے۔ باقی قابل ترک ہیں۔ ڈاکٹر سہگل پچھلے دس سال سے اسی بنا پر علاج کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں دل کے ساتھ جسمانی علامات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

MOSCHUS

(۴۲۹) اینجائنا پیک ٹوریس اور ماسکس

ڈاکٹر مرے تمور لکھتے ہیں کہ ۱۸۷۷ء میں ایک ۷۲ سالہ بڑھیا نے دل کی بیماری میں مجھ سے مشورہ لیا۔ اسے دل میں کپکپی محسوس ہوتی تھی اور ایسا بھی محسوس ہوتا تھا کہ سینے میں اکڑن ہے۔ اور دم گھٹتا ہے۔ علامات ویسی ہی تھیں لیکن واضح نہیں تھیں۔ بار بار اسے گہرا سانس لینا پڑتا تھا میں نے اور میرے معاون ڈاکٹر جینکس نے یہ طے کیا کہ یہ علامات ماسکس کی ہیں۔ میرے پاس اس وقت ۳۰ طاقت کی دوا کا ٹری چوریشن یعنی پاؤڈر تھا۔ چٹکی بھر اس خاتون کے منہ پر رکھ دیا۔ اور تین گرین آٹھ اونس پانی میں گھول کر رکھ دیا تاکہ دو تین گھنٹے بعد بڑا چمچ اس پانی کا پیتی رہے۔ تیز خوراک دینے سے مرض جاتا رہا۔

HYOSCYANIC NIGAR

(۴۳۰) ہیلوسی نیشن (اوہام) اور ہایوسائمس

ایک ۸۵ سالہ بڑھیا کی صحت دن بہ دن گرتی جارہی تھی۔ اس نے مجھے اپنے علاج کے لئے بلایا۔ اس کی علامات مندرجہ ذیل تھیں:۔ وہ اندھیرے سے ڈرتی تھی۔ بے چینی تھی۔ ڈیلیریم میں بڑ بڑاتی تھی۔ جب اس کی لڑکی بات کرتی تو ٹھیک جواب دیتی تھی۔ اسے وہم تھا کہ اس کی مردہ بہن اس کے پلنگ کے پاس کرسی پر بیٹھی اس سے محو گفتگو ہے۔ جب نو بجے صبح میں نے اسے دیکھا تو نبض ۸۰ تھی۔ سر درد تھا۔ وہ بڑی باتونی تھی۔ یہ غیر معمولی بات تھی۔ زبان صاف تھی۔ باقی تمام اعضا معمول کے مطابق تھے۔ ڈاکٹر نے مریض کے اوہام کی بنا پر اسے ہایوسائمس ایک طاقت میں دی۔ ہر دو گھنٹے بعد دوا کی ایک بوند اس وقت تک دیتے رہنے کو کہا جب تک وہ تندرست نہ ہو جائے۔ وہ ٹھیک تو ہو گئی

Scanned by CamScanner

مگر جاگتی حالت میں اپنی بہن کی باتیں کرتی رہی جسے وہ بہت پیار کرتی تھی۔

(۴۳۱)۔ چکّر اور بوریکس BORAX

ایک بارہ سالہ لڑکے کو چکّر آتے تھے۔ دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں۔ کبھی کبھی آگے گرنے کا بھی چکّر آجاتا تھا۔ ایک ماہ سے مریض ان چکّروں سے پریشان تھا ــــ **بوریکس** ہی ایسی دوا ہے جس کی پرووِنگ سے چکر آنے لگتے ہیں۔ یہ دوا مریض کو ۲۰۰ طاقت میں دی گئی۔ اور چکّر آنے بند ہو گئے۔

(۴۳۲)۔ آرٹی کیریئیا اور انیٹم کروڈ ANTIM CRUD

"ہومیوپیتھک ہیری ٹیج" کے فروری ۱۹۸۵ء کے شمارے میں ص ۷۵ پر لکھا ہے کہ ۱۰ اگست ۱۸۷۱ء کو ایک لڑکے کے پورے جسم میں آرٹی کیریئیا کے دانے اُبھر آئے۔ یہ دانے پتّی کی شکل میں ہوتے تھے اور مریض کو بڑی خارش ہوتی تھی۔ خارش دُور ہو جانے اور پھر شروع ہو جانے کا فرق تین ہفتے کا تھا۔ ہو جاتے تھے اور کچھ عرصہ بعد مٹ جاتے تھے۔ پھر ہو جاتے تھے۔ جب وہ بچہ ماں کے پیٹ میں تھا تو ماں کو بھی آرٹی کیریئیا ہو جایا کرتا تھا۔ ڈاکٹر ہیرنگ لکھتے ہیں کہ آرٹی کیریئیا میں ہمیشہ انیٹم کروڈ ۲۰۰ دی جاتی ہے۔ اور کبھی بھی ناامیدی نہیں ہوئی۔ آرٹی کیریئیا اور الرجی کے متعلق ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں۔

(۴۳۳)۔ شیاٹیکا اور گنے فیلیئم GNAPHALIUM

ایک شخص کو کئی سال ہوئے دائیں گھٹنے کی ہڈی پر حادثے سے چوٹ لگی۔ اس سے اسے شیاٹیکا کا درد ہوا۔ یہ کمر سے شروع ہو کر گھٹنے کی فیمر بون تک جاتا تھا۔ شدید اور ناقابل برداشت درد ہوتا تھا۔ مریض کہتا تھا کہ درد خاموش کرنے کے لئے اسے انجکشن دیا جائے۔ کیس کا باریکی سے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر ایلن نے بھی شیاٹیکا نس

Scanned by CamScanner

کے شدید درد پر لکھا ہے۔ یہ کیس ایسا تھا جس میں فوری طور پر درد کو مٹانا ضروری تھا۔ ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ان کے تجربے کے مطابق ایسے درد میں اعلیٰ ترین طاقت کی دوا دینی ضروری ہے۔ اس لئے انہوں نے مریض کو گنفیلیئم کی سی۔ ایم طاقت کی ایک خوراک دے دی اور ایک پیالہ بھر پانی میں ۱۵ بوندیں دوا ڈال کر کہا کر پندرہ پندرہ منٹ بعد ایک ایک چمچ پیتے جایئے۔ تیسری خوراک لینے پر درد خاموش ہو گیا۔ اور مریض چپ چاپ سو گیا شیاٹیکا کا درد پھر کبھی نہیں ہوا۔

(۳۴۴) رحم کے امراض اور لائیکوپوڈیئم LYCOPODIUM

ڈاکٹر بٹلر لکھتے ہیں کہ ۱۸۸۴ء کے موسم بہار میں ایک صاحب نے اپنی ۳۹ سالہ بیوی کا مجھ سے علاج کرایا۔ یہ محترمہ ۱۸ سال سے رحم کے الٹ جانے کا علاج کرا رہی تھیں۔ پچھلے سات سال سے وہ قبض اور دیگر امراض کا بھی ایک نامور ایلوپیتھ سے علاج کرا رہی تھیں۔ مگر قبض کے لئے یا تو دست آور دوائیں دی جاتی تھیں یا دستوں کو روکنے کے لئے اوپیئم دی جاتی تھی۔ یہ محترمہ کھاتی کچھ نہ تھیں۔ چائے پی کر پیٹ بھر لیتی تھیں۔

ڈاکٹر بٹلر لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس محترمہ کو لائیکوپوڈیئم ۴۰۔۴۱ دی اور نتیجے کے طور پر دو ہفتے میں ان کی آنتیں کام کرنے لگیں۔ درد جاتا رہا۔ کھانا کھانے لگیں اور ان کی صحت [illegible] طور پر بہتر ہو گئی۔ ان کی شرم گاہ بھی اپنی حقیقی حالت میں آ گئی۔ ہومیوپیتھی میں جب [illegible]رض میں افاقہ ہوتا ہے تو چو طرفہ ہوتا ہے۔ جن امراض کا علم نہیں ہوتا وہ بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

LYCOPODIUM

(۳۴۵) دائیں طرف کا ٹانسل اور لائیکوپوڈیئم

ایک گیارہ سالہ لڑکی جلد مضطرب ہو جانے والے مزاج کی تھی۔ وہ علاج کرانے ڈاکٹر بٹلر کے پاس آئی۔ اس کی نبض ۱۴۵ تھی۔ وہ بے چین تھی اور سر درد کے علاوہ کمر اور سارے جسم میں درد رہتا تھا گلے میں درد نہیں تھا۔ ٹھنڈا مشروب پینے سے گلے میں درد ہوتا تھا۔ گرم پانی پینے

سے نہیں۔ اس کا گلا دیکھا گیا تو سارا گلا سوجا ہوا تھا۔ اور گلے کے ٹانسل میں دائیں طرف چار پانچ بھورے رنگ کے نشان نظر آتے تھے۔ یہ نشان بھی چھوٹے سے ہی تھے۔ اسے **لائیکو پوڈیم** ۶ ۲۰۰ دی گئی اور کہا گیا کہ دو دو گھنٹے بعد لیتی رہے۔

اگلے دن جب دیکھا تو نظر آیا کہ دائیں طرف کے نشان موجود تو تھے مگر چھوٹے ہو گئے تھے اور بائیں طرف بڑے بڑے نشان بن گئے جو پہلے نہیں تھے۔ اب اسے **لائیکو پوڈیم** ۱۰M دی گئی جو ہر چھ گھنٹے بعد لینے کو کہا گیا۔ اگلے دن دیکھا تو گلا بہت ٹھیک تھا۔ دائیں طرف ٹانسل کے داغ تقریباً چلے گئے تھے۔ اور بائیں طرف کے نشان پہلے سے چھوٹے ہو گئے تھے۔ گیارہ دن بعد تک گلا صاف ہو گیا۔ **لائیکو پوڈیم** کی علامات دائیں طرف سے شروع ہوتی ہیں، وہاں سے بائیں طرف جا سکتی ہیں۔ اس کے برعکس **لیکے سس** میں ہوتا ہے۔

(۴۳۶)۔ بند ناک اور آرنیکا ARNICA

ایک ۱۲ سالہ نوجوان لڑکی جس کی گردن چند روز پہلے اکڑ گئی تھی وہ ہومیو پیتھک علاج کرانے آئی۔ اس کی شکایت یہ تھی کہ اپنی گردن ہاتھ سے پکڑے بغیر ہلا نہیں سکتی تھی۔ جانچ کرنے پر معلوم ہوا کہ جبڑے کے کونے میں اندر ایک غدود سوجا ہوا ہے اور سوج کر بڑا ہو گیا ہے۔ دبانے سے کچھ ملائم سا لگتا ہے۔ کڑا نہیں، کچھ ملائم اور کچھ کڑا ہے۔ لڑکی کو شکایت تھی کہ وہاں سے درد اٹھ کر کان تک جاتا ہے اور نگلنے سے درد ہوتا ہے۔ اسے **ہیپر سلف** ہر تین یا چار گھنٹے کے فرق سے لینے کو کہا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اگرچہ مرض بڑھا بھی نہیں تھا۔ سرجن کو بلایا گیا۔ اس نے مشورہ دیا کہ مریضہ کو ہسپتال میں بھرتی کرا کے آپریشن کرنا پڑے گا۔ مریض اتنے میں کہہ اٹھا کہ مجھے درد نہیں ہوتا۔ "پین" نہیں سوجن ہے، جیسے کوئی رگڑ لگ گئی ہو۔ مریض کے اتنا کہتے ہی ڈاکٹر کا نقطۂ نظر بدل کر رہ گیا اور مریض کو آپریشن کے لئے بھیجنے کے بجائے اس نے اسے **آرنیکا** کا کورس دیا۔ یعنی ۳۰، ۲۰۰، ۱M، ۱۰M طاقت کی یہ دوا اس انداز سے دی جس سے گردن بھی سیدھی چلنے لگی اور آپریشن بھی نہیں کرنا پڑا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کی علامات کو ٹھیک

Scanned by CamScanner

ڈھنگ سے سمجھنا بھی ایک فن ہے یہ ایسا فن ہے جس میں ہومیو پیتھک طریقۂ علاج کو کامیاب ہونا چاہیئے۔ اگر علامات ٹھیک سے نہیں سمجھے تو ٹھیک دوا کیسے دے سکیں گے۔

(۴/۳۷)۔ پیٹ درد اور پلمبم PLUMBUM METALLICUM

ایک ۲۵ سالہ خاتون جواب تک بھلی چنگی تھی، وہ آج ایک دم بے ہوش ہو گئی۔ جب اسے دیکھا تو وہ فکر مند تھی۔ اسے خاص شکایت یہ تھی کہ اس کے پیٹ میں درد اٹھا تھا، گو یا پیٹ پھٹ گیا ہو۔ ایک دم اسے دست آگیا۔ بہت پتلا دست نہیں تھا۔ پیاس بڑی تھی، جی نہیں متلا تا تھا، کھانسی بھی نہیں تھی۔ اس کا پیٹ پھٹ جانے کی علامت سے اتنا واضح تھا کہ ڈاکٹر سمجھ گیا کہ اگر کسی دوا میں یہ علامت مل جائے تو وہی دوا کارگر ہو گی۔ کینٹ کی ریپرٹری میں ڈھونڈا کچھ نہیں ملا۔ رابرٹس کی کتاب "ایز۔ اِف" میں ڈھونڈا کچھ نہیں ملا۔ مگر ایک جگہ ایک علامت ملی جو یہ تھی۔ پیٹ اندر دھنستا جاتا محسوس ہوتا ہو۔ گو یا ڈوری پیٹ کو مختلف اطراف میں کھینچ رہے ہیں اس کی دوا پلمبم لکھی تھی۔ اس خاتون کی مذکورہ علامت کی بنا پر مریض کو اس دوا کی ۱۰۰M کی چھ پڑیاں بنا کر دو دو گھنٹے بعد لینے کو کہا گیا۔ اگلے روز پیٹ کا درد چلا گیا۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ریپرٹری میں جو علامات ملتی ہیں انہیں اور مریض کی زبان کو سمجھ کر ملانے کی ہم میں سمجھ ہونی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ مریض جو کہہ رہا ہو وہ ریپرٹری میں درج علامات سے میل نہ کھاتا ہو۔

(۴/۳۸)۔ علامات، کیفیات، مزاج، وقت وغیرہ

ہومیو پیتھی کی بنیاد چونکہ علامات، کیفیات، مزاج، اور وقت وغیرہ ہے، لہٰذا امراض اور ان کے تدارک کا کوئی طے شدہ اصول نہیں ہے۔ اس لئے تجربہ کار ڈاکٹر اپنے تجربات شائع نہیں کراتے تاکہ مرض کی علامات کو جان کر ڈاکٹر خود دوا کا انتخاب کرے۔ مگر پھر بھی ہیرنگ کا کہنا صحیح ہے کہ کامیاب اور عظیم ڈاکٹروں کو اپنے تجربات کا تذکرہ کرنا ہی چاہیئے تاکہ نوآموز ڈاکٹروں کے لئے وہ مشعل راہ ثابت ہو سکیں۔ اس نقطۂ نظر سے ڈاکٹر

Scanned by CamScanner

رڈولف تور نے چند امراض کا تذکرہ کیا ہے، جنہیں ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں:۔

(۹) ڈروسرا۔ ایک موٹی تازی خاتون کو مکان کے اوپر چڑھنے اور نیچے اترنے میں ٹخنوں میں درد ہوتا تھا۔ یہ درد پاؤں کو جھکانے سے ہوتا تھا۔ یہ محترمہ ڈروسرا سے ٹھیک ہو گئی۔

(ب) کیپسی کم۔ ایک کیس کے مطابق ایک مریض نے لکھ کر بھیجا کہ فصل کاٹتے وقت اسے کھانسی زکام کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ ناک سے پانی بہتا ہے اور آنکھیں سوج جاتی ہیں۔ کمزوری ہو جاتی ہے۔ وہ کیپسی کم سے ٹھیک ہو گیا۔

(ج) نکس وومیکا۔ ایک مریض کو چھ ماہ سے منہ کے نچلے جبڑے کے مسوڑے میں السر تھا۔ جب مریض کو بدہضمی ہوتی اور تھکا ہوا ہوتا تو مرض بڑھ جاتا تھا۔ اسے صبح اٹھتے ہی چکر آتا تھا۔ تھوڑا تھوڑا درد رہتا تھا۔ کھانے کے بعد خالی ڈکار آتے تھے۔ پیٹ کے نیچے ناف میں بوجھ رہتا تھا۔ وہ نکس وومیکا سے ٹھیک ہو گیا۔

(د) جیلی ڈونیئم۔ اس دوا سے مندرجہ ذیل علامات ٹھیک ہو گئیں۔

مطالعہ کے دوران ایک مریض کی نگاہوں کے سامنے حروف ایک دوسرے کے درمیان آجاتے۔ صبح بائیں آنکھ کیچ سے بھر جاتی۔ ڈاکٹر ایلن نے لکھا ہے کہ کھلی ہوا میں آنکھوں سے پانی نکلنا، پڑھنے سے آنکھوں میں درد ہونا۔ مدھم روشنی میں تکلیف کا بڑھ جانا اگرچہ یہ علامات میٹریا میڈیکا میں کہیں نہیں لکھیں تو بھی جیلی ڈونیئم سے دور ہو گئیں۔

(ک) امونیا کارب۔ پیٹ اور ناف کی نچلی سطح پر دیر سے چلا آرہا درد صبح ناشتے سے قبل شروع ہو جاتا تھا۔ اسے ہاتھ کے دباؤ سے راحت ملتی تھی اور پیٹ کے بل لیٹ جانے سے درد کم ہو جاتا تھا۔ امونیا کارب سی ایم لینے سے یہ درد چلا گیا۔

(ل) نیٹرم میور اور پیٹ درد۔ ایک ادھیڑ عمر کے شخص کو دیرینہ پیٹ درد تھا۔ صبح اٹھتے ہی پیٹ میں ہلکا ہلکا درد شروع ہو جاتا۔ کبھی ہلکا رہتا تو کبھی تیز ہو جاتا۔ خالی ڈکاروں سے راحت ملتی تھی۔ منہ سے بدبودار زرد گاڑھا بلغم نکلتا تھا۔ دائیں کندھے میں درد ہوتا تھا۔ یہ حرکت کرنے سے بڑھتا تھا۔ دائیں طرف پڑے رہنے سے کم ہو جاتا تھا صبح اٹھتے ہی درد شروع ہو جاتا۔ اور دن بھر رہتا۔ پہلے اس نے نیٹرم میور اور بعد میں لائیکو پوڈیئم لی۔ سارا درد ہوا ہو گیا اور مریض صحت یاب ہو گیا۔

Scanned by CamScanner

(م) **سائی لیشیا**۔ ایک خاتون کو دانت کا ناسور (فش چولا) تھا۔ اس سے درد بھی تھا۔ دوا دینے سے درد جاتا رہا۔ مگر سر میں سردی محسوس ہوتی تھی۔ مریض نے ڈاکٹر سے اگر پوچھا کہ آپ نے کیا سر کے ٹھنڈا ہونے کی دوا دی تھی؟ ہومیو ادویات ایک مرض کو ختم کر کے دیگر علامات کا صفایا بھی کر دیتی ہیں۔

(ن) **پلسا ٹلا**۔ ایک بچی آدھی رات تک سو نہیں سکتی تھی۔ نیند نہ آنے کی وجہ سے روتی تھی۔ **پلسا ٹلا** لینے پر وہ خوب سونے لگی۔

میرے ایک عزیز بے خوابی کے مرض کے لئے **جیلسی میم** ۲۰۰ اور **چائنا** ۲۰۰ ملا کر دیتے ہیں جس سے انہیں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

(۴۳۹) ڈاکٹر کانجی لال کا طریقۂ علاج

ڈاکٹر کانجی لال مشہور ہومیو پیتھ تھے۔ وہ ۱۹۰۸-۸-۳۰ کو پیدا ہوئے۔ اور ۸۵-۳-۱۱ کو ان کی وفات ہو گئی۔ وہ اتنے ہوشیار ڈاکٹر تھے کہ بڑے بزرگ بھی ان کی قدم بوسی کرتے تھے۔ وہ کلکتہ میں پریکٹس کرتے رہے۔ ان کے برابر کے ہومیو پیتھک ڈاکٹر بمبئی کے ڈاکٹر شنکرن اور ڈاکٹر سارابھائی تھے۔ ڈاکٹر شنکرن دیر تک ڈاکٹر کانجی لال کے پاس رہے اور بمبئی آکر ڈاکٹر شنکرن کی بھی پریکٹس چمکی۔ ڈاکٹر شنکرن نے ڈاکٹر کانجی لال کے پریکٹس کے نوٹ لکھے تھے۔ جو "ہومیو پیتھک ہیری ٹیج" کے مئی ۱۹۸۵ء کے شمارے میں شائع ہوئے۔ ڈاکٹر کانجی کس معیار کی دوا استعمال کرتے تھے یہ مندرجہ ذیل تفصیل سے واضح ہو جائے گا۔ اب ڈاکٹر کانجی لال، ڈاکٹر شنکرن، اور ڈاکٹر سارابھائی تینوں مر چکے ہیں۔ اب تو تینوں کی یاد باقی ہے۔

ہم اس کتاب میں کسی جگہ ڈاکٹر جگل کشور کے طریقۂ علاج کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ یہاں ڈاکٹر کانجی لال کے طریقۂ علاج کا ذکر کریں گے۔ جس سے ڈاکٹروں اور قارئین کو ہومیو پیتھی طریقۂ علاج کا علم ہو۔

جب مریض ان کے کلینک میں آتا تھا تب اسے ایک سوال نامہ پُر کرنا ہوتا تھا سوال بہت کم ہوتے تھے۔ مگر مریض کے دل کا جواب سمجھانے والے نہیں ہوتے تھے۔ سوال

ایسے ہوتے تھے۔

(ا) خاص شکایت کیا ہے ؟۔

(ب) یہ شکایت کب اور کیسے اٹھی ؟

(ج) اس شکایت کے ساتھ مریض کی ذہنی اور جسمانی کیفیت کیا ہے ؟ ذہنی اور جسمانی کیفیت سے متعلق سوالات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ذہنی سوالات

(ا) کیا اچھا لگتا ہے، کیا بُرا لگتا ہے ؟

(ب) کیا بیماری میں دوستوں سے ملنا پسند ہے یا ان سے دور رہنا ؟

(ج) مریض روتا رہتا ہے یا خاموش رہتا ہے ؟

(د) ایسے ہی کئی ذہنی سوالات کئے جاتے ہیں۔ مثلاً نیند۔ محبّت۔ حسد وغیرہ۔

جسمانی سوالات

(ا) کیا نمک پسند ہے ؟ نمک زیادہ کھاتے ہو یا کم ؟ زیادہ کے معنی ہیں کہ کیا جو نمک کھانے میں پڑا ہے، اس میں ایک چٹکی اور ڈالتے ہو یا نہیں ؟

(ب) کیا میٹھا پسند ہے ؟

(ج) کیا گرمی پسند ہے یا سردی ؟

(چ) کیا چت سوتے ہو یا پیٹ کے بل، یا کروٹ سے دائیں یا بائیں۔

(د) فرد اور خاندان کی ہیلتھ ہسٹری۔

(ک) اب تک کئے گئے علاج کی تفصیل اور رپورٹ۔

(ل) جہاں مرض کا تجزیہ نہ ہوتا تھا وہاں دوا کی جگہ پلاسیبو دیا جاتا تھا۔

(م) جب ہومیو پیتھک یا ایلو پیتھک علاج ہوا تھا وہاں بھی پلاسیبو دیا جاتا تھا۔

(ن) جب سوالات سے علم ہوتا تھا کہ اسے چیچک کے ٹیکے لگ چکے ہیں تب تھوجا دی جاتی تھی۔

جو اہم ادویات استعمال کی جاتی تھیں، ان کی فہرست ذیل میں درج ہے۔ یہ فہرست

Scanned by CamScanner

بے تسلسل ہے۔

۱:۔	ایسڈ فاس	لائیکو پوڈیم	آرسینک	ایگریکس
۲:۔	کیل کیریاکارب	نیٹرم میور	تھوجا	ٹیرن ٹولا
۳:۔	کیل کیریافاس	نیٹرم سلف		ویریٹرم
۴:۔	کیل کیریاسلف	نائیٹرک ایسڈ	کالی کارب	سائی کیوٹا
۵:۔	مرک سول	پلساٹلا		کیوپرم میٹ
۶:۔	مرک پروٹو آیوڈائیڈ		کالی بائی کروم	زنکم میٹ
۷:۔	مرک بن آیوڈائیڈ	کولوسینتھ	کالی سلف	مذکورہ بالاکولیسوگروپ ہے
۸:۔	مرک کور	ہیپرسلف	میگ فاس	
۹:۔		رس ٹاکس	آرسینک آیوڈائیڈ	
۱۰:۔		سلفر		
۱۱:۔		سیپیا		
۱۲:۔		نکس وومیکا		

اس فہرست کا یہ مقصد نہیں ہے کہ کوئی دوسری دوا ڈاکٹر کانجی لال استعمال نہیں کرتے تھے۔ اس کا اتنا ہی مقصد ہے کہ ان کا سب سے زیادہ استعمال ہوتا تھا۔

یہاں یہ تحریر کردینا مناسب ہوگا کہ ڈاکٹر کانجی لال ایک دوا دے کر اس کے بعد ردعمل کا بہت دیر تک انتظار کرتے تھے۔ کبھی کبھی تو وہ مہینوں انتظار کرتے تھے۔ مگر ڈاکٹر سارابھائی اعلیٰ طاقت کی دوا بھی بار بار دیتے تھے۔ اعلیٰ طاقت کی دوا بار بار دینے کا معاینہ گجرات کے ڈاکٹر سارابھائی نے کیا جس کا استعمال ڈاکٹر سارابھائی کرتے رہے۔ لکھتے ہیں کہ یہ دونوں تجربہ کرنے والے ڈاکٹر خود کو کامیاب کہتے رہے۔ اب ڈاکٹر کانجی لال، ڈاکٹر مگن بھائی، ڈاکٹر سارابھائی، ڈاکٹر شنکرن یہ سب مرچکے ہیں۔ سوال یہ رہ جاتا ہے کہ جب مرض ختم ہو تو دوا کو کیوں دہرایا جائے؟

دوا دینے کے بعد ڈاکٹر کانجی لال کا انتظار کرنے کا کیا اصول تھا اس پر ڈاکٹر شنکرن لکھتے ہیں:۔

کرانک یعنی دائمی کیس میں ایک مہینہ

ایکوٹ یعنی تازہ کیس میں ایک یا دو دن۔
شدید کیس میں ایک دو گھنٹے۔
(جب انتظار کرنا ہوتا تو **پلاسیبو** دیتے رہتے تھے۔)

(۴۴۰) سر کا داد اور ہیپر یا گریفائیٹس

ڈاکٹر گراہم لکھتے ہیں کہ اسکرے فیولا کا ایک مریض میرے پاس آیا۔ اس کا سر پپڑیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے کہا "ڈاکٹر" مجھے اس مرض سے بڑی پریشانی ہے۔ کوئی مرہم ہو تو دیجئے جس سے یہ چلی جائے" میرے پاس اس وقت ایک مرہم پڑی تھی۔ وہ میں نے اسے دے دی۔ دیکھا تو سر بالکل صاف تھا۔ پپڑی چلی گئی تھی۔ اگرچہ سر صاف ہو گیا تھا تو بھی اس کا رنگ سرخ سا نظر آرہا تھا۔ چند روز بعد وہ مریض پھر آیا۔ اور کہنے لگا کہ برانکائیٹس ہے۔ کھانسی سے پریشان ہوں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ اس وقت مجھے اسی مرہم کی یاد آئی، جو اس نے سر پر لگانے کے لئے مجھ سے لی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ پپڑی کے مرض کو مرہم سے دور کرنے میں مَیں نے غلطی کی تھی۔ اسی کا نتیجہ یہ مریض بھگت رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا "اس مرہم کو لگانا بند کر دو" میں نے اسے کوئی دوا دی جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ غالباً ہیپر یا **گریفائیٹس** دی تھی۔ اس کا کھانسی زکام تو بند ہو گیا۔ مگر سر کی پپڑی نمایاں ہو گئی۔ اس کے بعد اس کی پپڑی کا شاید **گریفائیٹس** سے علاج کیا اور مریض صحت یاب ہو گیا۔ ہومیوپیتھی کے اصول کے مطابق جلد کے کسی مرض کو مرہم وغیرہ سے دبانا نہیں چاہیئے، کیونکہ مرض خارجی ہونے کی جگہ داخلی ہو جاتا ہے۔ اور دمہ، کھانسی اور زکام وغیرہ پیدا کر دیتا ہے۔ ایسی حالت میں جلد کے مرض کو **سلفر، گریفائیٹس** وغیرہ سے ٹھیک کرنا چاہیئے۔

(۴۴۱) دل کا درد اور کیکٹس

۱۵ جون ۱۸۷۱ء کو ایک ساٹھ سالہ بڑھیا کو پاؤں میں ریاح کا درد ہو گیا تھا جسے ڈاکٹر

Scanned by CamScanner

بیرج لکھتے ہیں کہ انہوں نے ہومیوپیتھک دوا سے ٹھیک کر دیا۔ پھر مجھے صبح ساڑھے تین بجے بلایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک مریض دل کے درد میں مبتلا تھا، جو کہتا تھا کہ ایسا لگتا ہے، گویا ہاتھ سے کسی نے دل کو پکڑ رکھا ہے۔ اور اکڑن کا درد بائیں ہاتھ کی طرف دائیں کہنی پر جا رہا ہے۔ یہ درد لمحہ در لمحہ آتا ہے۔ اور نیچے بائیں ہاتھ تک جاتا ہے۔ پہلے درد آتا ہے پھر سانس رکتی ہے۔ موت کا سا احساس ہوتا ہے۔ کبھی کبھار آدھ منٹ کے لئے سانس رک جاتا ہے ــــ
ہوش قائم رہتے ہیں، مگر جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ سانس لینے کے لئے ہانپنا پڑتا ہے۔ جب سانس رکتا ہے تو زبردست اختلاج ہوتا ہے۔ سب نالیوں میں کپکپی ہونے لگتی ہے۔ مریض کو ساڑھے تین بجے **کیکٹس** ۲۰۰ دی۔ اور کہا گیا کہ ہر گھنٹے بعد یہ دوا تب تک دیتے جایئے جب تک تکلیف دور نہ ہو جائے۔ ساڑھے چار بجے دوسری خوراک لی اور مریض کو آرام آنے لگا۔ دوپہر دو بجے تک مریض ٹھیک ہو گیا۔ یہ حوالہ "ہومیو پیتھک ہیری ٹیج" کے مئی ۱۹۸۵ء کے شمارے سے اخذ کیا گیا ہے۔

RANUNCULUS BULBOSUS

(۴۴۲)۔ گوکھرو اور رینن کیولس

ڈاکٹر بیرج لکھتے ہیں کہ ۲۵، مارچ ۱۸۷۲ء کا ذکر ہے جب چار ماہ سے میرے پیروں کے تلووں میں دو گوکھرو نکل آئے تھے۔ انہیں چھوا نہیں جا سکتا تھا۔ چلنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ وہاں جلن ہوتی تھی اور اگر میں اچانک پیر لٹکا کر بیٹھ جاتا تو عجیب درد ہوتا تھا۔ پیروں کی انگلیوں کو اوپر نیچے موڑ نہیں سکتا تھا۔ جوتا نہیں پہن سکتا تھا۔ حالت یہ ہو گئی کہ لنگڑا کر چلنے لگا تھا۔ دوڑ تو سکتا ہی نہیں تھا۔ **اینٹم کروڈ، پلسا ٹلا اور برایونیا** سب دوائیں دی گئیں۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ فائدہ ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے پھر درد شروع ہو جاتا۔ جلن ایسی تھی گویا آگ میں پیر جل رہے ہوں ــــ **رینن کیولس** ۲۰۰ کی ایک خوراک لی اور ساری تکلیف کافور ہو گئی۔ درد تو گیا مگر گوکھرو برقرار رہے۔ کچھ دیر بعد وہ بھی ہرن ہو گئے ــــ

Scanned by CamScanner

(۳۴۴) نسوانی امراض، سردرد اور سیپیا SEPIA

ایک خاتون کے بال بھورے تھے۔ چار سال سے اس کے بائیں کولھے میں درد تھا۔ یہ درد صبح سوکر اٹھنے کے بعد ہوتا تھا۔ بیٹھنے پر بھی ہوتا تھا۔ یہ درد بیٹھنے کی پہلی حالت میں ہوتا تھا۔ پہلے خوب پسینہ آتا تھا۔ جب سے شکایت تھی، پسینہ آنا بند ہوگیا تھا۔ غالباً یہ کیفیت سردی لگنے کے بعد ہوئی۔ یا غصہ پی جانے کے بعد ہوئی۔ کبھی کبھی سر میں شدید درد ہونے لگتا تھا۔ درد سونے پر ہٹ جاتا تھا۔ وہ مکھن گھی نہیں کھا سکتی تھی۔ درد ماہواری سے قبل یا درمیان میں ہوتا تھا۔ یہ خاتون غصیل تھی۔ اور سرد مزاج بھی۔ "سیپیا خواتین کی دوا ہے۔ ڈاکٹر ہملر کا کہنا تھا کہ اگر نسوانی امراض کے لئے یہی دوا ان کے پاس ہو تو نسوانی امراض میں اسی سے اپنا کام چلا لیں گے۔

پہلے مریضہ کو سیپیا ۳۰ دی گئی، تین روز تک ایک ایک خوراک۔ بعد میں پلاسیبو پر رکھا گیا۔ پھر ۱۵ روز بعد ایک ہفتے میں ایک خوراک دی گئی۔ اب اس بات کی شکایت رہ گئی تھی کہ توجہ کہیں جمتی نہ تھی۔ سیپیا کو جاری رکھا گیا اور تمام علامات جاتی رہیں۔

(۳۴۴) رسولی اور کیمومِلّا CHAMOMILLA

ایک ۳۴ سالہ خاتون کی رسولی کے متعلق ڈاکٹر جیکسن لکھتے ہیں کہ اس کے گلے کے آس پاس ایک رسولی نکل آئی۔ جب اس نے دیکھا تب سے بڑھ کر اتنی ہو گئی جتنی اس وقت تھی۔ اس رسولی کی لمبائی تین انچ، چوڑائی سوا انچ اور موٹائی ½ انچ تھی۔ یہ بناوٹ میں کڑی تھی۔ کبھی کبھی اس میں تیکھا درد ہوتا تھا۔ کیا کوئی ایلو پیتھک ڈاکٹر یہ بتا سکتا ہے کہ یہ کیوں اور کیسے پیدا ہوئی ہے اس کا علاج کیا ہوگا؟ جس ایلو پیتھ ڈاکٹر سے اس کا علاج پوچھا جاتا وہ اس کے پیدا ہونے کی نہ تو وجہ بتا سکتا اور نہ ہی اس کا علاج۔ وہ یہی دیکھتا تھا کہ رسولی ہے۔ اور آپریشن ہی سے اسے نکالنا پڑے گا۔ ہومیوپیتھ اس کی

Scanned by CamScanner

گھرائی میں جاتا ہے۔ وہ سوچتا ہے یہ رسولی کیوں ہوئی؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ جب ہو ہی گئی تو اس کی خاص خاص علامات کیا ہیں؟ معاون علامات کیا ہیں؟ مریض کو کس حالت میں راحت ملتی ہے؟ کس حالت میں مرض بڑھتا ہے؟ کیا والدین کو کسی طرح کا کوئی مرض تھا؟ کیا موجودہ مریض کو کسی وجہ سے یہ مرض ہوا وغیرہ وغیرہ۔ اس کیس میں ذہنی علامات ہی دوا کے انتخاب میں معاون ہو سکتی ہیں۔

وجوہات معلوم کرنے پر علم ہوا کہ اس مرض کی شروعات دماغی تھی۔ یہ عورت بڑی ذہین مگر غصیلی تھی۔ کسی سوال کا جواب سکون سے نہیں دے سکتی تھی۔ اس نے بتایا کہ ذرا ذرا سی بات پر بوکھلا جانا اس کی عادت ہے۔ اس نے ڈاکٹر کو انگلی دکھائی جو اپنے شوہر کے ساتھ نوک جھونک کرتے ہوئے شوہر کے دروازے سے باہر نکلتے ہوئے دروازے کو تڑاک سے بند کرتے ہوئے دروازے میں پھنس کر پس گئی تھی۔ ایلوپیتھ کے لئے یہ واقعہ صرف انگلی کے پس جانے اور اس پر آیوڈین لگا دینے تک ہی محدود تھا۔ اس سے آگے کچھ نہیں۔ اس واقعہ میں ذہنی عنصر کو گھسیٹ کر لانے کو ایلوپیتھ ہنس کر ٹال دیں گے۔ مگر ہومیوپیتھ اس خاتون کی غصیلی فطرت کو دیکھ کر **کیمو ملا** دیں گے جو کہ اس خاتون کو دی گئی۔ اور اس کی رسولی اور مزاج دونوں ٹھیک ہو گئے۔ دوا سے رسولی ٹھیک ہونے کی یہ حیرت انگیز مثال ڈاکٹر سہگل کی بات یاد دلاتی ہے، جو کہتے ہیں کہ ذہنی خیالات کو پکڑ کر انہیں ریپرٹری کی زبان میں منتقل کر کے جو دوا نکلے اسے دینے سے ملیریا وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔ البتہ اس کے ساتھ جسمانی علامات کو وابستہ کر دینا ڈاکٹر کے تجربے کو مکمل کر دیتا ہے۔

(۴۴۵) سر درد اور سفی لینم SYPHILINUM

ڈاکٹر روڈلف قیصر لکھتے ہیں کہ میرا مریض بک کیپر تھا۔ اور جمع نفی کرنے میں مسلسل غلطیاں کرنے لگا تھا، جس سے اسے نوکری سے نکالے جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اسے **سفی لینم** دی گئی جس سے ۱۰ دن کے اندر مہینوں کی شکایت دور ہو گئی۔ **سفی لینم** کے سر درد کی خاص علامت ہے۔ ایک لائن میں سر درد یعنی ماتھے کے ایک سرے سے

Scanned by CamScanner

دوسرے سرے تک یا ایک آنکھ سے سیدھی لائن میں کھوپڑی کے پیچھے سر درد۔ یہ سر درد لائینز میں کہلاتا ہے۔ ایک نقطے سے چل کر کسی لائن میں دوسری جگہ جاتا ہے۔ ہڈیوں میں تیز درد بھی اس کی علامت ہے۔ درد کے ساتھ بے چینی، بے خوابی تو قدرتی ہی ہے۔

SYPHILINUM

(۴۴۶) رات کو مرض میں اضافہ اور سفی لینم

سفی لینم، میز یریئم اور اوریم کی خصوصی علامت ہے۔ مرض کا رات کو بڑھ جانا۔ پہلی دونوں ادویات کی تمام علامات رات کو بڑھ جاتی ہیں۔ مریض چاہتا ہے کہ رات جلدی کٹے اور دن نکل آئے۔ دن میں علامات کا بڑھنا میڈورائنم کی علامت ہے۔ سفی لینم کے لئے رات اتنی شدید اور خطرناک ہوتی ہے کہ مرجانا اسے زیادہ پسند ہے۔ جوں جوں رات قریب آتی جاتی ہے۔ اس دوا کے مریض کی گھبراہٹ اور خوف بڑھتا جاتا ہے۔

(۴۴۷) پورے جسم میں درد اور ہاتھ دھوتے رہنا اور سفی لینم

SYPHILINUM

ایک ۱۶ سالہ لڑکی کو اڑھائی سال سے سر درد تھا۔ سال بھر قبل اسے میزلز کی شکایت ہوئی تھی۔ پھر اسے اعصابی سر درد ہونے لگا۔ جب سر درد ہوتا تھا تو ماتھے کی نسیں تن جاتی تھیں۔ سارے جسم میں درد ہونے لگتا تھا۔ اتنی پریشانی ہوتی تھی کہ سارا وقت اِدھر اُدھر چلنے میں کاٹ دیتی تھی۔ پہلے قبض رہتا تھا۔ اب ڈائیریا ہو گیا تھا۔ ماہواری کبھی باقاعدہ نہیں آتی تھی۔ ہمیشہ درد ہوتا اور کم آتی تھی۔ اوپر کی تمام علامات سفی لینم کی تھیں۔ اسے ۱M میں سفی لینم دی گئی۔ دن میں صرف ایک بار اور وہ بالکل تندرست ہو گئی۔

Scanned by CamScanner

(۴۴۸) پیروں کے تلوؤں میں سکڑن کا سا احساس،

درد اور سفی لینم SYPHILINUM

سفی لینم اور سلفر پرسکون اور آرام دہ نیند آنے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر کام کرتی ہیں۔ سفی لینم کا مریض کہتا ہے کہ وہ تندرست ہو ہی نہیں سکتا۔ کندھے کے ریاح میں یہ کار آمد ہے۔ جہاں یہ احساس ہو کہ پٹھے سکڑ گئے ہیں، وہاں یہ فائدہ مند ہے۔ جب یہ احساس ہو کہ پاؤں کے تلوؤں کے رباط سکڑ گئے ہیں اور درد محسوس ہو، تلوؤں کے رباط چھوٹے پڑ گئے ہیں تو وہاں فائدہ مند ہے۔

SYPHILINUM
(۴۴۹)۔ بائیں پیر یا ہاتھ کے انگوٹھے میں سوجن اور سفی لینم

ڈاکٹر اسمتھ لکھتے ہیں کہ ان کے ایک مریض کی گٹھیا کی وجہ سے بائیں کلائی اور بائیں پیر کا انگوٹھا سوج گیا۔ اس کا لال نیلا رنگ ہو گیا۔ ایسا درد ہو رہا تھا کہ گویا وہاں کی ہڈی کو آری سے کاٹا جا رہا ہے۔ آری بھی تیز نہ ہو کر آہستہ چلائی جا رہی ہے۔ گرم سینک سے راحت ملتی تھی۔ اسے سفی لینم کی ایک خوراک دی گئی جس سے وہ صحت یاب ہو گیا۔

(۴۵۰) ٹیٹنس اور لیڈم LEDUM

جناب لکشمی نارائن جولائی ۱۹۸۵ء کے "ہومیوپیتھک پرسپیکٹیو" میں لکھتے ہیں کہ ایک خاتون کو ۲۵ سال ہوئے ٹیٹنس کی روک تھام کے لئے اے۔ ٹی۔ ایس کا انجکشن دیا گیا تھا۔ مگر پھر بھی اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ پہلے کبھی چوٹ لگنے پر ٹیٹنس نہ ہو اس لئے یہ دیا جاتا تھا۔ اس خاتون کو لکشمی نارائن نے پہلے ہائی پیری کم دی، جس کا کوئی اثر

Scanned by CamScanner

نہ ہوا۔ اسے لاک جا کی شکایت ہو گئی تھی۔ جس کے بعد وہ بول بھی نہ سکتی تھی۔ جب نہ اے۔ بی ایس کا اثر ہوا نہ ہائی پیری کم کا ۔۔۔ تب انہوں نے اسے لیڈم ۱M دی، جس سے افاقہ ہو گیا۔

FERRUM METALLICUM

(۴۵۱) کندھے کا درد اور فیرم میٹے لیکم

فروزن شولڈر/اوسٹیو آرتھرائٹس کندھے کے ریاح کے درد، فیرم میٹ اور فیرم میور سے دور ہو جاتے ہیں۔ ہیرنگ اور کینٹ کے مطابق دائیں کندھے کا درد ان دواؤں سے دور ہو جاتا ہے۔ ایلن کے نوٹس کے مطابق سینگونیریا اور میڈورائینم سے بائیں کندھے کا درد دور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ان مثالوں کا ہمیں کہیں تذکرہ نہیں ملا، تاہم علاج معالجے میں ایسے مریض اکثر ملتے ہیں۔ اس لئے ہم نے یہاں ان کا تذکرہ کر دیا ہے۔ یہ تذکرہ "ہومیوپیتھک پرسپیکٹیو" کے جون ۱۹۸۵ء کے شمارے سے اخذ کیا گیا ہے۔

LILIUM TIGRINUM

(۴۵۲) اختلاج قلب اور لیلیم ٹگری نم

ڈاکٹر بیرج لکھتے ہیں کہ ان کی ایک مریضہ ۱۳ سال سے دل کی مریضہ ہے۔ پہلا حملہ پہلے بچے کی پیدائش پر ہوا۔ اسے کسی طرح کے ہیجان پر دل کا دورہ پڑتا تھا۔ جب دل کا دورہ پڑتا ہے تو وہ مارے درد کے چلانے لگتی ہے، ہانپنے لگتی ہے اور ایسا لگتا ہے گویا دل کو ہاتھوں سے نچوڑا جا رہا ہے۔ بستر پر بائیں جانب لیٹنے سے آرام ملتا ہے۔ دل کے دورے کے بعد کمزوری ہو جاتی ہے۔ پیروں سے گھٹنے تک سن ہو جاتے ہیں۔ سردی ستانے لگتی ہے۔ سردی سے دانت بجنے لگتے ہیں۔ منہ اور گلا سوکھ جاتا ہے۔ اختلاجِ قلب بھی ہوتا ہے۔ اسے لیلیم ٹگ سی۔ایم کی ایک خوراک اپریل ۳، ۱۸ء میں دی گئی۔ اور اس سال کے ماہ نومبر تک اسے کوئی شکایت نہ ہوئی۔

Scanned by CamScanner

(۴۵۳) دل کا مرض اور کالی کارب KALI CARBONICUM

ڈاکٹر بیرج ایک اور دل کے مریض کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کپڑے بدلتے ہوئے وہ سردی کھا گیا۔ پانچ دن تک منہ سے سیلائیوا نکلتا رہا۔ مگر وہ اسے اندر نہ لے جا سکا۔ لے جانے کی کوشش کرتا تو گلا بھر آتا۔ وہ کھانا تو گلے کے اندر اتار سکتا تھا، مگر سیلائیوا کو نہیں اتار سکتا تھا۔ گلا رندھ جاتا۔ جب سیلائیوا کو نگلنے کی کوشش کرتا تو اختلاج ہونے لگتا۔ سانس بھی رکنے لگتی۔ پہلے یہ تکلیف رات کو ہوتی تھی اور اب دن کو بھی ہونے لگی۔ مریض کو ایسا لگا کہ دل سے سینہ کے اندر کی پسلیوں کے ساتھ انہیں چھوتا ہے۔ چونکہ سیلائیوا گلے میں نہیں جا سکتا، اس لئے تین راتیں اس نے بیٹھے بیٹھے گزار دیں۔ اسے کالی کارب ہلکی طاقت میں دی گئی۔ اگلے دن سے ٹھیک ہونے لگا۔ گلے کی شکایت بھی دور ہو گئی اور چھاتی میں درد بھی نہ رہا۔

CACTUS GRANDIFLORUS

(۴۵۴) دل کا مرض، "کی نوٹ" اور کیکٹس دوا

ڈاکٹر بیرج دل کے ایک تیسرے مریض کے متعلق لکھتے ہیں۔ مریض کو یوں لگتا تھا کہ دل جکڑا جا رہا ہے۔ گویا لوہے کے پنجے میں کس کے جکڑا گیا ہے۔ اس کی معمول کے مطابق حرکت نہیں ہو رہی۔ دل کے مرض کی کئی دوائیں ہیں۔ مگر ایسا لگنا کہ دل ہاتھ کے شکنجے میں کس کر پکڑا گیا ہے یہ علامت صرف کیکٹس میں پائی جاتی ہے۔ یہ دوا دی گئی اور مریض مرتے مرتے جی اٹھا۔

امراض قلب کے سلسلے میں ہم نے تین مثالیں دی ہیں۔ اور ان کی جو تین دوائیں دی ہیں ان میں فرق سمجھ لینا ضروری ہے۔ زندگی میں کئی بار ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں جب مریض کو فوری دوا دینی ضروری ہوتی ہے۔ مریض دل کے درد سے چلا رہا ہے اور آپ ریپرٹری کھول کر بیٹھ جائیں یہ نہیں چلے گا۔ اس لئے ہر ڈاکٹر کو خاص خاص ادویات کے "کی نوٹس" ہر وقت ازبر کر لینے چاہئیں۔ متذکرہ بالا مثالیں ان کے "کی نوٹس" سے

Scanned by CamScanner

اخذ کی گئی ہیں۔

مثال نمبر ۴۴۶۔ بائیں جانب لیٹنے سے دل کے مرض میں آرام اور ایسا محسوس ہونا کہ دل کو پکڑ کر نچوڑا جا رہا ہے، لیلیئم ٹرگنم مرض قلب کا کی نوٹ" ہے۔

مثال نمبر ۴۴۷۔ دل کا سینے کی پسلی کے ساتھ چھونا یا ان کے ساتھ لگنے کا احساس کالی کارب کا" کی نوٹ" ہے۔

مثال نمبر ۴۴۹۔ دل گویا شکنجے میں کسا ہے۔ یہ کیکٹس کا "کی نوٹ" ہے۔

خاص خاص امراض کے متعلق ان کے "کی نوٹ" کی علامت از بر ہونے سے مریض کو فوری دوا دی جا سکتی ہے، کیونکہ امراض کے گروپوں کی علامات یکساں ہوتی ہیں۔ مریض کا فوری علاج کر لینے کے بعد ریپرٹری سے اس کی دوا کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ جس سے وقت کی بچت کے ساتھ مریض کو راحت بھی مل جاتی ہے۔

(۴۵۵) ڈاکٹر جیکسن سے دوا کی طاقت سے متعلقہ تجربات

ڈاکٹر جیکسن لکھتے ہیں کہ ان کے تجربے کے مطابق اگر آپ کی چنی ہوئی دوا ٹھیک ہے۔ اس کے استعمال سے مریض کو فائدہ نہیں ہوا، یا تھوڑا فائدہ ہوا، تو آپ کو اس طاقت سے اوپر جانے میں فائدہ حاصل ہوگا۔ انہوں نے جو مثالیں دی ہیں ان میں سے چند ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں:۔

(ا) ایک مریض نے کہا میرے گلے میں ایسا محسوس ہوتا ہے گویا میرا گلا بھرا ہوا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گلے میں کچھ پھنسا ہوا ہے۔ جب سانس لیتا ہوں تو سائیں سائیں بھی ہوتی ہے۔ میرے سینے کے بائیں جانب کچھ بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ کبھی کبھی گرمی کا بھی احساس ہوتا ہے۔

گلے میں "کچھ بھرا ہوا" کو ریپرٹری کی زبان میں پھولا ہوا سمجھ کر مریض کو ایپس ۱۰۰M دی گئی اور چند ہی روز میں مذکورہ علامت ختم ہو گئی۔

(ب) ایک خاتون نے شکایت کی کہ اس کے رحم کے جانب بے حد تیکھا اور شدید درد اٹھتا ہے۔ اور اوپر اٹھ کر پیٹ تک جاتا ہے۔ بائیں جانب کی علامت پر مریضہ کو

Scanned by CamScanner

لیکے سیسس سی۔ایم دی گئی اور درد فوراً جاتا رہا پھر پلٹ کر نہیں آیا۔

(ج) ایک محترمہ کو شکایت تھی کہ اسے ایسا لگتا ہے گویا ایک چھڑی گلے سے چل کر بائیں طرف کے پیٹ میں جارہی ہے۔ اور ایسا لگتا ہے کہ اس چھڑی کے دونوں کناروں میں دال جڑا ہوا ہے۔ اس مریضہ کو **کالی کارب** سی۔ایم دی گئی۔ اور ایک ہی خوراک سے تمام تکالیف رفع ہوگئیں۔

(د) ایک محترمہ۔۔۔۔ جب صبح اٹھتی ہے تو طبیعت چڑچڑی ہوتی ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلے درد کر رہے ہوتے ہیں۔ نظر کمزور ہوتی ہے۔ ہر طرف مایوسی چھائی رہتی ہے۔ اور وہ خوف زدہ رہتی ہے کہ کہیں نظر چلی نہ جائے۔ اسے **نکس ووميكا** ۱۰ MM کی ایک خوراک دی گئی۔ جس سے اس کا وہم چلا گیا۔

ڈاکٹر جیکسن لکھتے ہیں کہ اعلیٰ طاقت کے ذریعہ مرض خاموش ہوجانے کی وہ **سینکڑوں** مثالیں دے سکتے ہیں مگر کبھی کبھی اعلیٰ طاقت کے نیچے بھی جانا پڑتا ہے۔ لیکن ان کے مطابق ایسے کیس شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اعلیٰ طاقت کی دوا دینے کے بعد کافی عرصے تک انتظار کرنا مناسب ہے، اگرچہ مگن بھائی اور سار آبھائی وغیرہ ڈاکٹر اعلیٰ طاقت کی دوا دہراتے رہتے ہیں۔

(۴۵۶) داد یا کسی مرض میں پاؤں ٹھنڈا لگنا اور کیل کیریا کارب

CALCAREA CARBONICA

ڈاکٹر سکنر لکھتے ہیں کہ لیورپول کے نزدیک لڑکیوں کا ایک بورڈنگ ہاؤس تھا۔ وہاں کئی وجوہات کے باعث رنگ ورم یعنی داد کی بیماری پھیل گئی۔ بورڈنگ ہاؤس کی سپرنٹنڈنٹ نے ایلوپیتھ ڈاکٹر کو بلایا۔ وہ صفائی، کسرت وغیرہ کی ہدایت دے کر چلا گیا۔ مگر مرض پھیلتا چلا گیا۔ آخر ایک صاحب مجھے اور لیڈی سپرنٹنڈنٹ کو جانتے تھے۔ انہیں مشورہ دیا کہ ہومیوپیتھی کا سہارا لے کر دیکھنا چاہیئے کہ کیا کیا جاسکتا ہے، اور ڈاکٹر سکنر کا مشورہ لینا چاہیئے۔ مجھے جب بلایا گیا تو میرے سامنے

Scanned by CamScanner

پہلا کیس ایک سولہ سالہ لڑکی کا آیا۔ کہا جاتا تھا کہ وہ لڑکی بے حد احمق ہے اور ذرا ذرا سی بات پر رونے لگتی ہے۔ اس کا جب معاینہ کیا گیا تو اس نے دکھایا کہ اس کی بائیں جانگھ پر پھیکے رنگ ورم کا ایک دھبہ تھا۔ اس نے کہا کہ کبھی کبھی اسے وہاں بڑی خارش ہوتی ہے۔ صبح جب وہ ابھی بستر میں ہوتی ہے تبھی خارش ہونے لگتی ہے۔ جب اس سے گہرائی سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ اسے ایسا لگتا رہتا ہے کہ اس کے پیروں اور ٹانگوں میں ٹھنڈی اور گیلی جرابیں چڑھی ہوئی ہیں۔ اسے سردی بہت لگتی ہے ہر وقت ایسا لگتا ہے کہ اسے ماہواری ہونے ہی والی ہے۔ پیروں میں ٹھنڈی جرابیں ہونے کی علامت پر اسے **کیل کیریا کارب** ۲۰۰ کی ایک خوراک دی گئی۔ اور ہدایت کی گئی کہ ہر تیسرے دن اسے یہ دوا دیتے رہیئے۔ پیروں میں ٹھنڈی اور گیلی جرابیں چڑھے ہونے کی علامت اسی دوا کی ہے۔ یہ دوا ۲۸ اکتوبر ۱۸۷۶ء کو دی گئی۔ ۷ار نومبر ۱۸۷۶ء کو دیکھا تو پایا گیا کہ مرض میں مسلسل افاقہ ہو رہا تھا۔ خارش نہیں رہی تھی۔ داد کا دھبہ بھر رہا تھا۔ آخر وہ دھبہ غائب ہو گیا۔ ٹھنڈی جرابیں پہنے ہونے کا احساس ابھی برقرار تھا۔ اب **کیل کیریا کارب** ۲۰۰ ہفتے میں ایک بار پھر دی گئی۔ اور کہا گیا کہ اگلی ماہواری کے بعد دوا کو پھر جاری کر دیا جائے۔ اور تب تک دی جائے جب تک دھبے کا نام و نشان نہ رہے۔

جب لیڈی سپرنٹنڈنٹ نے دیکھا کہ مذکورہ لڑکی کا دھبہ سدھر رہا ہے تو وہ دو دو تین تین لڑکیوں کے گروپ کو بغرض علاج میرے پاس لانے لگی کیونکہ ایک ایک لڑکی کا ذکر کرنا میرے لئے مشکل ہے، اور چونکہ تمام لڑکیوں کی شکایت بھی ایک سی تھی، اس لئے ڈاکٹر اسکینر لکھتے ہیں کہ وہ اس کو مختصراً لکھیں گے۔ وہ لکھتے ہیں:-

مذکورہ لڑکی کے علاوہ اس کیس سے بدتر سات کیس اور تھے۔ ان میں سے دو کے سر اس مرض میں لاحق تھے خصوصاً بالوں کی جڑیں اس مرض میں لاحق تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی کی عمر ۱۵ سال تھی اور وہ موٹی تھی۔ اس کی چھاتی، ران، گردن اور جانگھ کے بائیں جانب اس مرض کے دھبے تھے۔ میں نے اپنی یادداشت میں کسی کا جسم مرض میں اتنا لاحق نہیں دیکھا۔ **سلفر** اور **کیل کیریا** کارب سے تمام مریض صحت یاب ہو گئے۔

Scanned by CamScanner

جب میرا مشورہ لیا گیا تو یہ مرض وبا کی طرح پھیل رہا تھا۔ اب اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ کئی لوگ سوچ سکتے ہیں کہ اس مرض کو ختم کرنے کے لئے **سلفر** اور **کیلی کیریا** ایم ایم خصوصی ہے، ایسی بات نہیں ہے۔ مریضوں میں پائی جانے والی علامات کو خصوصی کہا جا سکتا ہے۔ مگر رنگ ورم کے لئے یہ ادویات خصوصی نہیں ہیں۔ ہر مریض کا فرداً فرداً معائنہ کر کے ان ادویات کو علامت کے مطابق استعمال کیا گیا۔

DROSERA

(۴۵۷) گلے میں کھرکھراہٹ کھانسی اور ڈروسرا

ڈاکٹر ٹینک بین لکھتے ہیں کہ انہیں کھرکھراہٹی کھانسی اٹھتی تھی۔ یہ مرض سردی لگ جانے سے ہوتا تھا۔ اس سے رات بری کٹتی تھی۔ اس کی کھانسی کا ٹنگ مین کو کوئی علاج نہیں سوجھتا تھا۔ پچاس ادویات میں سے ایک بھی کارگر نہ ہوئی۔ مگر ابھی تک وہ ایلوپیتھی کے ذریعہ اس کا حل تلاش کر رہے تھے۔ وہ سوچتے تھے کہ رات کو نیند تو آنی ہی چاہیئے۔ اس لئے وہ **اوپیم** پیتے تھے جس سے اگلے روز دماغ اور پیٹ کی شکایت کھڑی ہو جاتی تھی۔ اسی حالت میں ہومیو پیتھی کی ریپرٹری کو پھر سے دیکھا۔ ٹنگ کی ریپرٹری میں لکھا تھا کہ گلے میں کھرکھراہٹ، "ڈروسرا"۔ ڈاکٹر نے **ڈروسرا** کی مدر ٹنکچر کی ایک بوند پانی میں ڈال کر لی۔ کھانسی بھی نہ رہی نیند بھی غضب کی آئی۔ ڈاکٹر کونیکر لکھتے ہیں کہ اسے "ون ایکس" یا تھری **ایکس** میں لینا زیادہ فائدہ مند ہے۔ بہ نسبت ۱۸۸ کے ہینی مین کا کہنا ہے کہ یہ دوا دہرانی نہیں چاہیئے۔

(۴۵۸) باہمی متضاد اور عجیب و غریب علامات اور

اگنیشیا IGNATIA

ڈاکٹر جے۔ ڈی۔ کرنٹس لکھتے ہیں کہ ایک لڑکی بہری تھی۔ مگر جب اسے گھوڑے پر بیٹھا دیا جاتا تو سب کچھ سنتی تھی اور کہے کا جواب دیتی تھی۔ یہ ایک طرح کا ہسٹریا تھا۔

Scanned by CamScanner

یہ **اگنیشیا** کی علامت ہے ۔ مریض کا موڈ بدلتا رہتا ہے ۔ وہ لڑکی جب گھوڑے پر چڑھی نہیں ہوتی تو بہری ہوتی تھی ۔ جب چڑھ جاتی تو سننے لگتی تھی ۔ یہ شکایت اس وقت شروع ہوئی جب اس کے جذبات عشق پر ٹھیس لگی ۔ جس لڑکے سے وہ محبت کرتی تھی اس نے کوئی ردّ عمل ظاہر نہ کیا ۔ تبدیلی **اگنیشیا** کی فطری علامت ہے ۔ یہ تبدیلی یا تضاد بخار کے وقت بھی نمایاں ہوتی ہے ۔ بخار میں ٹھنڈک، گرمی دونوں علامات پائی جاتی ہیں مگر سردی میں پیاس اور بخار کے وقت پیاس نہ ہونا **اگنیشیا** کی علامت ہے ۔
عام طور پر سردی لگنے پر پیاس نہیں ہونی چاہیئے ۔ اور گرمی لگنے پر پیاس ہونی چاہیئے ۔

(۴۵۹) گناہ گار ہونے کے احساس سے پاگل پن اور

اسٹرے مونیئم STRAMONIUM

ایک خاتون کی عمر ۴۸ سال تھی ۔ اسے ایک دم دھکا لگنے کی طرح پاگل پن ہو گیا ۔ پہلے بے خوابی ہوئی ۔ پھر پاگل پن آگیا ۔ وہ ۴۰ سال سے چرچ میں کام کر رہی تھی ۔ یادداشت کمزور ہو گئی ۔ وقت بڑا لمبا لگتا تھا ۔ کہتی تھی کہ برے برے خیال دل میں آتے ہیں ۔ ایسا لگتا ہے کہ میں گناہ گار ہوں فحش مناظر اور فحش خیالات پیچھا نہیں چھوڑتے ۔ یہ اس کے معمول کے بالکل خلاف تھا ۔ خیال آتا تھا کہ وہ اپنے اس شوہر کو قتل کردے جسے وہ پیار کرتی تھی ۔ وہ اس بات سے پریشان تھی کہ ایسے خیال کیوں آتے ہیں جب کہ وہ چرچ کی خدمت میں مصروف ہے ۔ یہ سب دیکھ کر وہ کہتی رہتی کہ اس کے لئے گناہ کے کفارے کی کوئی جگہ نہیں ۔
ریپرٹری کا مطالعہ کرنے سے **اسٹینم** اس کی دوا طے کی گئی ۔ جس سے اسے افاقہ ہوا ۔ اس کیس کو اچانک کامیاب بنانے میں **لیکے سس** بھی استعمال کی گئی اس کے بعد جو جسمانی علامات بچ رہیں ان کے لئے **کاربو وِیج** دی گئی ۔
اس سے ظاہر ہے کہ مرض دور کرنے کے لئے علامات کے مطابق کئی ادویات استعمال کی جاسکتی ہیں ۔

Scanned by CamScanner

PICRICUM ACIDUM

(۴۶۰) تجارتی پریشانی سے خودکشی اور اورم آرس نیکم

ڈاکٹر گرِ تھر ایک تاجر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ اعصابی مرض کا شکار تھا۔ تجارت کی مایوسیوں اور مالی پریشانیوں کے بوجھ تلے دبا تھا۔ نتیجے کے طور پر اسے بے خوابی کا مرض ہو گیا۔ جب اسے پریشانیوں سے نجات پانے کا کوئی راستہ نہ سوجھا تو اس نے گلے میں پھندا ڈال کر مرجانا بہتر سمجھا۔ وہ ایسے ہی مرنے والا تھا کہ اس کی بیوی نے اس کے گلے کا پھندا کاٹ دیا۔ ڈاکٹر گرِ تھر لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس کا علاج کیا۔ اسے **پلسا ٹلا** دی گئی اور پھر **آرسینک** دی گئی جس سے کچھ راحت ملی۔ آخر میں **اورم** اور **آرس نیکم** ۲۰۰ دینے سے اسے مکمل افاقہ ہوا۔ مہینے کے وقفے سے اسے یہ دوا دی جاتی رہی۔ پھر پہلے جیسی پریشانیوں کے باوجود وہ تجارت میں پہلے کی طرح مصروف ہو گیا۔

AURUM ARSENICUM

(۴۶۱) ذہنی کشیدگی سے افسردگی اور پک رِک ایسڈ

ڈاکٹر گرِ تھر ایک اسکول کی لیڈی ٹیچر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا بھائی پاگل ہو گیا تھا۔ اس تشویش کی ذہنی کشیدگی سے استانی کی نیند اڑ گئی۔ **اورم میور** دینے سے فائدہ ہوا۔ مگر **نائیٹرک ایسڈ** ۱۰M، ۵۰M طاقت میں دینے سے بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ پہلے سے بہتر ہے۔ اور جو فکر و تشویش ہے اور جو ذمہ داریاں اس پر ہیں انہیں بخوشی انجام دے رہی ہے۔ پاگل پن کے سیمینار میں مندرجہ ذیل ڈاکٹروں نے اپنے اپنے تجربات بیان کئے۔

(۹) ڈاکٹر نکستن :- انہوں نے کہا کہ ہم سب کو زندگی میں کئی موقعوں پر ذہنی پریشانی سے گزرنا پڑتا ہے۔ چند ایسے مریض بھی ہمارے پاس آئے ہیں جو ذہنی پریشانی کے شکار تھے۔ ایسے مریض بھی آئے ہیں جو گھر جاتے ہی اپنے کنبے کے افراد کو بلا وجہ مارتے ہیں۔ نکستن نے کہا کہ ایسے واقعات میں میرے تجربے میں **ایکٹیا رس موسا** اعلیٰ ترین دوا ہے۔

Scanned by CamScanner

(ب) ڈاکٹر ہیز :- آپ فرماتے ہیں کہ ایک ۶۰ سالہ شخص کی والدہ ۱۰۰ سال کی تھی۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ کئی سال تک تنہا رہا۔ وہ پاگل ہو گیا تھا جب اسے دیکھنے کے لئے مجھے بلایا گیا تب میں نے کیا دیکھا کہ وہ گھر کے چاروں طرف گولائی میں چکّر کاٹ رہا ہے۔ وہ ہاتھ (بازو) پھیلا کر گول گول چکر کاٹ رہا تھا۔ ہر بار وہ ایک آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی صورت دیکھتا تھا اور کہتا تھا "یا خدا! میں نے یہ نہیں کیا ہے میں نے یہ نہیں کیا۔ انہیں مت آنے دو۔" میں نے اسے **اسٹرے مونیم** دی۔ اسے کچھ کچھ نیند آئی۔ اگلے روز جب میں گیا تو دیکھا کہ پھر مکان کے گرد چکّر لگا رہا تھا۔ آئینے کے سامنے جا کر بولا۔ "آج غالبًا بارش ہو گی۔"

(ج) ڈیفن اسمتھ :- یہ واقعات سن کر مجھے وہ دن یاد آتے ہیں جب میں نے یہ پریکٹس شروع کی تھی۔ مجھے ایک چھ سات سال کی لڑکی کو دیکھنے کے لئے بلایا گیا۔ وہ کمرے کے چاروں طرف دوڑ رہی تھی۔ اور دیوار پر چڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ گھر والوں نے کہا کہ کئی روز سے یہ لڑکی مکان کے چکّر لگا رہی ہے اور دیوار پر چڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ کیس ویسا ہی ہے جیسا پہلے ڈاکٹر ہیز کے مریض پر تحریر کیا گیا۔ دوا **اسٹرے مونیم** ہی تھی۔

(د) ڈاکٹر بوتنل :- اس ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ **اسٹرے مونیم** پاگل پن کی حیرت انگیز دوا ہے۔ پاگل پن کے کئی مریض اس دوا سے صحت یاب ہوئے ہیں۔

(۴۶۲)۔ بواسیر اور سلفر SULPHUR

نو سیکھیے ڈاکٹروں کا ایک سمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں ان سے اپنے تجربات سنانے کے لئے کہا گیا۔ وہاں ایک ایسی ہی لیڈی ڈاکٹر نے بتایا:۔

(۹) پریکٹس شروع کرنے کے ایک سال بعد مجھے ٹیلی فون آیا جس میں ایک خاتون بول رہی تھی۔ اس نے پوچھا۔ "کیا آپ ڈاکٹر ہیں؟" میں ابھی پوری ڈاکٹر نہیں بنی تھی مگر میں نے کہا "جی ہاں، سمجھا تو یہی جاتا ہے کہ میں ڈاکٹر ہوں" محترمہ نے کہا کہ میں اپنے شوہر کو آپ کے پاس بھیج رہی ہوں۔ میں سمجھ نہیں سکی کہ یہ خاتون اپنے شوہر کو ایک لیڈی

ڈاکٹر کے پاس کیوں بھیج رہی ہے؟ آخر کچھ دیر بعد چھ فٹ کے ایک لمبے چوڑے نوجوان میرے یہاں آپہونچے وہ اس محترمہ کے شوہر تھے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں بواسیر کی شکایت ہے۔ چبھتا چبھتا سا درد ہوتا ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ چبھتا سا سن کر میرا دھیان ایپس کی طرف گیا۔ وہ دوا میں نے انہیں کھلادی جس سے کچھ فائدہ ہوا۔ تب میں نے سوچا کہ جلن بھی ہے۔ لہٰذا **سلفر** دینی چاہیئے تھی۔ اب میں نے انہیں **سلفر** ۳۰ دی اور وہ چند روز میں ٹھیک ہوگئے۔ اب نہ تو چبھن تھی، نہ جلن اور نہ ہی خون۔ تب سے یہ صاحب میرے ایجنٹ بن گئے اور انہوں نے کئی مریض بواسیر کے میرے پاس بھیجے۔ میں سوچنے لگی ہوں کہ میں انہیں بھیجے گئے ہر مریض پر کمیشن دوں۔ یہ سن کر تمام اسٹوڈنٹ ڈاکٹر ہنسنے لگے۔

(۴۶۳) نزلہ اور سردی کا کیس اور نازہ (Naja)

لیکے سس اور **کروٹیلس** کی طرح **نازہ** بھی سانپ کا زہر ہے۔ جس کیس میں دل کے مرض کی علامات ہوں ان میں ان تینوں ادویات کو یاد رکھنا پڑتا ہے۔ کینٹ نے لکھا ہے کہ دل کے کیس میں **نازہ** کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر نکسن لکھتے ہیں کہ ایک ۲۹ سالہ نوجوان کو نزلہ ہوگیا۔ جسم کو سردی محسوس ہونے لگی۔ سر درد تھا اور ہاتھ پیر میں بھی درد تھا۔ میرے یہاں مریض رات کو ۹ بجے آیا۔ میں نے اسے **جیلسی میم** دے دی۔

اگلے روز صبح ٹیلی فون آیا کہ میں مریض کو دیکھ آؤں میں مریض کے گھر گیا۔ صبح ایک بجے مریض باتھ روم میں گیا اور دروازے پر ہی گر گیا۔ اسے اٹھا کر بستر پر لاکر لٹادیا گیا۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ صبح چار بجے آکر میں مریض کو دیکھوں۔ میں باہر گیا ہوا تھا۔ لہٰذا میں مریض کو دیکھ نہ سکا۔ میں ۹ بجے مریض کو دیکھنے گیا۔ تو دیکھا وہ کرسی پر بیٹھا آگ تاپ رہا تھا۔ اور سانس کے لئے ہانپ رہا تھا۔ ہونٹ اور ناخون نیلے پڑ گئے تھے۔ ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ آرہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر ڈاکٹر اور کنبے کے افراد کا خوف زدہ ہونا لازمی تھا۔ میں نے اس بات کی پرواہ نہ کی کہ ریپرٹری کھول کر علامات تلاش کروں۔

Scanned by CamScanner

ہیں نے فوراً اسے **نازہ ۲۰۰** کی ایک خوراک دے دی۔ یہ دوا اکثر دل کے مریض کو دی جاتی ہے۔ تین گھنٹے میں مریض بستر میں لیٹ کر آرام کرنے لگا ہانپنا بھی بند ہو گیا۔ اگلے روز بھلا چنگا ہو گیا۔

(۴۶۴) ہرنیا اور ہائی ڈراسٹیس HYDRASTIS

جانگھ اور دھڑ کے درمیان کے حصے کو "گروین" کہتے ہیں۔ پیٹ کی آنتوں کو لپیٹے رکھنے والی بیرونی جلد میں سے آنت کا کچھ حصہ فوطوں تک چلا جائے تو اس کو ہرنیا کہتے ہیں۔ آنت کے کچھ حصے کو فوطوں میں چلے جانے سے گروین میں درد ہوتا ہے۔ جہاں گروینز میں درد محسوس ہو وہاں **ہائی ڈراسٹیس** سے ہرنیا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ گروینز میں درد، اس علامت پر **ہائی ڈراسٹیس** دی جانی چاہیے۔ یہ ہیرنگ کی "گائیڈنگ سمپٹمز" نامی کتاب کی چھٹی جلد کے ص ۶۳ پر درج ہے۔

(۴۶۵) ۔ نوسوڈز NOSODES

"نوسوڈز" کی تشریح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ مرض کے زہر یعنی مواد کو کسی مرض میں داخل کرنے کے عمل کو نوسوڈ کہتے ہیں۔ کئی ڈاکٹر کسی مرض کا علاج کسی نوسوڈ ہی سے شروع کرتے ہیں۔ کئی اس وقت کرتے ہیں کہ جب مرض کی علامت اور نوسوڈ کی علامت واضح نہ ہو۔ مرض کی بنا پر سورا، سفلس، سائکوسس میں سے کون سا میازم یعنی (فطرت) بیٹھا ہے یہ جان کر ہی دائمی امراض کا علاج ممکن ہے۔ اسی لئے ہوشیار ڈاکٹر مریض کی سورا وغیرہ کی فطرت دیکھ کر ہی نوسوڈز کا استعمال کرتے ہیں۔

کلارک کی "ڈکشنری آف میٹریا میڈیکا" میں ۲۲ نوسوڈز کا تذکرہ کیا گیا ہے جن میں سی کیل کور بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل نوسوڈز کا بھی علاج میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۱) **اسکارلیٹینم** ۔ سکارلیٹ فیور یعنی لال بخار یا گٹھیا میں۔

Scanned by CamScanner

(ب) پرلوٹس سیلینم کتا کھانسی میں (جس میں ہنی تیین نے ڈروسرا کی سفارش کی ہے)۔

(ج) سورائینم ۔"سورا" میازم میں۔

(د) میڈورائینم ۔ گونوریا (سوزاک) میازم میں۔

(ل) سفی لینم ۔ سفلس یعنی آتشک میازم میں

(م) ٹیوبرکیولینم ۔ ٹی۔ بی کی بنا پر (یا ویسی لینم)

(۴۶) سفی لینم اور شدید قبض SYPHILINUM

ایک محترمہ قبض کشائی کے لئے انیما لیا کرتی تھی۔ ایک ہوشیار نرس اسے انیما دے رہی تھی، اس کے خاندان میں آتشک کا عنصر تھا۔ اس کا مقعد اتنا سکڑا ہوا تھا کہ اس میں نلی ڈالنے میں بھی درد ہوتا تھا۔ اس کی وجہ بھگندر رہی تھی۔ رات کو اس کے سارے مرض شدید ہو جاتے تھے۔ بھگندر، بے خوابی اور پاگل پن تمام امراض میں وہ گھر جاتی تھی۔ لیکن سسس وغیرہ دینے سے اسے افاقہ نہ ہوا۔ آخر سفی لینم ۱M دی گئی۔ نتیجے کے طور پر اسے معمول کے مطابق حاجت ہونے لگی۔ قبض نہ رہا۔

(۴۷) کان میں سیلان مواد اور سورینم PSORINUM

ڈاکٹر ایلزبتھ رائٹ ہبس بینڈ ایک گیارہ سالہ لڑکے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اسے ۱۰۳ ڈگری بخار تھا۔ چھوٹے سے کمرے میں گرمی میں پڑا تھا۔ مگر اونی کمبل اور مفلر سے سر تک لپیٹے پڑا تھا۔ اس کے لئے سردی نا قابل برداشت تھی۔ چہرہ زرد اور جلد گندمی اور بدبودار پسینے سے تر تھا۔ کان سے پتلا مواد بہتا تھا۔ یہ اتنا بدبودار تھا کہ پاس کھڑا بھی نہیں ہوا جا سکتا تھا۔ کان سے سڑاند کی علامت پر اسے ایک خوراک سورینم ۱۰M دی گئی۔ دو گھنٹے میں بخار اتر گیا۔ ایک ہفتے میں کان سے مواد کا سیلان بڑھ گیا۔ سردی، پسینہ اور بدبو جاتی رہی۔ تین ہفتے بعد اس کی ماں نے کہا کہ یہ بچہ

Scanned by CamScanner

اتنا تندرست کبھی نہیں رہا تھا۔ دس ماہ تک کان سے مواد بھی نہیں آیا۔ بعد میں جب آنے لگا تو ایک خوراک سورینم کی اور دے دی گئی، جس سے مرض جڑ سے چلا گیا۔

NATRUM MURIATICUM

(۴۶۸) ایلبیومینوریا اور نیٹرم میور

ڈاکٹر ریڈ لکھتے ہیں کہ ایک ۱۴ سالہ لڑکا اپنی ماں کے ساتھ بغرض علاج ان کے دفتر میں آیا۔ وہ ایلوپیتھک علاج کرا چکا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اسے برائیٹس ڈیزیز کہتے ہیں ۔۔۔ ہم جو کچھ کر سکتے تھے کر چکے ہیں۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کا چہرہ پھولا ہوا تھا۔ آنکھوں اور ہاتھ پیر پر سوجن تھی۔ سانس تیز چل رہا تھا۔ دن رات کھانستا تھا۔ پیاس تیز تھی۔ سردی ۹ بجے سے شروع ہو کر دوپہر تک لگتی تھی۔ سردی ہاتھ کی انگلیوں اور پیر کے پوروں سے شروع ہو کر پیٹھ تک جاتی تھی۔ سر درد رہتا تھا۔ اس کی علامت نمک کی پروونگ جیسی تھی۔ اسے نیٹرم میور ۲۰۰ دی گئی۔ تین خوراکیں دی گئیں انہیں چھ چھ گھنٹے بعد لیا گیا۔ اگلے روز بخار تو ویسا ہی رہا، مگر ایلبیومین ۲۵ فی صد کم ہو گئی۔ یہ علاج یکم نومبر ۱۸۸۹ء کو شروع ہوا تھا۔ ۴، نومبر تک ویسی ہی حالت تھی۔ پھر ۱۰ نومبر تک اسے پلاسیبو دیا جانے لگی۔ کیونکہ مرض کم ہو رہا تھا۔ ہم سمجھ گئے کہ ہمیں اصلی دوا مل گئی ہے۔ اس لئے ڈاکٹر نے ۱۰ نومبر کو نیٹرم میور ۱۰M میں دی۔ جس کے بہت اچھے نتائج نکلے۔ ڈاکٹر نے لکھا ہے کہ اگر وہ ۲۰۰ طاقت تک ہی رہتا، اعلیٰ طاقت پر نہ جاتا تو لڑکا ٹھیک ہوتا یا نہ ہوتا۔ البتہ مکمل طور پر صحت یاب ہونے میں وقت لگ جاتا۔

SYPHILINUM

(۴۱۹) ٹانگوں میں درد اور سفلینیم

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ ان کے ایک ڈاکٹر دوست تھے، جنہیں دو تین سردیوں میں دونوں ٹانگوں میں ہر رات بستر میں لیٹتے ہی شدید درد شروع ہو جاتا تھا۔ جو ساری رات رہتا تھا۔ راحت بستر سے اٹھ کر گھومتے رہنے سے ملتی تھی۔ کسی تدبیر سے ٹھیک نہ ہوا۔ ڈاکٹر کینٹ نے کہا کہ تم تو سب کچھ کر چکے۔ میں یہ درد ختم کر دوں گا۔ ڈاکٹر کینٹ

Scanned by CamScanner

نے رات کو درد کی علامت پر سِفی لینم ۱۰۰۰ M کی ایک خوراک دی جس سے درد جاتا رہا۔ اس کے بعد پھر ایک بار درد اٹھا۔ تب بھی اسی دوا اور خوراک سے ٹھیک ہو گیا۔

(۴۷۰) دمہ اور سِفی لینم SYPHILINUM

مذکورہ ڈاکٹر ایک ۸۷ سالہ خاتون کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسے ۲۵ سال سے دمے کی شکایت تھی۔ دمے کا حملہ ہر رات بستر میں لیٹتے ہی یا بجلی وغیرہ یا طوفان آنے پر ہی ہو جاتا تھا۔ اس کی نیند اڑ جاتی۔ اسے نہ تو دن میں نیند آتی نہ رات میں! ایلوپیتھی کے علاج سے دو ماہ نیند آئی۔ پھر اس سے بھی نیند نہیں آئی۔ اسے آرسینک، بیلاڈونا، ایپی کاک نکس وومیکا، فاسفورس، سلفر، اوپیئم وغیرہ سب ادویات دے کر دیکھ لیا مگر کسی سے فائدہ نہ ہوا۔ سفی لینم C.M فائدہ کر گئی۔

LACHESIS

(۴۷۱) گردہ کٹوانے کے بعد کانوں میں آواز اور لیکے سِس

ڈاکٹر ٹائیلر نے لکھا ہے کہ ایک ریٹائرڈ آفیسر نے شکایت کی کہ انہوں نے گردے کا آپریشن کرایا تھا اس آپریشن کے بعد ان کے کانوں سے سائیں سائیں کی آواز آنے لگی۔ آواز بائیں کان سے آتی تھی۔ انہوں نے کان ناک گلے کے ماہر ڈاکٹر کو دکھایا۔ انہوں نے بھی جواب دے دیا۔ مذکورہ مرض کے علاوہ انہیں ایک اور بھی شکایت ہو گئی۔ وہ ہانپنے لگے۔ سانس رک جاتا تھا۔ اس خوف سے کہ لیٹنے سے اور سانس رکنے سے کہیں دل ہی کام کرنا نہ چھوڑ دے، وہ لیٹتے نہیں تھے۔ انہیں لیکے سِس کی تین خوراکیں دی گئیں، جس نے ساری بیماری بھگا دی۔ لیکے سِس سانپ کا زہر ہے۔ اور سبھی زہر ہمیشہ اعلیٰ طاقت میں (۲۰۰، ۱M) میں دیئے جاتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

ARSENICUM ALBUS

(۲۷۴)۔ ہوائی حملے کا خوف اور آرسینک

ایک مریض کو ہوائی حملے کا خوف ستاتا تھا۔ اس کے ہاتھ پیر ٹیڑھے پڑ گئے تھے ۔
بے چینی اور حملے کا ڈر ، ان دونوں وجوہات سے جسم ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔ **آرسینک** ۱۰M
دینے سے چند ہی منٹ میں جسم میں گرمی آگئی ۔ مگر سرجن نے کہا کہ منہ میں لعاب نہیں آرہا،
منہ خشک ہے ۔ خوف کی وجہ سے منہ خشک ہو ہی جاتا ہے ۔

ACONITUM NEPELLUS

(۳۷۴)۔ بستر میں پیشاب اور ایکونائیٹ

ایک ۱۹ سالہ لڑکی کا دوران جنگ قریب میں بم پھٹ جانے کی آواز سے پیشاب نکل
گیا۔ پھر اسے یہ مرض ہی ہوگیا۔ اسے چار روز تک ہر آدھ گھنٹے بعد **ایکونائیٹ** ۶ دی گئی۔
اس کے بعد جب بم گرنے یا پھٹنے کا امکان ہوتا تو رات کو یہی دوا دی جاتی رہی ۔ تین ہفتے
بعد یہ شکایت نہیں رہی ۔

SCARLATININUM

(۴۷۴)۔ گٹھیا اور اسکارلیٹینم

اس کا تذکرہ ہم نمبر ۶۵ ۱ میں کر چکے ہیں ، ایک مریض کی ٹانگوں میں ریاح کا درد تھا۔
۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء کو ایک ایلوپیتھ ڈاکٹر نے اسے ہمارے اسپتال میں اس لئے بھیجا کہ
ہمارے یہاں اس کے گٹھیا کی وجہ سے ہو رہے درد کی مالش کی جائے ۔ یہ درد اسے دو
سال سے تھا۔ جب اس کے جسم کا معائنہ کیا گیا تو یہ نظر آیا کہ اس کی دونوں ٹانگیں خودبخود
آگے پیچھے حرکت کرتی تھیں۔ درد خاص طور پر بستر پر لیٹنے سے ہوتا تھا۔ لیٹنے کا اس کا
طریقہ ایسا تھا کہ جس میں پاؤں اوپر کی جانب ہوتے تھے ۔ یہ علامات بے سرد پا تھیں۔ اس
کی دوا کیا دی جاتی ؟ ۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ بچپن میں سرخ بخار یعنی اسکارلیٹ فیور
ہو چکا تھا۔ اسی بنا پر اسے **اسکارلیٹینم** ۲۰۰ کی تین خوراکیں چھ چھ گھنٹے بعد لینے کو دی

Scanned by CamScanner

گئیں۔ مالش کرنے کی جگہ یہ دوا دی گئی اور جو مرض دو برس سے جاری تھا، وہ اس نوسوڈ سے چلا گیا۔ یہ حوالہ "ہومیو پیتھک پرسپیکٹیو" کے فروری سنہ ۱۹۸۸ء کے شمارے سے اخذ کیا گیا ہے۔

(۴۷۵) علامات کا کی نوٹ اور مرض

ہم بار بار کہتے ہیں کہ ان علامات پر یہ دوا دینی چاہیئے۔ اس مرض پر یہ دوا دی جائے۔ ایسا نہیں ہے۔ مگر پھر بھی جگہ جگہ مرض کا نام لکھ دیتے ہیں۔ اب تک ہماری توجہ مرض کے نام تک ہی مرکوز رہی ہے۔ کیونکہ ہمارا مطالعہ ایلوپیتھی، آیورویدا اور یونانی طریقہ سے ہوا ہے۔ ہومیو پیتھی ایک نیا طریقۂ علاج ہے، جس میں علاج کے دوران مرض کے نام کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اسی لئے مریض اور ڈاکٹر دونوں پیش وپیش میں پڑ جاتے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ڈاکٹر گورنیسی نے "کی نوٹ" کی اصطلاح تراشی تھی۔ ہم مریض کی علامات کے مطابق دوا دینا چاہتے ہیں۔ اور ان علامات کی حامل دوا ڈھونڈنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ دوا کون سی ہے یہ مسئلہ برقرار رہتا ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے "ریپرٹری" بنی ہے۔ مگر ریپرٹری میں جو دوائیں علامات کے لئے دی گئی ہیں وہ ایک نہیں لاتعداد ہیں۔ اس مسئلے کا آخر حل کیا ہے؟ اسی مسئلے کا حل ڈاکٹر گورنیسی کا "کی نوٹ" طریقہ ہے۔ بلاشبہ ہر دوا کی سینکڑوں علامات ہوتی ہیں مگر ان میں کوئی تو علامت خاص ہو گی۔ دنیا میں انسان اربوں کی تعداد میں ہیں۔ مگر ہر شخص کی پہچان اور شناخت الگ ہے۔ مذاہب بھی لاتعداد ہیں۔ مگر سب مذاہب کا 'کی نوٹ'، یعنی کلمۂ اللہ ہے۔ دنیا میں بے شمار اشیا ہیں مگر ان سب کا مرکز یعنی انہیں ایک لڑی میں پرونے کا عنصر کشش ثقل ہے۔ سیاسی اور سماجی نظام بھی ان گنت ہیں مگر ان کی بنیاد ترقی ہے۔ خانہ داری نظام سب کا الگ ہے۔ مگر ان سب کو ایک زنجیر میں باندھنے والا جذبۂ محبت ہوتا ہے۔ اسی طرح ادویات کی علامات علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں مگر ہر دوا کی اپنی خصوصیت ہے۔ جس کی جو خاصیت ہے یا جس کی وجہ ہے، وہ باقیوں سے الگ ہے۔ اسی کو اس دوا کا 'کی نوٹ' کہا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر کی ہوشیاری اس میں

Scanned by CamScanner

ہے کہ وہ ہر دوا کے "کی نوٹ" پہچان لے۔ مریض کو دیکھتے ہی یہ کہہ اٹھے کہ یہ **نکس** ہے یہ **پلس** ہے، یہ **سیکیل** ہے۔ اسی مقصد سے میٹریا میڈیکا لکھی جاتی ہے۔ اسی لئے ہم نے اپنی میٹریا میڈیکا کا نام "ہومیو پیتھک ادویات کی عکاسی" اور ٹائیلر نے اپنی میٹریا میڈیکا کا نام "ہومیو پیتھک ڈرگ پکچرز" رکھا ہے۔ ہوشیار اور ماہر ڈاکٹر ہونے کے لئے ہر دوا کا "کی نوٹ" ہمارے ذہن میں واضح ہونا چاہیئے۔ یہ کہہ دینا آسان ہے کہ ہومیو پیتھی میں ایک علامت پر دوا نہیں دی جاتی۔ علامات کے اجتماع (دوا دی جاتی ہے) مگر مجموعی علامات کا کوئی مریض نہیں ملتا۔ پر و ونگ میں بھی تمام علامات یکساں نہیں ہوتیں کسی کی کچھ علامات ہوتی ہیں اور کسی کی کچھ! ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہر ڈاکٹر کو دوا کا استعمال کرتے ہوئے یہی بات پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ یہی ہر دوا کا جوہر ہے۔ اسی کو "کی نوٹ" کہا جاتا ہے۔ مثلاً۔

STRAMONIUM

(۴۷۶) ایسٹرے مونیم اور حد سے زیادہ بکواس کرنا

ڈاکٹر گورینسی کو ایک مریضہ کے مشورے کے لئے بلایا گیا۔ اسے ماہواری کی تکلیف تھی۔ اس کی کئی علامات تھیں۔ جب وہ مریضہ کو دیکھنے کے لئے گئے تو مسلسل درد انگیز انداز سے باتیں کرتے رہنے کی کیفیت دیکھ کر وہ انتہائی متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے جھٹ کہا کہ یہ تو **ایسٹرے مونیم** ہے۔ یہ دوا دینے سے وہ ٹھیک ہوگئی اس کی ماہواری کی تکلیف جاتی رہی۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ باتونی پن اور ماہواری کی تکلیف کا آپس میں کوئی ربط نظر نہیں آتا۔

STRAMONIUM

(۴۷۷) ایسٹرے مونیم اور ٹائیفائیڈ

ڈاکٹر گورینسی ایک مریض کی مثال دیتے ہیں کہ "کی نوٹ" کے متعلق لکھتے ہوئے ٹائیفائیڈ کے ایک مریض کو دیکھنے کے لئے وہ اپنے ساتھی کے ساتھ گئے۔ بچہ تندرست اور صحت مند تھا۔ ان کا دوست لکھتا ہے کہ جب وہ مریض کے بستر کے پاس گئے۔ تب

Scanned by CamScanner

انہوں نے مریض کو عجیب و غریب انداز سے اپنا سر اِدھر اُدھر پٹکتے دیکھا۔ یہ کیفیت انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ سر تکیئے سے باہر ہو جاتا اور پھر لوٹ آتا تھا۔ گورینسی کے ساتھی لکھتے ہیں کہ یہ سب دیکھ کر انہیں یاد آیا کہ ڈاکٹر گورینسی نے یہ عجیب و غریب علامات الیسٹرے مونیئم کے 'کی نوٹ' میں تحریر کی ہیں۔ مریض کو یہ دوا دی گئی اور وہ شفایاب ہو گیا۔

مذکورہ مثالوں سے واضح ہے کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں 'کی نوٹ' سسٹم کی بہت اہمیت ہے۔ ہر ڈاکٹر کو ادویات کے 'کی نوٹ' سسٹم میں ماہر ہونا چاہیئے۔ ڈاکٹر گورینسی کی 'کی نوٹس' پر تحریر کردہ کتاب کا نام ہے "کی نوٹس ٹو میٹریا میڈیکا"۔

(۴۷۸) کروکس اور سیلان خون CROCUS SATIVUS

کروکس سیلان خون کا 'کی نوٹ' ہے۔ سیلان خون یا تاگے کی طرح خون بہنا۔ کروکس زعفران کو کہتے ہیں اس کی کئی علامات ہیں۔ مگر جب خون بہہ رہا ہو اور وہ تاگے کی طرح لٹک رہا ہو تو یہ اس کا 'کی نوٹ' کہلائے گا اور اس طرح کے سیلان خون کو روک دے گا۔

CIMICIFUGA RACEMOSA

(۴۷۹) حیض کی تکلیف اور سیمی سیفیوگا (اکٹیا رسموسا)

ایک ۲۸ سالہ خاتون کی ماہواری سردی لگنے سے رک گئی۔ اس وجہ سے وہ کئی ماہ تک، اذیت برداشت کرتی رہی۔ دماغ میں دھندلاپن، چہرے پر خون کبھی آ دوڑے اور کبھی زرد پڑ جائے۔ رات کو غش طاری ہو جائے۔ سردی ستاتی تھی، سر درد ہوتا تھا۔ بے چینی تھی۔ وہ اپنے ہاتھوں کو ایک جگہ بے حس نہیں رکھ سکتی تھی۔ ان کے ذریعہ وہ مختلف حرکات کرتی رہتی۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے تھے۔ اسے رات دن سیمی سیفیوگا ۳ دیتے رہے اور چوتھے ہی روز وہ کام پر چلی گئی۔

Scanned by CamScanner

(۴۸۰)۔ گھبراہٹ اور سیمی سیفیوگا CIMICIFUGA RACEMOSA

ایک لمبا چوڑا ۴۰ سالہ شادی شدہ شخص ڈاکٹر رچرڈ کاک کے کلینک میں آیا۔ اس نے شکایت کی کہ اُسے بڑی گھبراہٹ ہے۔ اس کی گھبراہٹ اس بات سے ظاہر ہو رہی تھی کہ وہ بار بار کرسی کو نوچتا تھا۔ وہ اتنا گھبرایا ہوا تھا کہ اپنی علامات کو کہتا ہوا تین بار باہر گیا تب کہیں جاکر اپنا بیان پورا کر سکا۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں کچھ ہو نہ جائے۔ وہ تقریباً پاگل پن کے ہی قریب تھا۔ اسے ایک ہفتے تک **سیمی سیفیوگا** پہ ہی رکھا گیا۔ وہ اس دوران ٹھیک ہو گیا۔ **سیمی سیفیوگا** خاص طور پر رُکے ہوئے حیض کی تکلیف کی دوا ہے اور ٹنکچر یا ۳۰ تک دی جاتی ہے۔ **سیمی سیفیوگا** کو امریکن **ایکونائیٹ** کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں **ایکونائیٹ** کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔

(۴۸۱)۔ درد اور فاسفورس PHOSPHORUS

ولیم اسٹین راڈف لکھتے ہیں کہ ایک ۱۹ سالہ نوجوان کے دائیں جانب درد شروع ہو گیا۔ انہیں کہا گیا کہ کوئی دوا بھیج دیجیے۔ پیام رساں سے معلوم ہوا کہ نوجوان کو ایک دم اچانک ایک دم درد کا دورہ پڑا تھا۔

وہ اس وقت بڑا بے چین تھا۔ وہ لڑھکتا پھڑکتا اور بے چین تھا۔ اور اسے تیز بخار تھا۔ ڈاکٹر نے اسے **ایکونائیٹ** تین ایکس کی دوا بھیج دی۔ اور ہدایت کی کہ دوا ونس پانی میں دوا ڈال کر تین تین گھنٹے کے وقفے سے اس وقت تک دیتے رہیں جب تک مرض میں فرق نہ پڑے۔ اگلے روز انہیں بلایا گیا، کیونکہ درد کم ہونے کے بجائے بڑھ گیا تھا۔ نبض ۱۳۰ چل رہی تھی اور بخار ۱۰۵ ڈگری تھا۔ یہ حالت دیکھ کر ڈاکٹر حیران رہ گیا، کیونکہ مریض نے ان سے کہا کہ درد وہاں ہو رہا ہے جہاں اپنیڈیکس ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ سوچنے لگا کہ کہیں نوجوان کو اپینڈے سائیٹس تو نہیں ہے؟ مگر ہومیو پیتھ ڈاکٹر کا یہ سوچنا غلط تھا۔ کیونکہ ہومیو پیتھ کو مرض کے نام سے نہیں بلکہ علامت

Scanned by CamScanner

اور دوا کے مطابق سوچنا چاہیئے تھا۔ علامات کے مطابق مریض کو **فاسفورس ۲۰۰** دی گئی، کیونکہ مریض خون کی قے کر رہا تھا۔ مریض کو فوراً فائدہ ہوا۔ پوٹینسی کا تعلق بھی اسے دیکھنا چاہیئے کہ مرض تازہ ہے یا دائمی۔ تازہ مرض کے لئے ہلکی اور دائمی مرض کے لئے اعلیٰ طاقت کی دوا دینی چاہیئے۔

ہومیوپیتھ طریقۂ علاج کے خاص اصول

ایک ہومیوپیتھ ڈاکٹر کو اپنا علاج کامیاب بنانے کے لئے مندرجہ ذیل امور ذہن نشین کر لینے چاہئیں:۔

(ا) مرض کی علامات کیا ہیں۔

(ب) مرض کی علامات اور دوا کی علامات میں مطابقت ہے یا نہیں؟۔

(ج) مرض کی علامات اور دوا کی علامات کی گہرائی یکساں ہے یا نہیں۔

(د) مطابقت سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ کیا آپ کی منتخب کردہ دوا اتنی گہرائی تک جاتی ہے جتنی گہرائی تک مرض گیا ہے؟ دونوں کی گہرائی یکساں ہو۔

(ل) اگر مرض تازہ ہے، تو ابھی اس کی ابتدا ہے۔ اور تب کم طاقت سے کام چل جائے گا۔

(م) اگر مرض دائمی ہے تو گہرا تصور کیجئے۔ اور اس کے لئے اعلیٰ طاقت کی دوا کام دے گی۔

(ن) ہلکی طاقت سے مراد ہے:۔ مدر ٹنکچر، ۱x، ۲x، ۳x وغیرہ۔

(و) اعلیٰ طاقت سے مراد ہے۔ ۳۰، ۲۰۰، ۱M، ۱۰M، ۵۰M وغیرہ۔

(ے) ہنی مین شروع میں ایلوپیتھ ڈاکٹروں کی طرح ۲ گرین، ۵ گرین وغیرہ کی صورت ہی میں دوا دیا کرتے تھے۔ مگر پھر گرین اور گرام وغیرہ کے ایلوپیتھک انداز کو ترک کر کے ۳۰ طاقت میں دینے لگے۔ نئے ڈاکٹروں نے بھی ۳۰ طاقت میں دوا دینی شروع کرنی چاہیئے۔ پھر بھی کئی ڈاکٹر شروع ہی میں ہر مرض کا علاج اعلیٰ طاقت سے شروع کرتے ہیں۔ اس بارے میں قطعی فیصلہ کسی نے نہیں کیا۔

Scanned by CamScanner

(۴۸۲) شدید کھانسی اور اورم میور AURUM MURIATICUM

ایک سیمینار میں ڈاکٹر ہٹین نے کہا: ڈاکٹر ہنی مین نے کرانک ڈیزیز نامی کتاب میں لکھا ہے کہ شدید کھانسی بستر پہ جاتے ہی شام کو شروع ہو جاتی تھی۔ اس کے لئے **اورم میور** اعلیٰ ترین دوا ہے۔ ڈاکٹر ہٹین ایک مریض کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اسے روز شدید خشک کھانسی اٹھتی تھی۔ کھانستے کھانستے گلا بھر آتا تھا۔ اس دوران مریض بول بھی نہیں سکتا تھا۔ کھانسی کا حملہ ہر روز شام کو چھ بجے ہوتا تھا۔ یہ کھانسی آدھ گھنٹہ یا گھنٹہ بھر چلتی تھی۔ گھنٹے بھر بعد خود بخود بند ہو جاتی تھی۔ حملے کے دوران منہ میں لعاب بھر جاتا تھا۔ اس مریض کو کئی دوائیں دی گئیں۔ مگر کسی سے افاقہ نہ ہوا، شام کو تیز کھانسی جس میں منہ میں لعاب بھر جائے، اس کی علامت پر **اورم میور** دینے سے کھانسی رفع ہو گئی اور مریض صحت یاب ہو گیا۔

(۴۸۳) چھاتی میں پھوڑا اور برایونیا BRYONIA

ایک خاتون کے چار ہفتے کی اولاد تھی۔ بچے کی ماں کی بائیں چھاتی پر دو پھوڑے تھے۔ ایک پھوڑا پھوٹ چکا تھا۔ دوسرا بن رہا تھا۔ ماں کی چھاتی پھول رہی تھی۔ اور سخت تھی۔ وہ سرخ ہو گئی تھی اور درد ہوتا تھا۔ ملائم تھی۔ ذرا سا چھونے سے تکلیف بڑھ جاتی تھی۔ اور گہری سانس لینے پر بھی تکلیف ہوتی تھی۔ پیاس بہت لگتی تھی۔ اسے **برایونیا ۲۰۰** دی گئی۔ اگلے روز جب مریضہ کو دیکھنے گئے تو وہ کہنے لگی کہ دوا لینے پر جلد ہی سردی لگنی شروع ہو گئی۔ اور وہ ایک گھنٹہ پریشان رہی۔ مگر پھر خاموش ہو گئی۔ پھوڑے بھی چلے گئے۔

ڈاکٹر ویل لکھتے ہیں کہ میسٹائی ٹس (چھاتی میں درد) میں **برایونیا** بہت کارگر ہوتی ہے اور یہ دوا میسٹائی ٹس کو روک دیتی ہے، ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ان کے مریض اپنے بچوں کو **برایونیا ۲۰۰** دوسرے چوتھے روز دیتے رہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

(۴۸۴) دیرینہ پھوپھس مرض اور برایونیا BRYONIA

ایک نوجوان لڑکی کو پھیپھڑے کا مرض تھا۔ مگر چند روز بعد ہومیوپیتھک علاج سے راحت ملی تھی۔ وہ پچھلے دو روز سے بہت بیمار تھی۔ چھاتی کے دائیں جانب شدید درد تھا۔ چھاتی چیر دینے والا درد تھا۔ وہ مسلسل کھانسی سے تنگ تھی۔ حتیٰ کہ سو بھی نہیں سکتی تھی۔ بھر بھر کے پانی پیتی تھی، گہری سانس نہیں لے سکتی تھی اور تھوڑی سی نیند کی خواہاں تھی۔ اسے برایونیا ۲۰۰ دی گئی۔ اگلے روز اس کے باپ نے آکر کہا کہ اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ آپ نے ہومیوپیتھک دوا دی ہے تو میں آکر کہتا کہ افیم کی جو دوا دی ہے اس سے وہ رات بھر سوتی رہی۔ اس کا یہ علاج مستقل رہا، کیونکہ اس کی کھانسی بھی چلی گئی اور نیند بھی آنے لگی۔

APIS MELLIFICA

(۴۸۵) اندام نہانی میں سوجن اور ایپس

پانچ ہفتے گزرے ہوں گے جب بچہ بخار سے اُٹھا تھا تب سے وہ بالکل ٹھیک تھا۔ مگر اس کے والدین اسے کھیلنے کے لئے باہر نہیں جانے دیتے تھے۔ ایک روز اچانک اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔ بارہ گھنٹوں میں ہی اس کی اندام نہانی پھولنے لگی اور اتنی پھول گئی کہ وہ پیشاب نہیں کر سکتا تھا۔ شرم گاہ کی جلد پھول کر پیشاب کو روکنے لگی! اسے ایپس ۲۰۰ دی گئی جلد کا فوراً ہی پھولنا بند ہوگیا۔ اور مرض آگے بھی نہ بڑھا۔

RHUS TOXICODENDRON

(۴۸۶) نس میں درد اور رس ٹاکس

ایک شخص کو ریاح کا حملہ ہوا۔ ریاح اس مرض کو کہتے ہیں کہ جس میں بخار، درد اور جوڑوں میں سوجن ہو جاتی ہے۔ آرتھرائیٹس میں جوڑوں میں سوجن اور درد ہوتا ہے۔ گٹھیا میں جوڑوں کی سوجن اور خون میں یوریک ایسڈ ہوتا ہے تینوں ایک طرح کے مرض ہیں۔ ان میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ ان سب میں یکساں طور پر جوڑوں میں درد ہوتا ہے جو ان

Scanned by CamScanner

تینوں میں برابر ہے۔ اس درد کی خاص ہومیو دوا رس ٹاکس ہے۔ جنہیں ریاح کا حملہ ہوا انہیں رس ٹاکس ۲۰۰ دی گئی، یہ دوا لینے سے انہیں راحت ملی۔ انہیں دس بجے صبح درد شروع ہوتا تھا۔ شام تک ختم ہوجاتا تھا۔ طلوع آفتاب کے ساتھ چڑھنا اور غروب آفتاب کے ساتھ اترنا اس کی خاصیت تھی۔ اگلے روز ہلکا حملہ ہوا، رات کو بالکل نہیں ہوا۔ ایک ہفتے بعد پھر درد شروع ہوا۔ تب نکس وومیکا دی گئی اس کے بعد درد نہیں ہوا۔

(۴۸۷)۔ آنکھ کا درد اور اسپائی جیلیا SPIGELIA

ایک دودھ پیتے کو بائیں آنکھ کا درد ہوتا تھا۔ کبھی دائیں کا اور کبھی بائیں کا۔ درد صبح شروع ہوتا اور سورج کے چڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا تا۔ اسپائی جیلیا ۲۰۰ دینے سے ٹھیک ہو گیا۔ جتنا آرام کرتا اتنی راحت ملتی۔ بیلاڈونا سے فائدہ نہیں ہوا۔ برایونیا سے کچھ تھوڑا بہت فائدہ ہوا۔ گرم کمرے میں رہنے سے راحت ملتی تھی۔ نکس وومیکا ۲۰۰ دینے سے مکمل فائدہ ہوا۔

(۹)۔ کان کا درد اور نکس وومیکا NUX VOMICA

ایک خاتون کو صبح اٹھنے پر کان میں درد ہوتا تھا۔ یہ درد شور شرابے میں بڑھ جاتا تھا۔ سینک دینے سے کم ہوجاتا تھا۔ نکس وومیکا M ۱ دی گئی جس سے فوری فائدہ ہوا۔

LYCOPODIUM

(ب) پیٹ درد یا پیٹ میں ہوا اور لائیکوپوڈیم

ایک شخص کئی ہفتے سے بیمار تھا۔ اور کئی روز سے اس کے پیٹ میں گیس کا حملہ ہو رہا تھا۔ پیٹ بہت بڑا ہو گیا تھا۔ تھوڑا سا بھی کھالیتا تو پیٹ بھرا بھرا لگتا تھا۔ لائیکوپوڈیم ۲۰۰ دینے سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ پیٹ ۹ انچ کم ہو گیا اور وہ خود کو تندرست محسوس کرنے لگا۔

Scanned by CamScanner

(ج) گلے کا درد یا ٹانسل اور لیکے سس LACHESIS

ایک شخص ٹھنڈی تیز ہوا میں گھوڑ سواری کے لئے نکلے۔ گلے میں گلوبند نہیں پہنا تھا۔ رات کو جب سو گئے تو تین بجے اٹھ بیٹھے گلے کے بائیں جانب ٹانسل کا درد ہو رہا تھا گویا اس مقام کو کوئی دبا رہا ہو۔ کسی چیز کے نگلنے میں بھی درد ہوتا تھا۔ پانی پینے سے راحت ملتی تھی۔ وہ لکھتے ہیں کہ انہیں اکثر ٹانسی لائیٹس ہو جایا کرتا ہے۔ انہوں نے اس سے بچنے کے لئے لیکے سس اعلیٰ ترین طاقت میں یہ سوچ کر کھالی کہ جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔ دوا کھا کر میں سو گیا۔ دس منٹ میں گلے کا درد جاتا رہا۔ اور میں گہری نیند سو گیا۔ اگلے روز دیکھا تو میں ٹھیک ٹھاک تھا۔ واضح رہے کہ جب مرض دائیں طرف سے شروع ہوتا ہے اور بائیں طرف چلا جاتا ہے یا دائیں طرف ہی رہتا ہے، تو یہ لائیکو پوڈیم کی علامت ہے۔ اور جب مرض بائیں طرف سے شروع ہو کر دائیں طرف چلا جاتا ہے یا بائیں طرف ہی رہتا ہے تو یہ لیکے سس کی علامت ہے۔

(د) آنکھ میں درد اور فاسفورس PHOSPHORUS

ایک شادی شدہ خاتون کو آنکھ اور سارے سر میں دو روز سے درد تھا۔ بائیں آنکھ میں تیز درد تھا۔ دوپہر کو درد بڑھ جاتا تھا۔ جھکنے سے بھی بڑھ جاتا تھا۔ کھاتے اور لیٹتے وقت اور سونے کے بعد اٹھنے پر تو درد نہیں رہتا تھا۔ اسے فاسفورس ۲۰۰ کی ایک خوراک دی گئی۔ کیونکہ سونے سے درد کا ہٹنا اس کی علامت ہے۔ یہ دوا دینے سے مریض کے سر اور آنکھ کا درد بھی جاتا رہا۔ اس نے جم کر کسرت شروع کر دی جس سے درد دوپہر کو ہونے لگا۔ پھر کسرت کم کر دی اور درد بھی جاتا رہا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسرت نہیں کرنی چاہیئے مطلب اتنا ہے کہ کسرت ضرورت سے زیادہ نہیں کرنی چاہیئے۔

Scanned by CamScanner

RHUS TOXICODENDRON

(ک) ریاح کا درد (ہاتھ پیر میں درد) اور رس ٹاکس

ایک نوجوان کو ریاح کے درد کے دو حملے ہو چکے تھے۔ دوسرا حملہ تین سال پہلے ہوا تھا۔ یہ کئی ماہ رہا، اور اس سے دل بھی متاثر ہوا۔ یہ صرف بیساکھی کے سہارے آ، جا سکتا تھا۔ اب اس کے گھٹنے میں درد رہ گیا تھا اور لنگڑا تا تھا۔ گھٹنوں میں درد کے علاوہ کمر اور کولھے میں درد رہتا تھا۔ رات کو آرام سے لیٹ نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ آرام کرنے سے درد بڑھ جاتا تھا۔ اسے **رس ٹاکس** ۲۰۰ دی گئی اور شکایات رفع ہو گئیں۔

CROTEN TIGLIUM

(ل) دل کا درد اور کروٹن ٹگ

ایک شادی شدہ خاتون کے ایک ہفتے کا بچہ تھا۔ اسے سینے میں درد اٹھا جو بچے کو دودھ پلاتے وقت پیٹھ کی طرف گیا۔ یہ علامت نرسنگ مدرز میں پائی جاتی ہے۔ بوریک کے میٹریا میڈیکا میں دل،۔ کے سلسلے میں لکھا ہے کہ دودھ پلاتی ماں کو سینے سے پیٹھ تک درد جانا کروٹن ٹگی لینم کی علامت ہے۔ اُس محترمہ کو اس علامت کی بنا، پر **کروٹن ٹگی لینم** ۲۰۰ طاقت میں دی گئی اور درد ہمیشہ کے لئے چلا گیا۔

HYOSCYAMUS NIGER

(۴۸۸) خشک کھانسی اور ہائیو سائمس

ایک ایلو پیتھ ڈاکٹر ہمیشہ ہومیو پیتھی کے مخالف تھے۔ ان کا پوتا تین ہفتے سے کھانسی میں مبتلا تھا۔ رات کو جب سونے کے لئے لٹاتے تو وہ کھانسنا شروع کر دیتا۔ اسے **ہائیو سائمس** ۲۰۰ دی گئی۔ اور وہ ۲۴ گھنٹے میں ٹھیک ہو گیا۔ مگر یہ دوا ایک ماہ تک دہرائی جاتی رہی۔ بچے کا باپ تو سب کچھ دیکھ کر خوش ہوا، مگر باباجی آنکھیں ملتے رہے۔ غالباً گلے میں ٹیٹوا لگ کر کھانسی اٹھتی تھی۔

Scanned by CamScanner

TEREBINTHINA

(۴۸۹) ایلبیومینیریا سے درد اور ٹیری بنتھینا

چار سال کی ایک لڑکی کو شدید اسکارلیٹینا (لال بخار) ہو گیا۔ مگر وہ ٹھیک ہو گئی۔ کئی روز تک اسے سوجن رہی۔ اس کے پیشاب میں ایلبیومن کی مقدار زیادہ پائی گئی۔ پیشاب آتا بھی تھوڑا تھا۔ پیاس زیادہ تھی۔ بار بار پانی پیتی تھی۔ مگر ہر بار تھوڑا نہیں پورا گلاس بھر پانی پی جاتی تھی۔ یہ آرسینک کی علامات نہیں تھیں۔ کیونکہ اس میں بار بار مگر تھوڑا تھوڑا گھونٹ گھونٹ پانی پینے کی علامت ہے نہ آرسینک اور نہ ہی ایپس دی گئی۔ البتہ ٹیری بنتھینا ۲۰۰ دی گئی۔ مذکورہ دوا کا اثر دیکھنے کے لئے انتظار کرنا پڑا۔ اگلے دن اس کا ایلبیومین تین چوتھائی کم ہو گیا۔ پھر مرض میں مسلسل سدھار ہوا۔ اور ۹ روز میں لڑکی بالکل ٹھیک ہو گئی۔

(۴۹۰) کان کی سوجن اور پلساٹلا PULSATILLA

چار سال کے ایک لڑکے کو اسکارلیٹینا (لال بخار) ہو گیا۔ کان پک گیا، ایلوپیتھ ڈاکٹر نے اس کا علاج شروع کیا۔ مگر کچھ نہ ہو سکا تب علاج چھوڑ دیا۔ اس کے علاج کے لئے ہومیوپیتھ کو بلایا گیا۔ اس نے پلساٹلا ۲۰۰ دی جس سے درد تو چلا گیا۔ مگر کان کا رسنا جاری رہا۔ یہ مواد پتلا، بدبودار اور لگنے والا تھا۔ پلس کا مواد پتلا نہ ہو کر گاڑھا اور زرد ہوتا ہے۔ ان علامات پر ٹیلیوریم ۳۰ دی گئی۔ جس سے چھ دن میں مواد چلا گیا اور دس روز میں بہرہ پن نہ رہا۔

(۴۹۱) قبض اور اوپیئم OPIM

سولہ ماہ کی ایک کمزور بچی کو قبض رہتا تھا۔ اس کی یہ فطرت پیدائشی تھی۔ دست آور دوا کے بغیر اسے پاخانہ آتا ہی نہ تھا۔ انیما کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ معاینے کے طور پر

Scanned by CamScanner

اسے اوپیئم ۳۰ کی ایک خوراک دی گئی۔ ایک ہفتہ بعد اسے معمول کے مطابق دو بار حاجت ہوئی اور وہ بچی ہنسی خوشی کھیلنے لگی۔

PULSATILLA & EUPHRASIA OFFICINALIS

(۴۹۲) آنکھ آنا (کنجیکٹی وائیٹس) اور پلساٹلا اور یوفریشیا

ایک ۵۰ سالہ خاتون کی آنکھ سوج گئی۔ کئی روز سے بائیں آنکھ میں سوجن اور درد تھا۔ وہ ۲۴ گھنٹے تک یہ اذیت برداشت کرتی رہی۔ ایسا لگتا تھا کہ اوپر پلک کے نیچے مٹر کے برابر کوئی دانا سا پڑا دکھ دے رہا ہے۔ آنکھوں کو گرم پانی سے دھونے یا وہاں سینک کرنے سے تکلیف بڑھ جاتی تھی۔ ٹھنڈے پانی سے دھونے سے راحت ملتی تھی۔ پلساٹلا ۲۰۰ دی گئی۔ جس سے فوری اور مستقل فائدہ ہوگیا۔ پلس کا مریض گرم مزاج کا ہوتا ہے، جسے سردی سے راحت ملتی ہے۔ کئی امراض میں علامات واضح نہ ہونے پر گرم مزاج ہونے کی بنا پر ہی علاج ہوتا ہے۔ کنجیکٹیو ائیٹس کے علاج اور تدارک دونوں کے لئے یوفریشیا اعلیٰ ترین دوا ہے۔ جب یہ مرض پھیلا ہوا تھا تو ہم نے دہرہ دون کے ایک اسکول کے تمام بچوں کو اس دوا کی ۲۰۰ طاقت کی چار چار گولیاں دیں۔ ایک کو بھی یہ مرض نہیں ہوا۔

(۴۹۳) میٹرو ریجیا (دو ماہواریوں کے درمیان سیلان خون)

اور سیبائنا SABINA

دو حیض کے درمیان کی مدت میں سیلان خون کو میٹرو ریجیا کہتے ہیں۔ ایک خاتون کو حیض کے درمیان جس وقت سیلان خون نہیں ہونا چاہیئے تب انتہائی سیلان خون ہوتا تھا۔ پیٹھ کی طرف سے شرم گاہ میں شدید درد بھی ہوتا تھا۔ تھکے دار خون نکلتا تھا۔ اسے سیبائنا ۲۰۰ سے افاقہ ہوا۔ اب چھ مہینے گزر گئے اس نے کوئی شکایت نہیں کی۔

(۴۹۴) شدید ٹانسی لائیٹس اور ایکونائیٹ

ایک خاتون نے ڈیپتھیریا کے مریضوں کے ساتھ ساتھ ۴۸ گھنٹے گزارے۔ اس کے دونوں جانب کے ٹانسلوں میں سوجن آگئی۔ بخار چڑھ گیا، بے چینی، پریشانی اور تفکر نے آگھیرا۔ اسے ایکونائیٹ ۲۰۰ دی گئی، رات کو پسینہ آگیا۔ اگلے روز ٹھیک ہو گئی۔ ایکونائیٹ تازہ (ایکوٹ) امراض کے لئے مناسب ہے۔ اور اسے دہرایا جا سکتا ہے کیونکہ اس کا اثر انتہائی عارضی ہوتا ہے۔

(۴۹۵) ڈاکٹر ہال کا تجربہ

ذیل میں ہم ڈاکٹر ہال کا ایک مفصل کیس پیش کر رہے ہیں، جس سے نو آموز ڈاکٹروں پر واضح ہو جائے گا کہ معالجے کے اُتار چڑھاؤ پر نامور ہومیو پیتھ کس طرح دوا کی ادلا بدلی کرتے ہیں۔

۲۰ مارچ کو صبح ۹ بجے ڈاکٹر ہال کو ایک ۲۲ سالہ مریضہ کو دیکھنے کے لئے بلایا گیا۔ اس نے سولہ روز قبل جُڑواں بچوں کو جنم دیا تھا۔ اور بچوں کی پیدائش معمول کے مطابق تھی جس میں تین گھنٹے لگے۔ اس کی علامات یہ تھیں۔

دائیں طرف کے کولھے میں شدید درد شروع ہوا۔ دائیں ٹانگ اکڑ گئی۔ اور ساری کی ساری سوج گئی۔ سوجن سے ٹانگ سُن ہو گئی۔ اگرچہ کولھے میں شدید درد تھا، پھر بھی وہ اسے مسلسل ہلانا اور حرکت میں رکھنا چاہتی تھی، جس سے اسے کچھ راحت ملتی تھی۔ سن پن کے ساتھ ٹانگ کو حرکت پذیر رکھنے کی علامت پر اور ان دونوں علامات کے ساتھ اکڑن یا جکڑن کی وجہ سے اسے رس ٹاکس ۳ طاقت میں دی گئی۔

۲۱ مارچ کو یعنی دوا لینے کے اگلے دن درد میں کمی محسوس ہوئی۔ مگر جو درد ہوا وہ ٹانگ کے پچھلے حصے میں زیادہ محسوس ہوا۔ کولھے میں اتنا نہیں تھا۔ ٹانگ کی سوجن، اکڑن اور سختی وغیرہ جوں کی توں رہی۔ ا ۔ رس ٹاکس ۳۰ دینی شروع کر دی۔

Scanned by CamScanner

۲۲ ،مارچ کو مریضہ بہتر نظر آئی ۔ ٹانگ میں درد نہیں رہا ۔ مگر وہ اسے ہلاتی رہی ۔ اب میں نے دیکھا کہ اس کی ٹانگ کو کھینچنے اور چھونے سے درد کی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں جس کے لئے **کیل کیریا کارب** ۲۰۰ دی گئی ۔ کئی روز تک مریضہ کے مرض میں افاقہ رہا ۔ مگر اس دوران اس کی لاپرواہی سے اسے **بیلاڈونا** ۳۰ اور **مرکیوریس** ۳۰ دینی پڑی ! اب کچھ ایسی علامات نظر آئیں کہ جن سے مریضہ کی دوسری ٹانگ پر بھی مرض کا حملہ محسوس ہوا ۔
پہلے دائیں کولھے پر درد ہوا اب بائیں کولھے پر ہونے لگا ۔ ٹانگ میں اکڑن یا جکڑن ہونے لگی ، حرکت کرنے سے درد ہونے لگا زیادہ مقدار میں پانی پینے کی خواہش ہونے لگی ۔ اس تبدیل شدہ علامات کی بنا پر اسے **برایونیا** ۲ طاقت میں دی جانے لگی ۔

۳۱ ،مارچ کو دیکھا کہ مرض نے بائیں ٹانگ پر پورا حملہ کر دیا ہے ۔ **برایونیا** کا کوئی اثر نہ ہوا ۔ ٹانگ کے اوپری حصے میں شدید درد محسوس ہونے لگا مریضہ کو پیاس نہیں محسوس ہوتی تھی ۔ چلانے لگی ۔ یہ دیکھ کر اسے **پلسا ٹلا** دی گئی ۔ شروع میں یہ دوا ایک طاقت میں دی گئی ۔ ایک بجے تک مریضہ کو راحت ملی ۔ مگر یہ راحت عارضی تھی ۔ رات آتے ہی درد بڑھتا گیا ۔ سات بجے **پلسا ٹلا** ۲۰۰ دی ۹ بجے تک اسے راحت ملی ۔ اور سو گئی ۔ رات مزے میں گزری ۔

یکم اپریل کو درد جاتا رہا ۔ مگر بخار برقرار رہا ۔ اس بخار کو دیکھ کر ایک طاقت میں **ایکونائیٹ** دی جانے لگی ۔

۳ ،اپریل کو دیکھا گیا کہ بائیں ٹانگ سے درد اور تکلیف دونوں چلے گئے دائیں طرف جس میں پہلے درد شروع ہوا تھا اور اب وہاں بھی درد نہیں رہا تھا ، اس جانب پیٹ خالی محسوس ہونے لگا جس کے لئے اسے **سیپیا** ۳۰ دی گئی ۔

۵ ،اپریل کو دیکھا گیا کہ دائیں اور بائیں طرف کی تمام علامات آہستہ آہستہ رفع ہونے لگیں ، مریضہ شفایاب ہونے لگی ۔ اور ۱۰ ،اپریل کو مکمل طور پر تندرست ہونے پر اسے علاج سے چھٹی مل گئی ۔

اس مریضہ کا ہم نے مفصل تذکرہ اس لئے کیا ہے تاکہ پتہ چلے کہ ہومیو پیتھی میں بھی مریض کو تندرست ہونے میں ۲۰ ، ۳۰ دن لگ جاتے ہیں ۔ اور درمیان میں علامات کی تبدیلی کے ساتھ دوا بھی بدلنی پڑتی ہے ۔ یہ سمجھنا کہ ہومیو پیتھک دوا لے لی تو ایک دن

Scanned by CamScanner

میں مریض ٹھیک ہو جائے گا، یا ایک ہی دوا سے کام چل جائے گا، دوا بدلنی نہیں پڑے گی یہ غلط نظریہ ہے۔

ARGENTUM NITRICUM & ABROTANUM

(۴۹۶) جسمانی کمزوری اور ارجینٹم اور نائٹریکم اور ابروٹینم

مذکورہ دونوں دواؤں میں خاص علامات ہیں۔ کھاتے پیتے بھی جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ **ارجینٹم** کا مریض میٹھا بہت کھاتا ہے۔ لڈو، جلیبی اسے بہت مرغوب ہیں۔ ان دونوں ادویات کے بچے کی ٹانگیں اور پاؤں کمزور ہو جاتے ہیں۔ پیر بھی کمزور مگر تھوڑی بہت سوجن ہو سکتی ہے۔ حیرت ہے کہ اتنے کمزور پیروں اور کمر سے بچہ کھڑا کیسے ہوتا ہے، چلتا کیسے ہے؟ اس طرح کے ہاتھ پیر سے کمزور بچے کو **نائیٹرک ایسڈ** یا **ابروٹینم** سے فائدہ ہوگا۔

(۴۹۷)۔ بڑھاپے کی شکایات

بڑھاپا بھی ایک مرض ہے۔ اس حالت میں جو خاص خاص علامات نمایاں ہوتی ہیں وہ اکثر سب کے لئے یکساں ہوتی ہیں ان میں ایک جیسی دوا ہی دی جاتی ہے۔ ان میں سے چند کا ہم ذیل میں ذکر کر رہے ہیں۔

(ا) بڑھاپے میں جسم کمزور ہونے لگتا ہے۔ قوت یادداشت اتنی کمزور ہو جاتی ہے کہ بچپن کی حالت ہو جاتی ہے۔ **بیرائیٹا کارب** بچوں اور بوڑھوں کے لئے کارگر ہے۔ اسے ٹرائی چیوریشن میں (زمین طاقت کا پاؤڈر) دیا جا سکتا ہے۔ اس دوا کو دہرایا جا سکتا ہے۔

(ب) بڑھاپے میں جب جسم سوکھتا جاتا ہے، گوشت نہیں رہتا، ہاتھ وغیرہ کانپنے لگتے ہیں تو **آیوڈیم** ۳۰ استعمال کی جا سکتی ہے۔

(ج) بڑھاپے میں خون کی گردش کمزور ہو جاتی ہے اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں تک نہ پہونچ پانے کی وجہ سے وہاں کی انگلیوں میں گنگرین ہونے کا امکان بھی ہو جاتا ہے۔ ایسی

Scanned by CamScanner

حالت میں پاؤں کی انگلیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ وہاں خون نہیں پہونچ سکتا۔ ایسی حالت میں **سی کیل کور** ۶ یا ۳۰ طاقت میں کارگر ہے۔ ڈاکٹر ہیٹرز لکھتے ہیں کہ بڑھاپے میں گنگرین کی حالت میں یہ اعلی ترین دوا ہے۔ بڑھاپے میں جب خون کی گردش نہ ہو سکنے کی وجہ سے جلد سوکھ بھی جاتی ہے تو **سی کیل کور** جلد کو خون کے ذریعہ تازہ کر دیتی ہے۔

(د) ڈاکٹر اے۔ ایس ہارڈ کا کہنا ہے کہ جب آنکھوں میں موتیا اترنے لگے یا جوڑوں میں لچک کم ہونے لگے تب **کیلیکیریا فلور** (Calcarea Fluor) ۶ گرین دن میں دو بار لینے سے لچک برقرار رہے گی اور کڑا پن نہیں رہے گا۔ خون کا دباؤ بھی نسوں کے کڑے پن سے ہوتا ہے اس لئے اس میں بھی کار آمد ہے۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز کی صورت میں بھی اسے مفید تصور کیا گیا ہے اس سے آرتھرائیٹس میں بھی فائدہ ہونا چاہیئے۔

(ک) ڈاکٹر ہیٹرز کا کہنا ہے کہ **سیلے نیم** چونکہ ہڈیوں اور دانتوں کی تعمیر کا عنصر ہے۔ لہٰذا بڑھاپے کی کمزوری میں یہ کارگر ہے۔ جسمانی اور دماغی کمزوری اس کی علامت ہے۔ بوڑھوں کے فوطوں کے امراض کے لئے بھی **سیلے نیم** فائدہ مند ہے۔

(م) فوطوں کی سوجن بڑھاپے کی بڑی زبردست شکایت ہے۔ اس میں **سبل سیرولیٹا** کی ۱۰، ۲۰ بوندیں گرم پانی سے لینے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ **پریرا بریوا** کی ٹنکچر بھی کارگر ہے پریرا بریوا کی علامت ہے کہ مریض زور لگا کر (؟) پیشاب کر سکتا ہے۔ کئی کیس تو ایسے ہو جاتے ہیں کہ مریض گھٹنوں کے بل پڑ کر اور سر زمین پر ٹیک کر ہی پیشاب کر سکتا ہے۔ یہ دوا خاص طور پر پیشاب کی رکاوٹ کے لئے ہے۔ رات کو پیشاب کئی بار جانے میں **سبل سیرولیٹا** خاص طور پر سود مند ہے۔

(ن) جوڑوں کے درد بھی بڑھاپے کی شکایت ہے۔ اس شکایت کی تین صورتیں ہیں۔ آرتھرائیٹس (ہڈیوں کا درد) رومیٹک آرتھرائیٹس، ریاح کا درد اور گاؤٹ یا گٹھیا۔ آرتھرائیٹس میں گھٹنوں کے جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ رومیٹک آرتھرائیٹس میں گھٹنوں کے درد کے ساتھ سوجن اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔ گٹھیا میں پاؤں کا انگوٹھا سوج جاتا ہے اس میں **رس ٹاکس، ابروٹینم، کالی بائی کرومی یا پلساٹلا** میں سے کوئی بھی دوا آزمائی

جا سکتی ہے۔ ایلو پیتھ اکثر ڈسپرین دیتے ہیں۔ مگر اس سے تھوڑی دیر کے لئے درد جاتا ہے۔

SANGUINARIA CANADENSIS

(۴۹۸) دائیں کندھے کا درد سینگوی نیریا

ڈاکٹر فلپی لکھتے ہیں کہ مجھے ایک خاتون کو دیکھنے کے لئے بلایا گیا۔ اسے دائیں کندھے کا درد تھا۔ وہ دائیں بازو کو نیچے لٹکائے ایسے بیٹھی تھی گویا بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ دوسرے بازو کے سہارے کے بغیر وہ دائیں بازو کو ایک انچ بھی اٹھا نہیں سکتی تھی۔ میں نے اسے آدھا گلاس پانی میں سینگوی نیریا کی دس بوندیں ڈال کر تین تین گھنٹے بعد ایک چمچ پینے کو کہا جب میں اسے دیکھنے گیا تو وہ دونوں ہاتھوں سے سوئیٹر بن رہی تھی درد بالکل نہیں رہا۔

(۴۹۹) پرانا زکام اور سنے بر CINNABARIS

ڈاکٹر فلپی کہتے ہیں کہ بچوں اور نوجوانوں میں دائمی زکام کا مرض بڑی اذیت پہونچاتا ہے یہ وبائی مرض ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس مرض میں کئی ادویات آزمائی ہیں۔ جن میں سلفر، مرکیورس، اورم، کالی بائی کرومم وغیرہ سب شامل ہیں۔ مگر سنے بیرس سے مریضوں کو جو فائدہ ہوا وہ کسی دوسری دوا سے نہیں ہوا۔ یہ دوا ایک یا تین طاقت کے پاؤڈر میں دی جاتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ڈاکٹر کی توجہ اس دوا کی جانب نہیں گئی مگر یہ انتہائی کارگر دوا ہے۔

(۵۰۰) تین ٹانگوں کے اسٹول کی بنا پر دوا

ہم نمبر ۴۷۵ اور ۴۷۷ میں لکھ چکے ہیں کہ ایک دوا میں مریض کی تمام علامات کا مل جانا ممکن نہیں ہے اس لئے ڈاکٹر گورنیسی نے علاج کا کی نوٹ سسٹم جاری

Scanned by CamScanner

کیا۔ اور اسی بنا پر ڈاکٹر کانسٹائن ہیرنگ نے "تین ٹانگوں کے اسٹول" نام سے علاج کے اپنے ایجاد کردہ طریقے کا پروپیگنڈہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب مریض میں تمام علامات نہ مل رہی ہوں، تو خاص تین علامات کی بنا پر دوا دی جاسکتی ہے۔ اگر تمام علامات نہیں ملتیں، جیسا کہ اکثر ہوتا ہے، تو تین خاص علامات کی بنا پر دوا کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔

یہ سمجھنا غلط نہ ہوگا کہ ممتاز ہومیوپیتھک ڈاکٹروں نے جو علاج کئے وہ سو فی صد علامات ملا کر تو نہیں کئے ہوں گے۔ چند علامات ملتی ہوں گی چند نہیں ملتی ہوں گی۔ پھر بھی دوا نے کام کیا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ تمام علامات کے بجائے خاص علامات کو ڈھونڈنا ضروری ہے۔ اگر نامور ڈاکٹر مرنے سے قبل اپنے نسخے چھوڑ جاتے تو نظر آتا کہ ان کا طریقۂ علاج کیا تھا۔ ہنی مین نے تین چار مریضوں کے نسخے چھوڑے ہیں۔ باقیوں نے اپنی اپنی روایت اور طریقہ بنا لیا تھا۔ گورنیسی نے "کی نوٹ" سسٹم چلا دیا۔ ہیرنگ نے "تین ٹانگوں کے اسٹول" کا سسٹم چلا دیا۔ باقیوں نے طریقۂ علاج کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا۔ ہنی مین نے جو تین چار مریضوں کا کیس ریکارڈ چھوڑا ہے، وہ بھی عام امراض کا ہے جو دائمی امراض انہوں نے ٹھیک کئے ان کا تو کوئی ریکارڈ نہیں چھوڑا۔ تین ٹانگوں کے اسٹول کی بنا پر کئے گئے علاج کی ایک مثال ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔

ایک ۳۲ سالہ خاتون ایک فارم میں مقیم اپنے رشتے داروں سے ملنے گئی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد وہ وقت گزارنے کے لئے کھیت میں چلی گئی وہ وہاں شدید بیمار پڑ گئی۔ اور وہاں سے اسے گھر لایا گیا اگلے روز ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ اس کے جسم میں اینٹھن ہو رہی تھی۔ یہ اینٹھن یعنی کریمپس ناف سے اٹھ رہے تھے۔ سینک دینے سے اسے فائدہ ہوتا تھا۔ اس لئے اسے **کولوسنتھ** ۳۰ دی گئی۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ دو روز بعد ڈاکٹر پھر بلایا گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس خاتون کا رنگ زرد ہو گیا ہے۔ وہ بہت کمزور ہو گئی ہے اسے بھورے رنگ کے دست لگ گئے۔ پیچش یعنی ڈیسنٹری اور بار بار حاجت روائی جیسی علامات نمایاں ہوئیں۔ حاجت کے لئے وہ اگر اسٹول پر بیٹھتی تو بیٹھی ہی رہے۔ مروڑ پیچھا نہ چھوڑیں۔ پاخانہ تو نہ آئے البتہ مروڑ جاری رہے۔ اسے مروڑ سے راحت اٹھا کر بستر پر لٹا دینے سے ہی ملتی تھی۔ ان علامات کے پیش نظر اسے **مرک کور** ۳۰ دی گئی۔ اور اس سے

بھی فائدہ نہ ہوا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ یہاں تو ریپرٹری ہی فیل ہو گئی ہے کیونکہ مروڑ کی علامت جس دوا کی تھی وہ کام نہیں کر رہی ہے۔ اب کمزوری بڑھ گئی اور مریضہ کا جی کچا ہونے لگا۔ قے آنے لگی۔ بھوک غائب ہو گئی پھر ریپرٹری کا مطالعہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کیپسی کم دینی چاہیئے۔ اس کے دینے کے ۲۴ گھنٹے بعد دیکھا گیا کہ آرام نہیں آرہا پاخانہ مسلسل جاری ہے، بخار اوپر چڑھتا جاتا ہے۔ مگر نبض وہیں تھی جہاں پہلے تھی اگرچہ نبض پہلے سے کمزور ہو گئی تھی۔ اب سوچا گیا کیا جائے؟ ریپرٹری کے بھروسے علاج کرنے کی جگہ یعنی تمام علامات کو ملانے کی کوشش ترک کر کے ہیرنگ کے اسٹول کی تین ٹانگوں کے اصول پر علامات ڈھونڈی جائیں۔ مگر تین علامات کون سی تھیں، یہ کون بتائے؟ ہم سب ڈاکٹروں نے مل کر مندرجہ ذیل تین خاص علامات کا فیصلہ کیا۔ یہ تین علامات یا مرض نما اسٹول کی تین ٹانگیں تھیں:۔

(۱) مسلسل ہونے والی قے یا الٹی ——— یہ اسٹول کی پہلی ٹانگ تھی۔

(۲) نبض اور بخار میں بھاری فرق ——— یہ اسٹول کی دوسری ٹانگ تھی۔

(۳) سیپسس یعنی نقص ——— یہ اسٹول کی تیسری ٹانگ تھی۔

اسی طرح قے، بخار اور نقص، ان تینوں کی بنا پر جب ریپرٹری دیکھی تو پائیروجن دوا نکلی۔ اور اسے ۲۰۰ طاقت ہیں دینے سے مسئلہ حل ہو گیا۔ وہ خاتون ایک دم ٹھیک ہو گئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہنی تین کے مطابق تو دوا اور مریض کی تمام علامات ملنی چاہئیں۔ گورنیسی کے مطابق سب ملیں تو اچھا ہے، مگر نہ ملیں تو ایک کی علامت مل جانی کافی ہے۔ ہیرنگ کے مطابق "کی" علامت کا پتہ نہ چلے تو تین خاص علامات کو پکڑ کر تھری لیگیڈ اسٹول یعنی تین ٹانگوں کے اسٹول کے اصول کے مطابق تین خاص علامات کو پکڑنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہی کیا گیا جس سے مریض صحت مند ہو گیا۔

(۵۰۱) دماغی خرابی اور اسٹرےمونیم STRAMONIUM

ایک دس گیارہ سالہ لڑکا اپنے گھر میں سب سے کمزور تھا۔ میزلز کے حملے سے وہ صحت ہار رہا تھا کہ اتنے میں رات کو ایک نئی الجھن اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ ہائے ہائے کرنے

Scanned by CamScanner

لگا۔ ہاتھ پیر پٹکنے لگا۔ اور اپنے بال بھی نوچنے لگا اس کی آنکھیں بھر گیئں، چمکنے لگیں، جسم ٹھنڈا اور خشک ہوگیا۔ نبض کا پتہ نہیں چل رہا تھا گو یا رک گئی تھی۔ سارا جسم انتہائی ٹھنڈا تھا۔ اس کے جسم پر گرم بوتل رکھی گئی اس کی ماں اس کے ساتھ لیٹ گئی تاکہ اس کے جسم کو گرمی پہونچے۔ اسے اس کی ذہنی علامات دیکھ کر ڈاکٹر نے **اسٹرے مونیم** دی، جس نے بچے کے تازہ مرض کو ہی نہیں روکا بلکہ اسے تندرست کردیا اور پھر وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے لگا۔ اس کی ماں ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرنے اس کے گھر گئی۔ بچے کو **اسٹرے مونیم** دی گئی تھی۔ جن علامات کی بنا پر یہ دوا دی گئی وہ یہ تھیں (ا) دماغی خرابی، (ب) وہ اکیلا نہیں رہنا چاہتا تھا، (ج) کمرے میں کم سے کم اور کچھ نہ کچھ روشنی ضرور چاہتا تھا۔

(۵۰۲) ۔ سوجن اور آرسینک ARSENICUM ALBUS

جناب میکہ۔ لارین لکھتے ہیں کہ ایک خاتون ایک اتوار کو ساری رات تکلیف میں گزار کر صبح میرے پاس آئی وہ پہلے روز چہرے پر ایک کاسمیٹک کا استعمال کر رہی تھی۔ جس میں **آرسینک** استعمال ہوئی تھی اس سے اس کی آنکھیں سوج گئی تھیں جلن ہو رہی تھی۔ اور چہرے پر دانے ابھر آئے تھے۔ چھاتی کے اوپری حصے پر بھی سوجن، جلن اور دانے تھے۔ پریشانی اتنی تھی کہ رات بھر کمرے میں ادھر ادھر گھومتی رہی۔ سو بھی نہ سکی۔ سوجن **ایپس** کی سی تھی۔ اسے **آرسینک** ۱۰۸ دی گئی، کیونکہ یہ سمجھا گیا کہ پاؤڈر میں **آرسینک** استعمال ہوا ہے اس کا توڑ کرنے کے لئے اعلیٰ طاقت کی **آرسینک** مناسب تھی۔ اگلے روز اس خاتون کی جلن، سوجن اور دانے سب چلے گئے۔

APIS MELLIFICA

(۵۰۳) اسکارلیٹنا (لال بخار) کے بعد سوجن اور ایپس

تیرہ ماہ کے ایک بچے کو سکارلیٹ فیور (لال بخار) کے بعد سوجن ہوگئی بالغرض علاج ڈاکٹر لارین کے پاس لایا گیا۔ اس کا چہرہ زرد پڑگیا تھا۔ آنکھوں کی پلکوں پر

Scanned by CamScanner

سوجن آگئی تھی۔ لگتا تھا کہ سوجن سے آنکھیں بند ہیں۔ پیشاب تھوڑا آرہا تھا۔ مگر بار بار جانا پڑتا تھا۔ پیشاب میں ایلبیومین کی مقدار بہت تھی۔ اسے **ایپس** ۰.M دی گئی۔ اور جلد ہی اس کی حالت سدھر گئی۔ ایک ماہ بعد ایک خوراک دی گئی۔ بچہ ٹھیک ہی رہا۔

(۵۰۴) دائمی اسہال (ڈائریا) اور بیلاڈونا BELLADONNA

۳۹ سال کا اسہال کا ایک مریض ڈاکٹر کے پاس آیا۔ اسے جنگ کے دوران دست لگے تھے۔ دست کرنے سے درد نہیں ہوتا تھا۔ دس سال سے بندھا ہوا پاخانہ کبھی نہیں آیا تھا۔ صبح اٹھتے ہی بیت الخلا کا منہ دیکھنا پڑتا تھا۔ پاخانہ آتا تھا تو پتلا، ایک دست یا دو دست۔ کبھی کبھار کئی مرتبہ بھی جانا پڑتا تھا۔ پاخانہ تھوڑا مگر خون اور آنوں آلود آتا تھا۔ ۶ مارچ ۱۹۲۷ء کو اسے **بیلاڈونا** ۰.M دی گئی۔ فوری افاقہ ہوا۔ پھر ۲۰ مئی تک اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ جب ملا تو اسے **سلفر** ۲۰۰ دے دی اور اسے اس مرض سے نجات مل گئی۔ پھر وہ نہیں آیا۔

(۵۰۵) کڑوے ڈکار اور فاسفورس PHOSPHORUS

ایک ۴۰ سالہ لمبا گورا نوجوان آہستہ آہستہ دبلا ہونے لگا۔ اس کا گوشت کم ہونے لگا۔ وزن بھی کم ہوگیا۔ دوران جنگ اسے خارش ہوئی تھی۔ چار سال قبل اس نے اپنڈی سائیٹس کا آپریشن بھی کرالیا تھا۔ اس وقت اسے آسانی سے قے آجاتی تھی۔ کڑوے ڈکار آتے تھے۔ پیٹ خراب ہوگیا تھا۔ ٹھنڈا پانی پینے کی خواہش رہتی تھی۔ پیٹ میں کمزوری محسوس ہوتی تھی یہ علامت **فاسفورس** کی ہے۔ اسے یہ دوا ۲۰۰ طاقت میں دی گئی۔ تین ماہ بعد جب وہ ملا تو ڈاکٹر نے اس میں حیرت انگیز تبدیلی دیکھی۔ مزے سے کھاتا تھا۔ نہ کوئی قے، نہ ڈکار، اس کی جوانی لوٹ آئی تھی۔

Scanned by CamScanner

(۵۰۶) "تین ٹانگوں کے اسٹول" کی بنا پر (علاج نمبر ۵۰۰) کی ایک اور مثال

ہم پہلے نمبر ۵۰۰ میں ڈاکٹر ہیرنگ کے طریقۂ علاج کے متعلق لکھ آئے ہیں۔ ہم یہاں اس کی ایک اور مثال پیش کر رہے ہیں، کیونکہ بیشتر ڈاکٹر اس طریقۂ علاج پر عمل کرتے ہیں۔

ایک ۳۷ سالہ نوجوان کو عالمی جنگ کے دوران مے نوشی کی لت پڑ گئی۔ وہ جنگ میں بُری طرح زخمی ہو گیا تھا۔ اس کی اس لت پر اس کے کُنبے کے افراد اور دوستوں پر بُرا اثر پڑا تھا۔ کبھی کبھی اس کی اس لت کا نفرت انگیز مظاہرہ بھی ہوتا تھا۔ کرسمس سے چند روز قبل اسے ایگزیما ہو گیا۔ یہ اس کے سر، چہرے اور گردن پر بھی پھیل گیا۔ **سلفر** دینے سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ مگر اس کے ٹھیک ہوتے ہی اس کی گردن پر کاربنکل یعنی راج پھوڑا نکل آیا۔ اسے دور کرنے کے لئے اسے **رس ٹاکس** دی گئی۔ مگر اُسکے دینے کے دو تین ہفتے بعد جو ایگزیما پہلے تھا وہ پھر پھوٹ پڑا۔ اور شراب نوشی کی لت پھر اُبھر آئی۔ یہ شخص گالیاں بھی بکنے لگا۔ یہ کیفیت دیکھ کر ہیرنگ کی "اسٹول کے تین ٹانگوں" کی بات یاد آ گئی۔ اس وقت اس کی تین خاص علامات تھیں۔ (۱) **رس ٹاکس** سے نمایاں ہونے والا ایگزیما (ب) شراب نوشی کی خواہش (ج) دماغی خرابی جس کے تحت وہ گالیاں بکنے لگتا۔ ان تین خاص علامات کی بنا پر اسے **اینا کارڈیم** x ۱۰ دی گئی، جس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ اب چھ مہینے گزر چکے ہیں، مگر شراب کی لت پھر نہیں اٹھی۔

PHOSPHORUS

(۵۰۷) سردی لگنے سے تیس سال کی شدید کھانسی اور فاسفورس

ڈاکٹر ہیرنج لکھتے ہیں کہ ۱۵ اپریل ۱۸۸۵ء کو ایک ۶۵ سالہ بزرگ میرے کلینک

Scanned by CamScanner

میں آئے۔ ان کی داستان اور علامات یہ تھیں۔ وہ کہنے لگے کہ ۳۰ سال ہوئے انہیں ٹائیفائیڈ ہوا تھا۔ ان کا ایلوپیتھک علاج بھی ہوا تھا تب سے بائیں جانب لیٹتے ہی انہیں حاجت روائی کی خواہش ہوتی ہے اگر وہ اسے روکتے ہیں تو پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے وہ کہنے لگے کہ چند ہفتے قبل وہ بوسٹن میں تھے۔ جہاں سردی کے موسم میں انہیں ٹھنڈ لگ گئی۔ تب سے انہیں خشک کھانسی شروع ہو گئی۔ کھوں کھوں کرتے رہتے ہیں۔ اور ٹھنڈے کمرے میں قدم رکھتے ہی کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ کھانسی سارے جسم کو ہلا دیتی ہے۔ اب تو کھانسی میں بلغم بھی نہیں نکلتا۔ پہلے زرد اور میٹھا بلغم نکلتا تھا۔ جب انگلینڈ جاتے ہوئے جہاز پر سوار ہوئے تو سر پسینے سے تر ہو گیا تھا۔ اور جب لیٹے تو کھانسی شروع ہو گئی۔ جب دائیں جانب لیٹتے ہیں تو کھانسی نہیں ہوتی۔ مگر بہت کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

اس مرض کا تجزیہ یوں کیا گیا۔ ڈاکٹر ہیرنگ لکھتے ہیں کہ ہیّل کی "ریپورٹری آف ڈائیریا" کے مطابق دیکھا گیا کہ مریض کی علامات یہ تھیں۔

(۱) بائیں جانب لیٹنے سے حاجت کی خواہش یا بائیں طرف لیٹنے پر یہ علامت بڑھ جانے کی کیفیت آرنیکا اور **فاسفورس** میں پائی جاتی ہے۔ (ب) ڈاکٹر ٹی ٹی کی کف ریپرٹری" دیکھنے پر کھانسی کی علامات **فاسفورس** میں پائی جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ علامات گورنیسی کی "کی سمٹمز" میں تو نہیں ہیں، مگر خاص علامات ضرور ہیں۔ اس بنا پر مریض کو **فاسفورس** ہر چار گھنٹے بعد آٹھ روز تک دی گئی بعد ازاں ایک ہفتہ تک کوئی دوا نہیں دی گئی۔ مریض تندرست ہونے لگا۔ کھانسی چلی گئی۔ چند روز بعد بائیں جانب لیٹنے لگا اور حاجت کے لئے جانے یا خود بخود پاخانہ نکل جانے کی علامت بھی نہ رہی۔

یہاں ہم قارئین پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس کیس میں ڈاکٹر ہیرنگ جیسے ہومیوپیتھی کے ماہر نے **فاسفورس** جیسی لمبی مدت کی دوا کی چار پڑیاں ہر روز اور وہ بھی مسلسل آٹھ دن تک دیں ایسی حالت میں ایسی دواؤں کی ایک خوراک دے کر انتظار کرنے کی بات پر کہاں تک بھروسہ کیا جا سکتا ہے ؟

Scanned by CamScanner

(۵۰۸) مائی لائٹس (ریڑھ کی ہڈی کی سوجن) کپکپی اور

سائی کیوٹا CICUTA VIROSA

ایک ۶۵ سالہ بزرگ کے پاؤں میں کپکپی شروع ہو گئی۔ رات کو مرض بڑھ جاتا۔ کبھی کبھی رات کو بیٹھنے کی حالت میں بھی ہوتا تھا۔ کبھی کبھی بائیں ٹانگ میں بھی ہو جاتا۔ سونے پر شروع ہوتا تھا۔ کبھی کبھی اتنا ہو جاتا کہ مریض جاگ جاتا تھا۔ کھڑے ہونے پر کپکپی رک جاتی۔ پیر سمبیٹ لینے پر بھی کپکپی نہیں رہتی تھی۔ اسے ہر دو گھنٹے بعد سائی کیوٹا ۱۸ دی گئی۔ مریض کا کہنا تھا کہ مذکورہ دوا سے کپکپی تو جاتی ہی رہی، مریض کو نیند بھی خوب آنے لگی۔ یاد رکھنے کے لائق بات یہ ہے کہ کپکپی کا تعلق ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ ہے۔ لہٰذا جب ریڑھ کی ہڈی کی مالش کی جاتی تو مریض کو راحت ملتی تھی۔ ایلو پیتھ نے کہا کہ اس مرض کے آنے سے فالج ہو جائے گا۔ جب کپکپی ہی ٹھیک ہو گئی پھر فالج کی گنجائش کہاں رہی!

(۵۰۹) تھائیسس اور سلفر SULPHUR

ڈاکٹر بیرج لکھتے ہیں کہ ۱۰ مارچ ۱۸۸۵ء کو ایک خاتون ایلو پیتھ ڈاکٹر کے زیر علاج تھی اس کا مرض بڑھتا جا رہا تھا وہ میرے علاج میں آئی۔ اس کا ۱۶ ماہ کا ایک بچہ تھا جب سے بچہ ہوا تھا وہ کمزور ہونے لگی تھی صبح کو کمزوری زیادہ ہوتی تھی۔ کبھی کبھی گلے سے میوکس یعنی آنوں نکلتا تھا۔ گلا صاف کرنے کے لئے کھانسا کرتی تھی۔ جب سے بچہ ہوا سر درد رہنے لگا۔ سر درد سر کے اوپر اور کنپٹیوں پر رہتا تھا۔ کبھی کبھار بائیں طرف کی چھاتی کے نیچے کے حصے میں درد ہوتا تھا۔ پیر ٹھنڈے رہتے تھے۔ بھوک نہیں تھی۔ سوتے وقت منہ کھلا رہتا تھا۔ ہاتھ سر پر رکھ کر سوتی تھی، مگر نیند کم آتی تھی۔ اور جتنی آتی وہ صبح کافی آتی تھی۔ سوتے وقت منہ کھلا رہتا تھا۔ خواب زہر دینے اور جانوروں کے آتے

Scanned by CamScanner

تھے۔ کبھی کبھی ٹانگیں اکڑ جاتی تھیں۔ لگتا تھا کہ سارا خون سر میں آگیا ہے۔ قبض رہتا تھا۔ حاجت روائی کے لئے جانے کی خواہش نہیں ہوتی تھی۔ پاخانہ آتا تھا تو کڑا، اور سیاہ۔ زور لگانا پڑتا تھا۔ پاخانہ نکلنے میں پریشانی ہوتی تھی۔ گویا نکلے گا ہی نہیں، ماہواری ہمیشہ دیر سے ہوتی تھی۔ پانچ پانچ ہفتے نکل جاتے تھے۔ حیض چار سے سات دن رہتا تھا۔ اکثر کالے تھکے، پہلے لمبے لمبے پھر چھوٹے چھوٹے تاردار یا ماہواری شروع ہونے سے قبل کمر درد، پیٹ درد ہوتا اور منہ پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آتیں۔ گرمی میں راحت ملتی تھی۔ لیکوریا زیادہ مقدار میں وغیرہ وغیرہ۔ چھاتی کا معائینہ کرنے پر معلوم ہوا کہ دائیں پھیپھڑے میں کچھ آواز سی آتی ہے۔

یہ کیس اتنا لمبا چوڑا اور اتنی علامات سے بھرا ہے کہ اس کی ابتدا اور انتہا سمجھ میں نہیں آتی۔ اور خواتین کے کیس عموماً ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر بیرج نے اس کیس کا کیا کیا؟

وہ لکھتے ہیں کہ اس کیس میں ایسی کوئی علامت نظر نہیں آئی کہ جسے "کی نوٹ" یا گائیڈنگ سمٹمز کہا جاسکے، جن کی بنا پر انہیں ٹوٹیلیٹی یعنی کامل سمجھ کر ایک دوا پر اعتماد کیا جاسکے۔ یہ کیس تو علامات کا انبار تھا۔ ایسی حالت میں سوچا گیا کہ بیشتر علامات کا تعلق چھاتی سے ہے۔ اور چھاتی کے درد کے دائیں بائیں حصے سے ہے اس لئے ریپرٹری میں دیکھا جائے کہ چھاتی کے دائیں طرف لیٹنے سے درد بڑھنے کی کون سی دوائیں ہیں۔ اور بائیں طرف لیٹنے سے درد بڑھنے کی کون سی دوائیں ہیں۔ دونوں طرف کی ۱۵، ۲۰ دوائیں ریپرٹری میں ملیں۔ کئی دوائیں دونوں فہرستوں میں تھیں جو دوائیں دونوں فہرستوں میں تھیں، وہ تین رہ گئیں۔ **کیل کیریا کارب، لائیکوپوڈیم اور سلفر۔** اب سوال یہ رہ گیا کہ ان تین میں سے کون سی دوا کا انتخاب کیا جائے؟ ان میں سے **کیل کیریا اور سلفر** ہی ایسی دوائیں ہیں، جن کی بہت سی علامات یکساں ہیں۔ جو مریض میں پائی جاتی تھیں لائیکوپوڈیم میں نہیں اس لئے لائیکوپوڈیم کو اس فہرست سے نکال دیا گیا۔ اب اس مریض کے لئے دو ہی دوائیں رہ گئیں۔ **کیل کیریا اور سلفر۔** ان دونوں کا انتخاب کرنے پر ڈاکٹر نے مریض کو **سلفر** ڈی ایم کو پانی میں ڈال کر صبح شام ۱۴ دن تک لینے کو کہا۔ اس علاج سے مریض کا تھائیسس ٹھیک ہوگیا۔

Scanned by CamScanner

یہ امر یہاں قابل توجہ ہے کہ سلفر جیسی لمبی اور طویل مدت کی دوا دن میں دو بار ۱۶ دن تک مسلسل دی گئی۔

CHELIDONIUM MAJUS

(۵۱۰) سر کے دائیں جانب درد اور چیلی ڈونیئم

ڈاکٹر بیرج لکھتے ہیں کہ انہیں ایک ۲۰ سالہ لڑکی کو دیکھنے کے لئے بلایا گیا کہ جس کے سر کے دائیں طرف درد تھا۔ یہ درد سر سے چل کر کانوں کے پیچھے سے ہوتا ہوا کندھے پر جاکر چھاتی میں جاتا تھا۔ اور وہاں سے کندھے میں چلا جاتا تھا۔ اکثر یہ سب کچھ دائیں طرف ہوتا تھا۔ ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ میں سوچ میں پڑ گیا۔ کہ ان علامات میں کون سی دوا دی جا سکتی ہے؟ اتنے میں مجھے سوجھا کہ پوچھوں کہ کس مقام پر درد انتہا پر ہوتا ہے؟ لڑکی نے جواب دیا کہ دائیں کندھے کے نیچے کے حصے پر شدید درد ہوتا ہے۔ یہ علامت چیلی ڈونیئم کی ہے۔ اس دوا کی ۳x ایک گلاس پانی میں ڈال کر ہر آدھ گھنٹے کے وقفے سے دو تین گھنٹے لینے کو کہا جس سے یہ درد ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا۔

(۵۱۱) ماہواری کی گڑبڑ اور میڈورائینم MEDORRHINUM

مسز پدمتارا؛ بنگلور سے "ہومیو پیتھک پرسٹیج" کے جولائی ۱۹۸۴ء کے شمارے اپنے تجربے سے لکھتی ہیں کہ تقریباً ۵۰ سال کی ایک خاتون حد سے زیادہ حیض کی شکایت کرتی تھی۔ ان کے ڈاکٹر نے انہیں کہا تھا کہ ان کی بچہ دانی بڑی ہو گئی ہے جسے نکال دینا پڑے گا۔ وہ اس بات سے فکر مند تھیں اور چونکہ آپریشن کرانے سے ڈرتی تھیں، اس لئے ہومیو پیتھی کی پناہ لی تھی۔ وہ دبلی پتلی اور کمزور اور خون سے عاری عورت تھی وہ چڑچڑی تھی اور ہر کام میں جلدی کرتی تھی۔ انہیں میڈورائینم ۵۰۰M نومبر میں دی گئی۔ فروری میں انہوں نے آکر کہا کہ ماہواری ۲۵ دن میں ہوتی ہے۔ اور اس کی حالت معمول پر ہے۔ چونکہ ان کی عادت چڑچڑی تھی اور ذرا ذرا سی ہیجانی کیفیت پر ان کا حیض چالو ہو جاتا تھا اس لئے انہیں کیل کیریا کارب ۱M دی گئی جس

Scanned by CamScanner

سے ان کا چڑچڑاپن کم ہوگیا اور سکون سے رہنے لگیں ۔

متذکرہ بالا واقعہ جولائی کا ہے ۔ اگست میں دیکھا گیا کہ ان کے دانت ٹوٹے پھوٹے تھے ۔ کہتی رہتی تھیں کہ ٹھیک نہیں ہو سکوں گی ۔ ناامید نظر آتی تھیں اس علامت پر انہیں **سفلینم** دی گئی ۔ بعد میں پوچھنے پر انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ذرا بھی سردی لگنے پر انہیں زکام اور سائینس کی شکایت ہو جاتی ہے ۔ اس شکایت پر انہیں **سورائینم** ۱۰۸۱ دی گئی ۔ جس سے سائینس کی شکایت دور ہو گئی ۔ دسمبر تک وہ ٹھیک رہیں ۔ کیونکہ مرض چال ڈھال اور رہن سہن سے ٹی ۔ بی نظر آتا تھا ، اس لئے اسے **ٹیوبرکیولینم** ۱۰۸۱ دی گئی کیونکہ شریمتی پدما آراؤ کا کہنا ہے کہ ان کے تجربے کے مطابق خواتین کے ماہواری کے امراض میں اس کی بے قاعدگی کی صورت میں ٹیوبرکیولینم بڑی عمدہ کام کرتی ہے ۔ اس کے تین ماہ بعد اسے **سائی لیشیا** سی ۔ ایم کی خوراک دی گئی ۔ کیونکہ دو ماہواریوں کے درمیان اسے سیلان الرحم کی شکایت ہو جاتی تھی ۔ ٹیوبرکیولینم کے بعد **سائی لیشیا** عمدہ کام کرتی ہے ۔ محترمہ پدما آراؤ کا کہنا ہے کہ اس علاج کے بعد اس خاتون کا وزن بڑھ گیا ۔ وہ صحت مند بھی ہو گئی ۔ اسے کوئی شکایت نہ رہی ۔ اس کیس میں ڈاکٹر نے کئی خاص خاص نوسوڈز کا بھی استعمال کیا ہے ۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ کہاں تک مناسب ہے ۔ کیونکہ ڈاکٹر کوپیکر نے اپنے خط میں اس تفصیل کو موزوں مقام دیا ہے ۔ لہٰذا محترمہ پدما راؤ کا تجربہ ہم یہاں درج کر رہے ہیں ۔

LILIUM TIGRINUM

(۵۱۲) پیشاب کی تکلیف اور لیلیئم ٹگری نم

ایک ۳۸ سالہ خاتون تین سال سے بیمار تھی اور وہ ایلوپیتھک علاج کرا رہی تھی ۔ جس سے اس کی صحت میں کوئی سدھار نہیں ہو رہا تھا ۔ نتیجے کے طور پر وہ ہومیوپیتھک علاج کرانے کو بے قرار ہو گئی ۔ مگر اس کا شک برقرار رہا ۔ اس کی ایک ہی علامت تھی اور وہ بھی بڑی عجیب ۔ وہ کہتی تھی کہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں اپنی مٹھی جتنی گیند پر بیٹھ جاؤں تو ٹھیک ہو جاؤں گی ۔ یہ خواہش اسے ہر وقت برقرار رہتی تھی ۔ اس کو مثانے کی تکلیف تھی ۔ اس دوا کی میٹریا میڈیکا میں علامت یوں درج کی گئی ہے ۔۔۔

Scanned by CamScanner

خاتون کو یوں محسوس ہوا کہ شرم گاہ باہر نکل پڑے گی - ایسا تجربہ سیپیا میں بھی پایا جاتا ہے - اسے انگریزی میں "بیرنگ ڈاؤن سین سیشن" کہتے ہیں - مریضہ ہاتھ سے شرم گاہ کو تھامے رکھتی تھی - تاکہ وہ باہر نہ نکل پڑے - اس کیفیت کو شاید وہ ۳۸ سالہ خاتون یوں کہتی تھیں کہ اسے ہر وقت یہ خواہش رہتی ہے کہ وہ اپنی مٹھی جتنی گیند پر بیٹھ جائے - اس علامت کی بنا پر اسے لیلیم ٹیگری نم ۳۰ ہر دو دو گھنٹے بعد دی گئی اور اگلے دن معلوم ہوا کہ وہ عورت ٹھیک ہو گئی ہے - پھر اسے پلاسیبو دیا جانے لگا ڈاکٹر شیر ہینو نے یہ کیس دیکھا تو لکھتی ہیں کہ اگر ریپرٹری میں وہ مثانے یا رحم کے زیر عنوان اس علامت کو ڈھونڈ پائیں تو وہیں یہ دوا مل جاتی -

(۵۱۳) ٹائیفائیڈ اور فاسفورس PHOSPHORUS

چار سال کا ایک بچہ آٹھ ہفتے سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا تھا - پانچ روز سے وہ کوئی غذا نہیں لے رہا تھا - دودھ یا پانی دیتے تو قے کر دیتا - جب تک رقیق غذا پیٹ میں ٹھنڈی رہتی تب تک پیٹ میں برقرار رہتی، اس کے پیٹ کی گرمی سے گرم ہوتے ہی قے آجاتی - بہت کمزور ہو گیا تھا - بخار ۱۰۲ ڈگری اور نبض ۱۳۰ ہو گئی تھی — وہ پیدائشی طور پہ کمزور اور لمبا تھا - اب بیماری میں زیادہ لمبا اور کمزور نظر آ رہا تھا - آنتوں سے ہر گھنٹہ بعد پاخانہ نکل رہا تھا - اس کی ماں نے کہا لگتا ہے کہ اس کا سفرہ کھلا پڑا ہے - اندر کچھ رکتا نہیں ہے - جب مجھے بلایا گیا، ڈاکٹر شیر ہینو لکھتے ہیں، تب میں نے ٹھنڈا پانی پینے کی خواہش اور سفرہ کی رکاوٹ دیکھ کر طے کیا کہ یہ علامات فاسفورس کی ہیں اور یہ دوا ۲۰۰ طاقت میں دینی شروع کر دی - جب میں نے ایک خوراک دی تو اس کا باپ دوڑا دوڑا آیا اور کہنے لگا کہ میں نے سوچا تھا کہ میرا بیٹا مر رہا ہے - جب میں نے دیکھا تو وہ منہ کھولے سانس لینے کے لئے ہانپ رہا تھا، نبض محسوس نہیں ہو رہی تھی - ناک نکیلی ہو گئی تھی - اور اوپر کا ہونٹ اٹھ گیا تھا، دانت نظر آ رہے تھے، درمیان میں وہ سانس لے رہا تھا - دوا لینے کے ۱۰، ۱۵ منٹ بعد نقشہ بدلتا نظر آیا - یوں لگا گویا وہ جی اٹھے گا - میں نے فاسفورس ۲۰۰ کی کئی خوراکیں بنا کر اس کے باپ

Scanned by CamScanner

کو دے دیں۔ اور ہدایت کی کہ دو دو گھنٹے بعد تب تک دیتے رہیئے جب تک اس کی حالت بہتر محسوس نہ ہو گھر کے افراد ہدایت کے مطابق دوا دیتے رہے۔ درمیان ٹیا اس کے منہ میں چمچ بھر دودھ ملا پانی بھی ڈالتے رہے مریض تندرست ہوتا نظر آنے لگا۔ میرے دل میں شدید خواہش ابھری کہ ایک خوراک اور دے دوں۔ اب مریض دودھ پانی تو پیٹ میں رکھنے لگا تھا مگر اس کا پاخانہ باہر نکلنا جاری رہا۔ آدھی رات کو مریض کو دوا کی ایک اور خوراک دے کر میں گھر لوٹا۔ ابھی گھر پہونچا ہی تھا کہ اس کا باپ دوڑا دوڑا آیا۔ اور بولا کہ بچہ مر رہا ہے۔ میں مریض کے گھر پہونچا اور دیکھا کہ بچے نے دم توڑ دیا ہے۔ اس خطرناک حالت میں میں نے محسوس کیا کہ مجھے آخری وقت میں **فاسفورس** نہیں دینی چاہیئے تھی۔ جب مریض ٹھیک ہو رہا تھا تو اسے ٹھیک ہونے دینا چاہیئے تھا۔ میں سوچتا ہوں کہ اس موت سے میں نے کچھ سیکھا۔ ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر کا کام ٹھیک دوا دینا ہی نہیں ہے۔ یہ بھی دیکھنا ہے کہ کتنی دوا دینی چاہیئے۔ ہنی مین نے صحیح کہا تھا کہ جب مریض ٹھیک ہونے لگے تو دوا مت دہرایئے ایسی حالت میں دوا کا کام وائٹل فورس ہی قوت حیات ہوتا ہے۔ ڈاکٹر بشیر ببنو نے یہ کیس کیا، وہ لکھتے ہیں" کہیں میں نے اپنی غلطی سے چراغِ حیات بجھا تو نہیں دیا؟

(۵۱۴) ہومیو پیتھی کے چند ٹوٹکے

ہومیو پیتھی میں کسی مرض کی کوئی مخصوص دوا نہیں ہے۔ باقی علاج کے طریقوں کی طرح اس میں نسخے نہیں ہیں۔ مگر اس کے باوجود ہم نے اس کتاب کا نام "ہومیو پیتھی کے عملی تجربات" (ہومیو پیتھک کیس رپورٹس) رکھا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس میں ہومیو پیتھی کے نسخے ہیں نہیں۔ کچھ امراض ایسے ہیں جن میں نامور ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے تجربات کے مطابق طے شدہ دوائیں دی جاسکتی ہیں۔ ایسی چند دوائیں "ہومیو پیتھک پرسپیکٹیو" کے جولائی ۱۹۸۴ء میں دی گئی ہیں۔ جن کا تذکرہ ہم یہاں کر رہے ہیں۔ انہیں ہم نے ہومیو پیتھی کے ٹوٹکے نام دیا ہے۔ یہ تجربات ڈاکٹر سی کارلٹن اسمتھ کے ہیں۔ اگرچہ یہ کم ہی ہیں۔ مگر یہ ان کے عملی تجربات ہیں جیسا کہ ان کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ ان کی

Scanned by CamScanner

جانب توجہ دینا ہومیوپیتھک علاج کے لئے معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ تجربات نمبر ۵۱۷، ۵۱۶، ۵۱۵ میں دیئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

SOLANUM NIGRUM

(۵۱۵) پیٹ درد میں آرسینک کی جگہ سولینم نگرم کا استعمال

ڈاکٹر کارلٹن لکھتے ہیں کہ پیٹ میں جلن کے ساتھ درد ہو تو ہماری توجہ جلن کی وجہ سے **آرسینک** اور پیٹ درد کی وجہ سے **کولوسنتھ** کی طرف جاتی ہے مگر وہ لکھتے ہیں کہ ان کے تجربے کے مطابق ان علامات میں **سولینم نگرم** ۳۰ اعلیٰ ترین دوا ہے۔ اس مرض میں **بیپنے ویس نگرا** ۳ کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ اگرچہ بیشتر ڈاکٹر **آرسینک** اور **کولوسنتھ** ہی دیتے ہیں۔

SOLANUM NIGRUM

(۵۱۶) زکام میں ناک بند ہونے یا ناک سے پانی نکلنے میں نکس وومیکا یا نیٹرم میور کی جگہ سولینم نگرم کا استعمال

ڈاکٹر کارلٹن لکھتے ہیں کہ زکام میں ناک بند ہونے کی علامت پر ہم **نکس** اور ناک سے پانی جانے کی صورت میں **نیٹرم میور** دیتے ہیں۔ مگر وہ لکھتے ہیں کہ ان کے تجربے کے مطابق ان علامات میں **سولینم نگرم** ۳۰ زیادہ کارگر دوا ہے۔ اگرچہ بیشتر ڈاکٹر ناک بند ہونے کی صورت میں **نکس وومیکا** اور ناک سے پانی آنے میں **نیٹرم میور** ہی دیتے ہیں۔

(۵۱۷) کمر درد کی صورت میں برائیونیا کی جگہ سولینم ٹیوبروسم کا استعمال

SOLANUM TUBEROSUM

ڈاکٹر کارلٹن لکھتے ہیں کہ کمر درد میں ہم ہلنے جلنے سے درد کی علامت پر **برائیونیا**

Scanned by CamScanner

۳۰ یا ۲۰۰ استعمال کرتے ہیں۔ مگر وہ لکھتے ہیں کہ ان کے تجربے کے مطابق کمر درد میں سَوَلینم ٹیوبروسم زیادہ مفید ہے اگرچہ بیشتر ڈاکٹر برایونیا یا کالی کارب یا نکس دیتے ہیں۔

(۵۱۸) بائیں بازو میں درد اور لیڈم LEDUM PALUSTRE

ڈاکٹر ایڈی کارڈ" ٹارچ آف ہومیوپیتھی" کے جولائی ۷۲ ۱۹ء کے شمارے کے ص ۲۱۲ پر لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایک ۸۰ سالہ مریض کو اس علامت پر کہ وہ بائیں بازو میں ریاح کے درد میں مبتلا تھا لیڈم ۳۰ سے ٹھیک کر دیا۔ اسے کہنی اور کلائی میں درد ہوتا تھا۔ اور جب تک یہ درد ہوتا رہتا، سو نہیں سکتا تھا۔ اور یہ جب تک ٹھنڈے پانی سے غسل نہ کر لیتا یہ درد برقرار رہتا۔

(۵۱۹) جمہائی کے ساتھ پورا سانس نہ لے سکنا اور لاؤروسیراسِس LAUROCERASUS

ایک مریض ایسا تھا جو جمہائی تو لیتا تھا مگر پورا سانس نہیں لے سکتا تھا۔ وہ لاؤروسیراسِس سے ٹھیک ہوگیا۔

(۵۲۰) اِنگروئنگ ٹونیل اور میگ نیٹس پولس آسٹریلیا MAGNETIS POLUS AUSTRALIS

ڈاکٹر ایڈی کارڈ" ہنی مینئین گلی نگس" میں لکھتے ہیں کہ ایک مریض کے پیر کے انگوٹھے کے ناخون وہاں کی جلد میں گھسے جاتے تھے۔ اسے اِنگروئنگ ٹونیل کہا جاتا ہے۔ اس سے انہیں بڑا درد ہوتا تھا۔ یہ تکلیف مذکورہ دوا نے دور کر دی اس کا تذکرہ بوریک کے "میٹریا میڈیکا" کے ص ۴۲۳ میں بھی موجود ہے۔

Scanned by CamScanner

(۵۲۱) ایکنی اور کالی برومم KALI BROMATUM

ڈاکٹر ایڑی کارڈ لکھتے ہیں کہ جوانی کی پھنسیاں (ایکنی) کے لئے جتنی کالی برومم کارگر ہے اتنی دوسری کوئی دوا نہیں۔

NATRUM MURIATICUM

(۵۲۲) سردی کے امراض اور نیٹرم میور

ڈاکٹر کلارک کا کہنا ہے کہ سردی لگنے سے جو امراض ہوتے ہیں ان میں نیٹرم میور کا مقام افضل ہے۔ کھانسی کی ابتدا میں یہ دوا دینے سے مرض بڑھتا نہیں۔ جب بلغم پک کر زرد پڑ جائے تب **پلساٹلا** کارگر ہوتی ہے۔

(۵۲۳) فائی موسس اور سلفر SULPHUR

کئی بچوں کو پیدائش ہی سے فائی موسس ہوتا ہے۔ ان کا مقام پوشیدہ (کھنو) کی بیرونی جلد پیچھے کی طرف نہیں جاتی۔ پیشاب کے لئے چھید بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لئے ختنہ کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مدن گھوش "ٹارچ آف ہومیو پیتھی" کے ص ۱۱۷، ۱۱۸ پر لکھتے ہیں کہ ان کے پاس ایک ایسا ہی بچہ لایا گیا۔ ڈاکٹروں نے تو آپریشن کا مشورہ دیا مگر اس کا باپ آپریشن نہیں کرانا چاہتا تھا وہ اسے میرے پاس لے آیا۔ میں نے اسے **سلفر** دی اور پھر کیل کیریا کارب دی جس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس تکلیف میں **ہیپر سلف**، **مرک سول** کو بھی آزمایا جا سکتا ہے۔

(۵۲۴) سائینوسائیٹس اور کیوپریسس CUPRESSUS

سائی نس ایک چھید کو کہتے ہیں۔ منہ کے اندر سے دونوں کانوں کی طرف چھید ہو

Scanned by CamScanner

جاتے ہیں۔ دو کان ہیں ان کی طرف منہ کے اندر سے ہر ایک کان کی طرف چھید ہو جاتا ہے۔ کان کی طرف اس چھید کے ساتھ جانے والی اس نالی کو یوس ٹیکین ٹیوب کہتے ہیں۔ جب زکام دوا کے زور سے بند ہو جاتا ہے جس سے یوس ٹیکین ٹیوب سوج جاتی ہے۔ زکام تو رک گیا مگر کان بہنے لگتا ہے۔ وہ خشک ہو جائے تو یوس ٹیکین ٹیوب کے سوج جانے سے بہرہ پن ہو جاتا ہے۔ سائی نس کے بند ہو جانے کو انگریزی میں سائینو سائیٹس کہتے ہیں۔ یا سائی نس کا کٹار کہتے ہیں۔ یہ سوجن کان کی نالی یا ماتھے کی جانب جانے والی نالی یا کسی دوسری نالی میں ہو سکتی ہے۔ جہاں ہو جائے وہاں درد ہونے لگتا ہے۔ کان کا بہرہ پن اور سر درد وغیرہ کئی امراض سائینو سائیٹس سے ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے ڈاکٹر ایڈورڈ بیچ نے ۱۹۳۰ء میں ایک دوا استعمال کی، جسے کیوپریسس کہتے ہیں۔ اس دوا سے ۲۰ سال پرانا بہرہ پن ٹھیک ہو گیا۔ ایک ۲۷ سالہ بہرے کو ڈاکٹر ڈیلر نے کیوپریسس ۳x دے کر یوس ٹیکین ٹیوب کو کھول دیا اور وہ ٹھیک سے سننے لگا۔ ڈاکٹر ڈیلر کا کہنا ہے کہ اس سے قبل مریض نے جو علاج کرائے تھے ان سے کچھ نہ ہوا۔ مگر اس سے سب ٹھیک ہو گیا۔

(۵۲۵) مرض کو روکنے والی ادویات (پروفی لیکٹیکس)

اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ فلاں مرض کو روکنے والی ہومیو پیتھک دوا کون سی ہے۔ ہم یہاں "ٹارچ آف ہومیو پیتھی" کے اکتوبر ۱۹۷۲ء کے شمارے میں سے ہومیو پیتھی کے نامور ڈاکٹر بادرآم کی شائع کردہ فہرست پیش کر رہے ہیں۔

(ا) ہیضہ۔ کیوپرم ایسی ٹیکم ۳x پانی میں گھول کر ایک چمچ صبح شام ایک ہفتہ لیجئے۔

Hep Sulph

(ب) ہے فیور۔ یعنی تپ کاہی۔ آرسینک ۳x کی پانچ بوندیں پانی میں گھول کر ایک چمچ ہر روز دن میں تین بار ایک یا دو ہفتے تک لیجئے۔ آرسینک سے قوت حیات شدت سے بڑھتی ہے اور اس سے مرض کا مقابلہ کرنے میں طاقت ملتی ہے۔

(ج) وقفے دار بخار۔ آرسینک البم (پہلے کی طرح ۲ طاقت) یا چینی نم سلف

Scanned by CamScanner

لیجئے۔

(د) جانڈیس۔ (یرقان) **کالی میور** ۳۰x کی دوا ہفتے بھر صبح و شام ایک ایک خوراک لیجئے۔ اور ساتھ رہنے والوں کو بھی دیتے رہیئے۔

(س) ملیریا۔ ملیریا کے حلقے میں جانے سے پہلے چار سے چھ ہفتے تک ہر ہفتے **نیٹرم میور** ۳۰ کی ایک خوراک لیتے رہیئے۔

(ک) میزلیز۔ ہارٹ مین کا کہنا ہے کہ **پلساٹلا** اور **ایکونائیٹ** لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ جب تک کسی حلقے میں اس مرض کی وبا پھیلے تب تک ۶ سے ۱۲ طاقت میں یہ دوائیں ایک دن کے وقفے سے استعمال کیجئے۔ صرف **پلساٹلا** سے بھی افاقہ ہو سکتا ہے۔ درمیان میں **سلفر** دینا مناسب رہتا ہے۔

(ل) چیچک۔ **ویریولینم** اس مرض کے تدارک کے لئے مشہور ہے۔ اس مرض کی ۳۰ طاقت کی دوا دو بار لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(م) ٹی۔ بی۔ جہاں خاندان میں ٹی۔ بی ہو وہاں ڈاکٹر کینٹ کے مطابق خاندانی طور پر اس مرض کے تدارک کے لئے ۶ سے ۸ ہفتے کے وقفے میں **ویسی لینم** ۱۰۰۰ ۵۰۰۰ اور سی۔ ایم دیتے رہیئے۔

(ن) ٹائیفائیڈ۔ **ٹائیفائیڈینم** ۳۰ یا ۲۰۰ یا ۶x یا **بَپٹیشیا** ۳۰ سہولت کے مطابق دیجئے۔

(و) ممپس۔ گلھڑے ہونے پر **پیرو لیڈینم** ۳۰ ہر روز تین خوراک لیجئے یا دیجئے۔

احتیاط۔ جب جسم میں مرض پنپ رہا ہو تو **پرانی لیکٹک** لینے سے یہی نہیں کہ اس کا فائدہ نہیں ہوتا، بلکہ مرض بھڑک بھی سکتا ہے۔ **پرانی لیکٹک** ایلوپیتھی میں بھی ہے اور ہومیو پیتھی میں بھی۔ مگر انہیں موزوں وقت پر لینا ہی مناسب ہے۔

(۵۲۶) ایک ہومیو پیتھ ڈاکٹر کے چند تجربات

(۱) نیند اچٹ جائے۔ پھر نہ آئے۔ — نیٹرم میور ۱۰M کی ایک خوراک لیجئے۔

(ب) مواد آلود پھوڑے، پھنسیاں۔ — گن پاؤڈر ۳x (ہر روز دیجئے)

Scanned by CamScanner

(ج) آنتوں کی ٹی بی۔	ڈروسرا ۳۰ یا ۲۰۰ (صرف ایک خوراک)
(د) ویری کوز وینز۔	کارڈواس میری نس (ٹنکچر)
(ل) عادتاً حمل گرانا۔	پلمبم + اورم میور (دونوں ۳ یا ۳۰)
(م) آسٹیو آرتھرائٹس (ڈاکٹر کلارک کے مطابق)	اورم میٹ سی۔ایم (صرف ایک خوراک کافی ہے)
(ن) دل کی کمزوری وغیرہ۔	(ا) کریٹیگس (مدر ٹنکچر کی پانچ بوندیں کھانے کے دوران (دوپہر کے کھانے کے دوران ۲۵ بوندیں۔ رات کے کھانے کے دوران پانچ بوندیں)۔ (ii) کھانا کھانے کے آدھ گھنٹے بعد ۲ گرین آرسینک آیوڈائیڈ (۳×)
(و) فوطوں کی سوزش۔	(ا) سبل سیرولیٹا ٹنکچر ۲۰-۱۵ بوندیں نیم گرم پانی میں۔ (ب) پریرا بریوا ٹنکچر ۲۰-۱۵ بوندیں نیم گرم پانی میں۔ (ج) نمبر ۵۵۰ دیکھئے۔

(۵۲۷) رینائیٹس (ناک میں رکاوٹ) اور لیمنا مائینر

ایک صاحب نے بتایا کہ چند سال ہوئے ان کی ناک سے خون آتا تھا۔ اور کبھی ناک بند ہو جاتی تھی۔ انہوں نے کئی ڈاکٹروں سے مشورہ کیا مگر انہوں نے اس کا علاج آپریشن کے سوا کچھ نہ بتایا۔ آخر وہ ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے پاس گئے، جنہوں انہیں لیمنا مائینر ۳۰ طاقت میں دے کر تین ماہ میں شفایاب کر دیا۔ اس سے وہ ہومیو پیتھک پر ایمان لے آئے۔

Scanned by CamScanner

(۵۲۸) ناک میں پالیپس (گانٹھ) اور ٹیوکریم مرم

ایک ۹۳ سالہ بزرگ نے بتایا کہ ان کی ناک میں گانٹھ نکل آئی ہے جس کی وجہ سے انہیں سانس لینا بھی دشوار تھا۔ ڈاکٹروں نے انہیں آپریشن کا مشورہ دیا۔ مگر وہ اس کے حق میں نہیں تھے۔ آخر وہ حیدر آباد کے ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے پاس گئے۔ اس نے انہیں ٹیوکریم مرم کی ایک خوراک سے ٹھیک کر دیا۔

(۵۲۹) ہومیو پیتھک ادویات کا خاکہ

کبھی کبھار مریض کے کلینک میں قدم رکھتے ہی ڈاکٹر کے سامنے اس کی دوا ہاتھ باندھے کھڑی ہو جاتی ہے۔ ایسی چند ادویات کا تذکرہ محض اشارتاً پیش خدمت ہے۔

I اورم میور۔ موٹا تازہ۔ سست طبیعت۔ گلے میں چربی ٹانگیں پتلی۔ مگر دھڑ موٹا تازہ۔ اوپر اور نیچے کے حصے میں عدم توازن۔

II ایپس۔ آنکھ کی نچلی پلک میں سوجن۔ اوپر کی پلک کی سوجن میں کالی کارب موزوں ہے۔

III آرسینک۔ پریشان شخص کلینک میں آتے ہی پانی مانگتا ہے۔ گھونٹ گھونٹ پانی پیتا ہے۔ ٹھنڈے پسینے سے تر ہے۔

IV بوریکس۔ آنکھ کی پلکیں اندر مڑی ہوئیں۔

V کیل کیریا کارب۔ موٹاپے کی خاص دوا ہے۔ موٹا تھل تھل جسم رات کو پسینے سے سرہانے کا بھیگ جانا۔

VI کیپسی کم۔ ناک کی نوک اور گال لال۔

VII کاسٹی کم۔ پیٹ سخت اور پھولا ہوا پیر غیر معمولی طور پر چھوٹے۔ بچہ سنبھل کر چلتا ہے کہ کہیں گر نہ جائے۔ بڑا نازک ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

VIII چسپے فیلا ایمبے لیٹا ۔ جس کی چھاتی بھاری بھر کم ہو۔

IX اورم میٹ ۔ ۱۲ سال کی عمر میں بھی سر گنجا ناک اور درمیان کا حصہ پچکا ہوا ۔

X آیوڈم ۔ تھائیرائیڈ اور آنکھیں ابھری ہوئیں۔ پٹھے اور جلد ڈھیلی ہو۔ بغل، پیٹ وغیرہ کے غدود سوجے ہوئے ہوں ۔

XI کالی کارب ۔ آنکھ کے اوپر سوجن ۔ اس کی علامت ایپس کے برعکس ہے۔

XII لائیکو پوڈیم ۔ سکڑی چھاتی ۔ خشک کھانسی ۔ موٹی ٹانگیں ۔ پیٹ پھولا ہوا ۔ تیز دماغ مگر پٹھے ڈھیلے ۔

XIII نیٹرم میور ۔ گلے کی نسیں ابھری ہوئیں گلا سکڑا ہوا ۔ ہونٹ پھٹے ہوئے اور سوکھے ۔

XIV فاسفورس ۔ لمبا۔ پتلا ۔ چوڑا سینہ ۔ جھکا ہوا ۔ پتلا ۔

XV پلسا ٹلا ۔ اندر سے دکھ میں گھلنے والا ۔ ہمدردی کا خواہاں ۔

XVI سیپیا ۔ لمبی پتلی خاتون ۔ سکڑے ہوئے کولھے اوپر سے نیچے تک یکساں ۔

XVII سائی لیشیا ۔ بچے جن کا سر بڑا ہو ۔ سر پر پسینہ آئے ۔ چڑچڑا ۔ گھبرایا ہوا ۔ خشک جلد ۔ کمزور، پٹھے ڈھیلے ۔ پیروں سے بدبودار پسینہ ۔

XVIII سلفر ۔ پتلے بوڑھوں کی طرح ڈھیلے ۔ جھکے ہوئے ۔ بچے، جن کا پیٹ بڑھا ہوا ہو اور جسم دبلا پتلا ہو، ہونٹ انتہائی سرخ ۔ کھڑے نہیں رہ سکتے ۔ مریض کلینک میں بھی چلتا پھرتا ہے ۔

XIX ہیپر سلف ۔ اس شخص کے پسینے سے کھٹی بو آتی ہے ۔

XX نکس وومیکا ۔ پتلا دبلا ۔ چڑچڑا ۔ غصیل فطرت ۔ بیٹھے رہنے والی زندگی ۔

ZINCUM METALLICUM & HYPERICUM

(۵۳۰) کمر درد اور زنکم اور ہائی پیری کم

ایک خاتون کی کمر میں درد تھا ۔ اسے زنکم ۲۰۰ دی گئی ۔ اس سے وہ ۲۵ روز ٹھیک رہی ۔ پھر ۱M دی گئی ۔ اس سے وہ ۲۰ روز ٹھیک رہی ۔ پھر ۱۰M اور سی۔ ایم دی گئی ان سب سے کمر درد ٹھیک ہو تا گیا ۔ انگریزی میں جہاں "فیبگ" لفظ کا استعمال

Scanned by CamScanner

ہوتا ہے۔ وہاں زنکم دی جاتی ہے۔ زنکم پٹھوں کی تھکاوٹ کے لئے اور ہائی پیریکم نسوں کی تھکاوٹ کے لئے کارگر دوائیں ہیں۔ جہاں نس کچلی جائے، سوئی وغیرہ کوئی نوکیلی چیز چبھ جائے یا گرنے پر کوکیکس کی نسوں پر چوٹ لگے وہاں ہائی پیریکم سودمند ہوتی ہے۔ رُوٹا اور ہائی پیریکم ایک سا کام کرتی ہیں۔

CALENDULA OFFICINALIS

(۵۳۱) پھوڑا اور کیلیں ڈولا (میری گولڈ)

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ باہری زخموں یا کھلے پھوڑوں کے ٹھیک ہونے میں کیلیں ڈولا کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ کھلے ہوئے زخموں کے لئے کیلیں ڈولا بھی اتنا ہی مفید ہے۔ کیلیں ڈولا کا سولوشن بنا کر کھلے پھوڑوں پر لگایا جاتا ہے۔ لیڈم تو طاقت آمیز گولی میں کھلایا جاتا ہے۔ جب کہ کیلیں ڈولا کا سولوشن بنانے کے لئے ایک حصہ کیلیں ڈولا کا ٹنکچر ۴ یا ۷ حصے گرم پانی میں ڈال کر اس سے زخم کو دھویا جاتا ہے۔ اسے گولی کی شکل میں نہیں لیا جاتا۔ کیلیں ڈولا گیندے کے پھول کا نام ہے۔ اس کے سولوشن سے زخم کو دھونے سے وہ ۴۸ گھنٹے میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(۵۳۲) گردے کی پتھری اور لائیکوپوڈیئم LYCOPODIUM

پٹنہ کے ڈاکٹر ساہنی جنوری ۱۹۷۴ء میں "ٹارچ آف ہومیوپیتھی" کے ص ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ ۲-۷۲-۱۲ کو ایک ۵۰ سالہ شخص گردے میں پتھری کے علاج کے لئے ان کے پاس آئے تھے وہ کئی ایلوپیتھک ڈاکٹروں سے علاج کرا چکے تھے۔ آخر انہیں آپریشن کا مشورہ دیا گیا۔ وہ آپریشن کرانا نہیں چاہتے تھے۔ ان کا کیس ریپرٹری کے مطابق فاسفورس کا بنتا تھا۔ مگر انہیں مٹھائی مرغوب تھی، جو فاسفورس کی علامت نہیں ہے۔ ریپرٹری میں دوسرے نمبر پر لائیکوپوڈیئم تھی۔ ۲۳-۹-۷۲ کو انہیں یہ دوا دی گئی اور ۷۲-۱۱-۷ کو انہوں نے بتایا کہ پتھری کا دانا نکل گیا۔ ان کے

Scanned by CamScanner

گردے میں دو پتھریاں تھیں۔ایک نکل گئی دوسری غالباً اندر گھل گئی۔

ACTAEA SPICATA & CAULOPHYLLUM

(۵۳۳) جوڑوں کا درد (آرتھرائیٹس) اور ایکٹیا اسپائی کیٹا اور کولوفائیلم

آرتھرائیٹس میں انگلیوں کے جوڑوں میں درد ہوا کرتا ہے۔جو بڑھتے بڑھتے جوڑوں کی سوجن کی شکل میں نمایاں ہو جاتا ہے، جسے گٹھیا کہتے ہیں۔اس کا تذکرہ کرتے ہوئے جناب ہیرالڈ ٹریکسلر "ٹارچ آف ہومیوپیتھی" کے جولائی ۱۹۷۴ء کے شمارے کے ص ۴۸ پر لکھتے ہیں کہ جوڑوں کے درد کی دو خاص دوائیں ہیں۔ایک ہے **ایکٹیا اسپائی کیٹا**۔اور دوسری ہے **کولوفائیلم**۔ان دونوں کو ۳x میں لیتے رہنے سے آرتھرائیٹس کی تکلیف نہیں ہوتی۔مصنف کا کہنا ہے کہ یہ امر یقینی ہے کہ اگر مرض کی علامات ابھر چکی ہوں، تو بھی وہ ٹھنڈی پڑ جائیں گی۔اور اگر کوئی جوڑ زیادہ پھول گیا ہے تو مذکورہ دوا ایک ساتھ یا الگ الگ لینے سے کسی جوڑ کی سوجن نہیں رہے گی۔بڑھاپے میں جوڑوں کا درد عام پایا جاتا ہے اس لئے ہم نے یہاں اس کا ذکر کیا ہے۔

PHYTOLACCA DECANDRA

(۵۳۴) گلے کا مرض اور فائٹولکا

امریکہ کے ایک ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ انہیں پیرس سے ٹیلی فون آیا ہے کہ ایک مریض کو تیز بخار ہے۔گلا اندر سے سوجا ہوا ہے اور سرخ ہے اس پر سفید داغ بھی پڑ گئے ہیں۔مریض کہتا ہے کہ گلا سوجا ہوا لگتا ہے، تھکاوٹ بے حد ہے اسے کیا دیا جائے؟ ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ ایسی حالت میں **فائٹولکا ۲۰۰** دواؤں کی ملکہ کی طرح کام کرتی ہے۔اگر گلے کے مرض کی ابتدا میں یہ دوا دی جائے تو مستقبل میں گلے کے کسی بھی مرض میں اس کا کراماتی اثر ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

CITRUS DECUMANA

(۵۳۵) کانوں میں آواز اور سائٹرس ڈیکومینا

ڈاکٹر پل سولے ٹارچ آف ہومیوپیتھی کے اکتوبر ۱۹۷۵ء کے شمارے کے ص ایک پر لکھتے ہیں کہ اس دوا کا تجربہ کانوں میں آواز ٹیناٹس تک ہی محدود ہے۔

HEPAR SULPHIRUS CALCARICUM

(۵۳۶) کھانسی اور ہیپر سلف

ڈاکٹر گنیش چوہان، جواہر نگر جے پور سے "ہومیوسیوک" کے جنوری ۱۸۸۹ء کے شمارے میں لکھتے ہیں کہ سردی کے موسم میں کھانسی بہت ہوا کرتی ہے۔ کوئی خاص علامت بھی نمایاں نہیں ہوتی۔ مجھے سردی یا کھانسی ہو ہی جایا کرتی ہے۔ ایسے مریض کو ہیپر سلف ۲۰۰ طاقت کی تین خوراکیں چار روز تک مسلسل دیں۔ چار روز ہی میں آپ دیکھیں گے کہ مریض ٹھیک ہو گیا۔ کبھی کبھی مریض کہتا ہے کہ رات کو سونے پر کھانسی شدید چھڑ تی ہے۔ کھانستے کھانستے سر درد ہو جاتا ہے ایسے مریض کو برایونیا ۳۰ اور پلساٹلا ۳۰ طے شدہ تسلسل سے چھ خوراک دیجئے۔ کبھی کبھی کھانسی رات کو اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ نیند بھی نہیں آتی۔ مریض کھانستا ہی رہتا ہے۔ ایسے مریض کو چار چار گھنٹے بعد ہائیوسائمس ۶ اور بیلاڈونا ۳ طے شدہ تسلسل سے چھ مرتبہ روزانہ دیجئے۔ مصنف نے بھی یہ تجربہ مناسب سمجھا ہے۔

(۵۳۷) پستان کی کڑی گانٹھ (کینسر) اور کونیئم CONIUM

ڈاکٹر آر۔ پی ماتھر "ہومیوسیوک" کے جنوری ۱۹۸۹ء کے شمارے میں لکھتے ہیں کہ ایک مریضہ بائیں پستان کی کڑی گانٹھ سے بہت پریشان تھی گانٹھ ایک ہی جگہ قائم تھی۔ ڈاکٹر کو ایسا محسوس ہوا کہ یہ پستان کا کینسر ہے۔ کڑا ہے ایک ہی جگہ قائم ہے۔ پہلے اسے تھوجا ۱M دی گئی گانٹھ کچھ کم ہو گئی ۲۰ روز بعد کونیئم ۱M دی گئی۔ پندرہ

Scanned by CamScanner

روز بعد کونیئم ۱۰۸ دی - دو ماہ بعد کارسی نوسین ۱ ایم کی ایک خوراک دی - دو ماہ میں غائب ہوگئی - پھر مکمل صحت یابی کے لئے پانچوں فاسفیٹ یعنی فائیو فاسیز دی گئیں - کینسر میں کونیئم، کارسی نوسین یا کیلکیریا کارب سے علامات کے مطابق کوئی بھی دوا کارگر ثابت ہو سکتی ہے -

CALCAREA CARBONICA

(۵۳۸) گلوگرفتگی اور کیل کیریا کارب

ڈاکٹر آر - پی ماتھر ایک خط میں لکھتے ہیں کہ ۸۱-۴-۱ کو ایک مریض ان کے پاس آیا - اسے گلوگرفتگی کا مرض تھا - ڈاکٹر ماتھر کا خیال ہے کہ گلے کے ملائم ریشوں کو پگھلانے میں کیل کیریا کارب بہت کام کرتی ہے جب کہ سخت ریشوں کو پگھلانے میں کیل کیریا فلور کارگر ہے - ڈاکٹر ماتھر لکھتے ہیں کہ گلوگرفتگی کے کئی کیس انہوں نے کیل کیریا کارب سے شفایاب کئے ہیں - جب انہوں نے دیکھا کہ کیل کیریا کارب ٹھیک کام نہیں کر رہی تو درمیان میں انہوں نے تھوجا ۱ ایم دی جس سے گاڑی آگے چل نکلی - تھوجا کا کام سائیکوسس میازم کو دور کر دینا ہے - یہ میازم مرض کے تدارک میں رکاوٹ ڈالتے ہیں -

EUPATORIUM PERFOLIATUM

(۵۳۹) نمونیہ اور یوپے ٹوریم پرفولیٹم

ڈاکٹر ایلفریڈ پل فریڈ کی "ہومیو پیتھی" کے جنوری ۱۹۴۰ء کے شمارے میں مثال دیتے ہیں - "ہومیو پیتھک ہیری ٹیج" کی ۱۳ ویں جلد کے ۱۹۸۸ء کے شمارے میں ایک دوست کے ساتھ ایک جگہ گیا جہاں مجھے شدید سردی میں کافی دیر تک کھڑے رہنا پڑا - گھر آنے پر سردی کا بخار چڑھ گیا - میں محسوس کر رہا تھا کہ میرا بایاں پھیپھڑا اتنا جل رہا ہے گویا بھٹی کی سینک سے آلو بھن رہا ہو - اتنا بخار تھا - نہ تو میں سانس لے سکتا تھا نہ ہی بستر سے ہل جل سکتا تھا - میری بیوی نے شام کے آٹھ بجے یوپے ٹوریم کی سات بوندیں آدھے گلاس پانی میں ڈال کر دو چمچ

Scanned by CamScanner

پلادیں۔ میں گہری نیند سو گیا۔ اگلے روز صبح سات بجے اٹھا اب میں کروٹ بدل سکتا تھا۔ سانس بخوبی لے سکتا تھا۔ پسینہ اتنا آیا گویا پانی میں تر بہ تر ہو رہا تھا۔ چار روز بعد میں اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اکثر ملیریا کے بخار میں یہ دوا دی جاتی ہے کیونکہ اس بخار میں سردی کی خاص علامت ہوتی ہے۔ یہ ڈاکٹر ٹیل فریڈ کا اپنا کیس ہے۔ اپنے سے مراد خود پر آزمودہ۔

(۵۴۰) ڈاکٹر مگن بھائی ڈیسائی کے اعلیٰ طاقت کی دواؤں کے تجربات

ابھی حال ہی میں ڈاکٹر کپاڈیہ سارا بھائی کی ہومیوپیتھی سے متعلقہ ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے "ہومیوپیتھک ریمی نیسنز"۔ سارا بھائی ایک نامور ہومیوپیتھ ہوئے ہیں۔ وہ مگن بھائی ڈیسائی کے ساتھ رہے۔ یہ دونوں ہومیوپیتھ مریضوں کو اعلیٰ طاقت کی ہومیوپیتھ دوا ہر روز کئی بار اور مسلسل کئی ماہ دیتے رہے۔ اور ان کا تجربہ یہ ہے کہ اس تجربے سے مریض کو فائدہ ہوتا ہے، اگرچہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کا اصول یہ ہے کہ اعلیٰ طاقت کی دوا ہر روز نہیں دینی چاہیئے۔ اور دن میں کئی بار نہیں دینی چاہیئے۔ امریکہ کے مشہور ہومیوپیتھ ڈاکٹر کینٹ کا کہنا ہے کہ اعلیٰ طاقت کی دوا اتنی خطرناک ہو سکتی ہے کہ وہ اعلیٰ طاقت کی دوا لینے کے بجائے ایک کوٹھڑی میں بند ہو کر چھریوں سے زخمی ہو جانا کم تکلیف دہ محسوس کریں گے۔ ہومیوپیتھی میں ۳۰ طاقت کی دوا دے کر مستقل افاقے کے لئے ۲۰۰ یا M۱ طاقت کی دوا دی جاتی ہے۔ اس سے اعلیٰ طاقت کی دوا بھی دی جاتی ہے۔ ہنی مین نے اپنی زندگی میں یہ سمجھ لیا تھا کہ اگر کسی طاقت سے افاقہ ہو رہا ہو تو اس دوا کو دس جھٹکے دے کر اسے پہلے سے کچھ اعلیٰ طاقت کا بنایا اور اسے دہرایا جا سکتا ہے۔ اور یہ سلسلہ آگے بھی جاری رکھا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر رینر کا ہم پہلے تذکرہ کر چکے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ طاقت میں دوا ہوتی ہی نہیں۔

ڈاکٹر سارا بھائی اپنی مذکورہ کتاب کے ص ۳۹ پر کیس نمبر ۲ کے تحت لکھتے ہیں

Scanned by CamScanner

کہ ساڑھے تیرہ سال کے ایک لڑکے کے گلے میں گلوگرفتگی آگئی۔اس کی آواز عورتوں کی سی تھی۔ اس کا ہومیوپیتھک علاج کرایا گیا۔ اس کی ہر طرح جانچ کرنے کے بعد طے پایا کہ اسے **فاسفورس** دی جانی چاہیئے۔ اس کی چھاتی تنگ تھی اور ہڈیاں لمبی تھیں۔ کندھے جھکے ہوئے تھے۔ اگرچہ وہ خود دراز قامت نہیں تھا۔ اسے **فاسفورس** ۱۸ دن میں دو بار دی جانے لگی۔ ایک ماہ تک دینے کے بعد جب کچھ افاقہ نہ ہوا تو پھر علامات کا معائنہ کیا گیا، تو بھی **فاسفورس** ہی کی علامات ملیں۔ ایسی حالت میں **فاسفورس** کو پہلے کی طرح جاری رکھا گیا۔ ۳۶ ویں دن لڑکے کو چھینکوں کا دورہ پڑا۔ آٹھ سو سے ایک ہزار تک مسلسل زور زور کی چھینکیں تین چار روز تک آئیں۔ گلے سے تھوک نکلا اور اس کی آواز معمول کے مطابق ہو گئی۔ اس کے بعد تین ماہ تک یہی دوا جاری رہی اور اس دوران اس کا وزن کئی پاؤنڈ بڑھ گیا۔ یہ کیس ہم نے اس لئے پیش کیا ہے۔ تاکہ قارئین پر یہ واضح ہو جائے کہ **فاسفورس** جیسی لمبے عرصے کی دوا کو بھی ڈاکٹر ڈیسائی دن میں کتنی بار اور بطور تجربہ کتنے دن اور مہینوں دیا کرتے تھے۔ ان کا یہ تجربہ ۱۸۔ م طاقت تک ایسے ہی چلتا تھا۔

(۵۴۱) شرم گاہ کا سرک جانا (پرولاپسس یوٹری)

NATRUM MURIATICUM
اور نیٹرم میور

"ہنی مینین گلی نیگس" کے ۱۹۳۰ء کے ایڈیشن میں فروری ۱۹۸۹ء کے "دی ہومیوپیتھک ہیریٹیج" کے ص ۷۰ پر شرم گاہ کے سرک جانے سے متعلقہ ڈاکٹر گھٹک کا ایک مقالہ شائع ہوا ہے۔ آج کل شرم گاہ سرک جانے کی کئی مریضائیں ملتی ہیں۔ مذکورہ جریدے میں ڈاکٹر کا تجربہ ذیل میں پیش خدمت ہے۔ مجھے ایک ۳۲ سالہ نوجوان عورت کا علاج کرنے کا موقع ملا۔ اس کے شوہر نے کہا "ایسا لگتا ہے کہ یہ عورت یا تو پاگل ہے یا اس کا علاج نہ ہوا تو پاگل ہو جائے گی۔ معمولی سی بات پر یہ ایک دم اُبل پڑتی ہے۔ حد سے باہر چلی جاتی ہے۔ بلاوجہ بکنے اور گالیاں دینے

Scanned by CamScanner

لگتی ہے۔ اگر اسے یہ محسوس ہو کہ کوئی شخص اس کے خلاف کچھ کہہ رہا ہے تو اسے فحش گالیاں بکتی ہے۔ ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ میں اس کے شوہر کو تنہائی میں ایک کمرے میں لے گیا۔ اور اس کے متعلق مکمل واقفیت حاصل کرنی چاہی۔ اس نے بتایا کہ پہلے یہ بہت شیریں مزاج تھی۔ دو سال ہوئے جب اسے پہلی ماہواری ہوئی تو ایک ایلوپیتھ ڈاکٹر نے دواؤں سے اسے بند کر دیا۔ چند روز بعد ہم نے دیکھا کہ اس کی صحت بدل گئی ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر غصہ کرنے لگتی ہے، بکتی ہے، گالیاں دیتی ہے۔ ہسٹری پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ان کے خاندان میں چند اموات بھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند اموات پر اسے صدمہ بھی پہونچا ہے۔ کھانے کے کمرے میں جا کر کمرہ بند کر لیتی ہے۔ اور خوب روتی ہے۔ اس علامت پر اسے **نیٹرم میور** دی گئی۔ اس کی عادت تو ٹھیک ہو گئی۔ البتہ اس کے ساتھ اس کی ایک اور بیماری بھی چلی گئی۔ اس کی شرم گاہ سرک گئی تھی۔ اس کا گھر میں سب کو علم تھا۔ اس کا علاج بھی کرایا گیا تھا۔ مگر یہ سوچ کر کہ یہ مرض لاعلاج ہے اسے چھوڑ دیا گیا۔ **نیٹرم میور** دی تو اس کی عادت کے مطابق اس کی شرم گاہ کے سرک جانے کا مرض بھی جاتا رہا۔ اس سے ڈاکٹر گھنٹگ اس نتیجے پر پہونچے کہ کوئی بھی زنانہ مرض ہو تو اس کا علاج کرنے سے قبل یہ سوچ کر چلنا چاہیئے کہ کہیں اسے کوئی پرانا زنانہ مرض تو نہیں جب اس خاتون کا غیر معمولی سیلان خون بند کر دیا تو مذکورہ مرض ابھر آیا۔ اس دوا نے اپنی عادت کی بنا پر یہ جسمانی مرض بھی دور کر دیا۔

(۵۴۲)۔ ہومیوپیتھک دوا میں دوا نہیں طاقت ہوتی ہے

امریکہ کے ڈاکٹر رینز کا کہنا ہے کہ ہومیوپیتھی کی اعلیٰ طاقت کی دوا میں دوا کا کوئی بھی عنصر نہ ہونے کی وجہ سے اس سے جو فائدہ ہوتا نظر آتا ہے وہ دوا سے نہیں بلکہ اتفاقاً ہوتا ہے۔ لیبارٹری میں کئے گئے تجربات سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اعلیٰ طاقت میں دوا ہوتی ہی نہیں، اس میں اعلیٰ طاقت کا کوئی عنصر نہیں ہوتا بلکہ یہ تو صرف میٹھی گولیاں ہوتی ہیں۔

حال ہی میں کناڈین، اسرائیلی، اطالوی، اور فرانسیسی اس طرح تیرہ سائنس دانوں پر مشتمل ایک ٹیم نے اس بارے میں تحقیق کی۔ انہوں نے دیکھا کہ اگرچہ ایک خاص حد کے بعد دوا کے گھلے ہوئے مولی کیولس کے جوہر بے جان ہو جاتے ہیں، مگر پھر بھی ان کا اثر برقرار رہتا ہے۔

۱۹۸۵ء میں فرانسیسی سائنس دان جیکوبیس بینؔ وینیست مذکورہ تیرہ ارکین کی ایک ٹیم لے کر اس سوال کا جواب تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے کہ کوئی بھی کیمیائی جوہر کسی رقیق شے میں مکمل طور پر گھل کر جب بے جان ہو جاتا ہے تو اس کا کوئی اثر برقرار رہتا ہے یا نہیں۔ یہ سائنس دان یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہر کیمیائی جوہر کی اپنی قوتِ حیات ہوتی ہے، جو کیمیائی جوہر کے برباد ہو جانے پر بھی جس رقیق شے میں گھولا گیا ہے۔ اس میں محفوظ رہتی ہے بہ الفاظ دیگر کوئی ایٹمی جوہر گھل کر بے جان ہو جانے پر بھی بے اثر نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک جاندار کیمیا کی طرح سرگرم عمل رہتا ہے۔

بین وینست اور اس کے رفیق اپنی تحقیق پر حیرت زدہ رہ گئے تھے انہیں بھی ان نتائج پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ مگر ہومیوپیتھی کا رات دن کا یہ تجربہ ہے کہ ۳۰ ویں ہی نہیں ۲۰۰ ویں، ۱۰۰۰ ویں حتیٰ کہ سی۔ ایم طاقت بھی اعلیٰ طاقت کی کمی میں طاقتور رہ جانے پر زیادہ ٹکاؤ کام کرتی ہے۔ حتیٰ کہ دائمی مرض کو اکھاڑ پھینکنے میں ان میں بے پناہ طاقت ہوتی ہے۔

("ہومیو سیوک" اکتوبر ۱۹۸۸ء)

کوٹایم (کیرل) کے باشندے ڈاکٹر رمن لال پٹیل کا کہنا ہے کہ ہنی مین کی سو، ڈیڑھ سو برس پرانی ادویات جن شیشیوں میں رکھی ہیں، آج تک وہ ویسی ہی کارگر ہیں جیسی اس وقت تھیں۔ ڈاکٹر کینٹؔ کے ارشاد کے مطابق ہندوستان کے ایک ڈاکٹر نے ڈاکٹر کینٹ کو امریکہ میں لکھا کہ ان کے پاس کسی دوا کی خالی شیشی ہے وہ اس دوا کو آزمانا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر کینٹ نے جواب دیا کہ اس دوا میں الکحل ملا دیجئے، یہ شیشی وہ دوا بن جائے گی۔

کہاں تو ہومیوپیتھک ادویات کا اتنا کیمیائی اثر تصور کیا جاتا ہے۔ اور کہاں

ایک ہی شیشی میں دوا ڈال کر اسے دھو دینے سے اس میں نئی دوا ڈال دی جاتی ہے۔ ڈاکٹر بشن داس دلّی کے ایک مشہور ہومیو پیتھ تھے۔ وہ مفت دوا دیتے تھے۔ مریض اپنی شیشی لاتا تھا۔ قریبی نل سے اسے دھو دیتا تھا۔ وہ اس میں نئی دوا کی بوندیں یا دوا ڈال دیتے تھے۔ اگلے روز دوا بدلنی بھی ہوتی تھی۔ تو وہی شیشی دھو کر دوسری دوا ڈال دیتے تھے۔ ان کے علاج سے مریضوں کو افاقہ ہوتا تھا۔ یہ باہمی متضاد امور دیکھ کر ہومیو پیتھی کے متعلق لوگ حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔

(۵۴۳) ہنی مین اور ان کی دوسری بیوی کی زندگی کی جھلک

ہم نے اس کتاب میں تقریباً ساڑھے پانسو امراض اور ان کی علامات میں دی جانے والی ہومیو پیتھک ادویات کا تذکرہ کیا ہے۔ ہماری یہ تالیف ہومیو پیتھی کی مختلف مستند کتب اور جرائد کے موزوں حوالہ جات پر مشتمل ہے۔ اگر ہمارے قارئین اس کتاب سے موزوں طور پر استفادہ کریں۔ تو ہم اپنے مقصد میں خود کو کامیاب تصور کریں گے اور ہم یہ سمجھیں گے کہ ہماری محنت رائیگاں نہیں گئی۔

اب ہم ذیل میں ہومیو پیتھی طریقۂ علاج کے موجد ہنی مین کا تذکرہ پیش کر رہے ہیں۔ ان کی یہ سوانح حیات .. نامور امریکی فلم ایکٹریس مس آنا کورا موواٹ نے ہیلن برے کے فرضی نام سے لکھی تھی" جو ۱۸۹۱ء کے میڈیکل ایڈوانس" میں شائع ہونے کے بعد جولائی ۱۹۸۵ء کے" ہومیو پیتھک پرسٹیج" کے شمارے میں شائع کی گئی۔ ڈاکٹر ہنی مین ۱۸۳۹ء میں پیرس میں لکسمبرگ کے قریب قیام پذیر تھے۔ سردیوں کے دن تھے۔ میں اپنی ایک سہیلی مریضہ کے متعلق مشورہ لینے کے لئے پہلی بار ان سے ملی۔ ان سے جلد از جلد ملاقات کرنے کی غرض سے میں صبح سوا نو بجے بگھی میں سوار ہو کر چل پڑی۔ گاڑی کافی تیز چل رہی تھی۔ آدھ گھنٹے بعد گاڑی ایک جگہ رک گئی۔ میں نے کوچوان سے پوچھا" کیا ہم جائے مقررہ پر پہونچ گئے ہیں؟" اس نے کہا" میڈم ابھی کہاں ؟

Scanned by CamScanner

ابھی تو ہمیں کافی دیر انتظار کرنا پڑے گا۔ آگے دیکھئے اور پیچھے دیکھئے۔ گاڑیوں کی کتنی لمبی قطار لگی ہوئی ہے!" میں نے گاڑی سے اتر کر دیکھا' سامنے کچھ فاصلے پر ایک بڑا بھاری محل نما مکان تھا۔ یہ چاروں طرف سے پتھروں کی بھاری دیوار سے گھرا ہوا تھا۔ اندر جانے کے لئے لوہے کا بڑا ابھاری دروازہ تھا۔ گاڑیاں باری باری اس دروازے سے اندر جاتیں اور سواریاں اندر اتار کر باہر آجاتیں۔ آگے بھی ان گنت گاڑیوں کی لمبی لمبی قطار، پیچھے بھی اتنی ہی لمبی لمبی قطار بڑھتی ہی جارہی تھی۔ جو سواریاں اندر جاکر اتر جاتیں ان کی بھی لامتناہی قطار اندر سے باہر نکلتی تھی۔ یہ تمام مریض تھے جو ہنی ٹین سے علاج کرانے آرہے تھے۔ اور علاج کرا کر واپس جارہے تھے۔

یہ حالت دیکھ کر میں پریشان ہوگئی۔ میں نے سب سے پہلے پہونچنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اتنی جلدی ہی گھر سے نکلی تھی۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ مریضوں کی اتنی بڑی بھیڑ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مجھے اس بات سے اطمینان تھا کہ جو دقت میرے سامنے آئی' اسی کا کیوں کو سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ مجھے حیرت تو اس بات پر تھی کہ گاڑیوں کا تانتا لگا تار بڑھتا جارہا تھا۔ ہر منٹ میں یہ قطار بڑھتی جارہی تھی۔ آگے کی گاڑیوں کی قطار سواریوں کے اتر جانے پر جتنی گھٹتی تھی' اتنی ہی نئی گاڑیوں کے آنے پر بڑھتی جاتی تھی۔ ڈاکٹر ہنی ٹین کی شہرت کے متعلق تو پہلے میں سن چکی تھی، مگر یہ نہیں جانتی تھی کہ ان سے دوا کے لئے ملاقات کرنے میں اتنی بھیڑ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تقریباً بیس منٹ بعد میری گاڑی آہستہ آہستہ سرکتی ہوئی ہنی ٹین کے مکان کے دروازے سے گزرتی ہوئی مکان کے صحن میں جا پہونچی۔ وہاں تین چار باوردی سپاہی نئے مریضوں کا استقبال کرنے اور انہیں موزوں مقام پر پہونچانے کے لئے موجود تھے۔ وہ ہمیں وہاں لے گئے جہاں بڑی بڑی چوڑی سیڑھیاں مریضوں کو ویٹنگ ہال میں لے جاتی تھیں۔ وہاں سے چڑھ کر جب مریض ویٹنگ ہال میں جاتا تو وہاں وہ اپنی اپنی باری کا انتظار کرتے ہوئے مریضوں کو دیکھتا۔ بوڑھے مریضوں کے لئے کشن لگے ہوئے تھے کئی نرسیں بچوں کو لے کر آئی ہوئی تھیں، جن کی کلکاریوں اور قہقہوں سے ہال گونج رہا تھا۔ کئی مریض کانا پھوسی میں بات کررہے تھے تاکہ ڈاکٹر کو علاج کرنے میں پریشانی نہ ہو۔ ویٹنگ ہال بھرا ہوا تھا۔ بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ جیسے نیچے نئے

Scanned by CamScanner

مریضوں کا استقبال کرنے کے لئے چار پانچ باوردی سپاہی تعینات تھے ویسے ہی ویٹنگ ہال میں تین چار باوردی خواتین نئے مریضوں کو بٹھانے کے لئے انتظامات کرنے میں مصروف تھیں۔

جب میں کمرۂ استقبالیہ میں داخل ہوئی تو میرے ساتھ ہی ایک اور خاتون بھی آئی، جس کے ساتھ ایک نرس اور ایک بچہ تھا۔ وہ خاتون اس شان وشوکت پر میری حیرت واستعجاب کے اظہار پر میرے پاس آئی اور بولی: "آپ یہاں نئی آئی نظر آتی ہیں۔ کیا میں آپ کی کچھ مدد کر سکتی ہوں؟ ہمیں اگر بیٹھنے کے لئے یہاں جگہ نہیں مل رہی ہے تو چلئے دوسرے کمرے میں جا بیٹھیں۔ میں آپ کو راستہ دکھادوں گی"۔ ہم کئی کمروں سے گزرتے ہوئے ہم ایک ایسے کمرے میں جا پہونچے جہاں صرف ایک دو مریض ہی بیٹھے تھے۔ اس خاتون کی شائستگی اور اس کے کوچوان کی سرکاری پوشاک دیکھ کر میں بھانپ گئی کہ وہ ضرور کوئی اعلیٰ خاندان کی خاتون ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ایک کاؤنٹیس ہے، اٹالین ہے جنہوں نے ایک فرانسیسی کاؤنٹ سے شادی کی ہے۔ مجھے اس بارے میں ان سے گفتگو کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس نہیں ہوئی کہ شائستگی ہر فرانسیسی کی فطرت ہے۔

ہمیں وہاں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک چپراسی نے ہم سے ہمارا کارڈ طلب کیا۔ ہر مریض کو علاج کے لئے کارڈ دیا جاتا ہے، اور اسے مریض کے آنے کے سلسلے میں تسلسل سے رکھا جاتا ہے۔ چپڑاسی کا حسن سلوک بھی شائستہ تھا۔ اب تک آنے والے مریضوں کی تعداد بہت بڑھ چکی تھی۔ اور کارڈ پر جو نمبر دیا گیا تھا اس سے ظاہر تھا کہ ہمیں بہت تک انتظار کرنا پڑے گا۔ یہ کیفیت دیکھ کر میں نے دل بہلانے اور وقت گزارنے کے لئے وہاں جو اسکیچ رکھے تھے، اور وہاں جو آرائشی ساز وسامان رکھا تھا، اسے دیکھنا شروع کیا۔ وہاں کیا کچھ نہیں تھا! ڈاکٹر ہنی مین کے مداحوں نے جو تحفے تحائف دیئے تھے وہاں ان کا ذخیرہ رکھا تھا۔ جن سنجیدہ مریضوں کو ڈاکٹر نے شفایاب کیا تھا ان کے دیئے گئے تحائف کی کوئی انتہا نہ تھی۔ کسی نے پینٹنگ بنا کر بطور تحفہ پیش کی تھی، کسی نے ہنی مین کا سنگ مرمر کا چھوٹا بڑا بت بنا کر پیش کیا تھا۔ مذکورہ مصنفہ لکھتی ہیں کہ میں ہنی مین کا ایک آدم قد بت دیکھ رہی تھی۔ ایسا لگتا

Scanned by CamScanner

تھا کہ خود ہنی بین سنگ مرمر کی شکل میں کھڑے ہیں ۔ میں اسے دیکھنے میں اتنی مگن تھی
کہ بھول گئی کہ کہاں کھڑی ہوں ۔ میری سہیلی نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کس کا
بت کا ہے ؟ میں نے کہا نہیں ۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اگرچہ میں فنون و لطیفہ پر اپنی
رائے دینے کا کوئی حق نہیں رکھتی پھر بھی میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ یہ کسی ماہر فنکار کی عرق
ریزی کا نتیجہ ہے ۔ یہ سن کر اس محترمہ نے کہا کہ بلاشبہ یہ تخلیق کوئی ہوشیار فنکار ہی
بنا سکتا ہے ۔ مگر تمہیں یہ جان کر حیرت بھی ہوگی اور مسرت بھی کہ اسے مادام ہنی بین
ہی نے بنایا ہے ۔ یہ سن کر میں نے پوچھا کہ کیا ہنی بین شادی شدہ ہیں ۔ اس نے جواب
دیا کہ ہاں ۔ ان دونوں کی ازدواجی زندگی اتنی تابناک ہے ، اور یہ دونوں باہمی طور پر
اتنے خوش ہیں کہ کچھ کہا نہیں جا سکتا ۔ ان دونوں کی زندگی کے متعلق جان کر انسان کو
ازدواجی زندگی کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے ۔ میں نے کہا یہ سب سن کر مجھے بے پناہ
مسرت ہوئی میں تو اتنا ہی جانتی تھی کہ وہ ایک لائق ڈاکٹر ہیں ۔ ... ایک ہوشیار
اور دانش مند شخص بھی ہیں ۔ اس نے کہا " ہنی بین جہاں ایک ہوشیار ڈاکٹر ہیں وہاں ان
کی پرائیویٹ زندگی بھی بیش قیمت ہے " میں نے پوچھا " تو کیا تم انہیں کافی مدت سے
جانتی ہو ؟ ان کی عمر کیا ہے ؟ ان کی شادی کو کتنے دن ہوگئے ؟ " اس نے جواب دیا " میں
مادام اور ہنی بین کو کئی برس سے جانتی ہوں ۔ وہ اب ۸۴ سال کے ہیں ۔ ان کی موجودہ
شادی ۸۰ سال کی عمر میں ہوئی " یہ سن کر میں نے دریافت کیا " تو کیا وہ رنڈوے ہیں ؟ اگر
ان کی شادی ۸۰ سال کی عمر میں ہوئی ہے تو ان کی موجودہ بیوی جوان ہیں یا عمر رسیدہ!
کیا ان کی بیوی کی عمر ان کے برابر ہے ؟ " اس نے جواب دیا " ان کی موجودہ بیوی ان سے
۴۵ سال چھوٹی ہے ۔ مگر اب بھی اس کے چہرے سے شباب کی شگفتگی ٹپکتی ہے " ۔ اس
پر میں نے پوچھا " اس شادی کی وجہ کیا ہے ؟ شوہر ۸۴ سال کا اور بیوی ان سے ۴۵ سال
چھوٹی ! یہ شادی کیسے ہو گئی ؟ " اس خاتون نے جواباً کہا " اس شادی کی تین وجوہات تھیں ۔
اول یہ کہ اس خاتون کو ہنی بین کی صلاحیت پر حیرت ہوئی ۔ دوم یہ کہ اس خاتون کو ہنی بین
کی راست بازی کا معتقد کر دیا ۔ اور سوم یہ کہ اس خاتون کے مرض کا کوئی بھی ڈاکٹر
افاقہ نہ کر سکا جیسا ہنی بین نے کیا ۔ وہ ہنی مین کے معالجانہ وصف سے متاثر ہوئیں " ۔ اس
خاتون نے مزید کہا " تم ہنی بین کو نہ تو جانتی ہو نہ پہچانتی ہو مگر میں کہوں کہ مادام ہنی بین

Scanned by CamScanner

پر فدا ہیں تو تم ہنس دو گی۔ مگر میرا یہ کہنا حرف بہ حرف صحیح ہے۔ اس پر میں نے کہا "بہن مادام کے متعلق جو کچھ کہہ رہو اس سے مادام اور ہنی مین کے متعلق میری جستجو اور ان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا جذبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ مجھے مادام اور ہنی مین کے متعلق سب کچھ بتاؤ" اس نے کہا "ٹھیک ہے۔ میں ان کے بارے میں جو جانتی ہوں وہ ضرور بتاؤں گی۔"

سنو:-

ہنی مین ایک ایسے خاندان کے بزرگ ہیں جس کے تمام اراکین ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی زنجیر میں بندھے ہیں۔ ایسے خاندان شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ میں نے موتیوں کی مالا کی طرح ایک لڑی میں بندھے ہوئے خاندان کے افراد اب تک نہیں دیکھے۔ ان کی پہلی بیوی ۱۸۳۰ء میں وفات پا گئی۔ اور اس کے بعد وہ کئی برس رنڈوے رہے۔ جب مادام کا علاج کرنے کے لئے انہیں بلایا گیا تو یہ دوسری جگہ رہتے تھے۔ اس وقت ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ مادام کو تھائی سس اور دل کی بیماری ہے ان کا دواؤں سے علاج نہیں ہو سکتا۔ ممکن ہے تبدیلی ہوا سے کچھ افاقہ ہو جائے۔ ایسی حالت میں انہیں اٹلی بھیج دیا گیا۔ آب و ہوا کی تبدیلی سے وہاں بھی انہیں فائدہ نہ ہوا۔ تب وہ جرمن چلی آئیں۔ مادام نے ہنی مین کی بطور معالج شہرت سن رکھی تھی۔ لوگ کہتے تھے کہ وہ ایسا ڈاکٹر ہے جسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ مگر ان کا طریقۂ علاج ایک خاص قسم کا ہے۔ اگرچہ مادام کی صحت ہنی مین کے تعجب خیز طریقۂ علاج برداشت کرنے کے قابل نہ تھی۔ اس میں طاقت آمیز دوا نہیں دی جاتی، تو بھی "مرتا کیا نہیں کرتا" کے مصداق انہوں نے ہنی مین کے طریقۂ علاج کو سمجھنے اور اس کا معائنہ کرنے کا فیصلہ کرنے کی ٹھان لی یہ سب کچھ کر لینے کے بعد ان کا دوسرا فیصلہ یہ تھا کہ وہ ہنی مین سے اپنا علاج کرائیں گی۔ اس علاج سے چند ہی روز میں مادام کو راحت ملنے لگی۔ ان کی کھانسی ٹھیک ہو گئی اور دل کا عارضہ بھی جاتا رہا۔

یہ سب سن کر میں نے کہا "تو مادام نے ہنی مین کے ساتھ شادی ممنونیت کے اظہار کے طور پر کی؟" اس نے جواب دیا "نہیں، مادام۔ ہنی مین کی صلاحیت، ان کے کردار اور حسن سلوک سے متاثر ہوئیں۔ کیفیت پہلی ہی نظر میں دل پھینکنے کی نہیں تھی۔ یہ

Scanned by CamScanner

وہ جذبہ محبت نہیں تھا بلکہ اسے تو عقیدت مندی ہی کہا جا سکتا ہے"۔ اس پر میں نے کہا"تو مادام کے دل میں ہنی بین کے لئے جذبہ محبت بیدار ہوا اسی کے باعث ہنی بین نے اسے قبول کیا۔ اور دونوں جذبۂ محبت کے اسیر ہو گئے؟"

اس نے کہا"نہیں، تم اس معاملے میں بہت گہرائی میں جانے کی کوشش کر رہی ہو۔ میں اس بات کا جواب نہیں دے سکتی کیونکہ ان دونوں میں پہلے کس کے دل میں تیر محبت لگا۔ مجھے اس سوال کا کوئی بھی حل نہیں سوجھ رہا کہ تیر محبت پہلے ڈاکٹر ہنی مین کے دل پر ہی کیوں نہ لگا؟ مادام ہنی مین نہایت مہذب اور با صلاحیت خاتون ہیں۔ وہ صحیح معنی میں ہر فن مولا ہیں۔ ایسی خاتون کی خوبیوں سے کون متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا"۔ اتنا سب کچھ سننے کے بعد میں نے کہا"پہلی بیوی سے ہونے والے بچوں کی شادی بیاہ کا کیا ہوا؟"۔ اس خاتون نے کہا کہ مادام ان بچوں سے بہت پیار کرتی ہیں۔ وہ ان بچوں سے جس فراخ دلی کا سلوک کرتی ہیں، وہ قابل تعریف ہے۔ ہنی بین نے اس شادی سے قبل روپیہ حاصل کر لیا تھا۔ مگر مادام نے اس میں سے ایک پائی بھی لینے سے انکار کر دیا۔

وہ یہ برداشت نہیں کر سکتی تھیں کہ لوگ یہ کہیں کہ ہنی بین کی دولت کو دیکھ کر ایک بوڑھے سے شادی کی۔ شادی سے پہلے مادام نے یہ شرط رکھی کہ ہنی مین کی دولت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا، اور ہنی بین کی دولت اس کی پہلی بیوی کے بچوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ اس موقع پر ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں جولائی ۱۹۸۵ء کے"ہومیو پیتھک پرسیٹیج"کے شمارے میں جب مذکورہ مضمون شائع ہوا تو دسمبر ۱۹۸۵ء کے"پرسیٹیج"کے شمارے میں"لیڈز ٹو دی ایڈیٹر"کے کالم میں ایک خط ڈاکٹر کے۔ ایس۔ سرہی تو اسن کا شائع ہوا تھا جس میں لکھا تھا کہ یہ غلط ہے کہ مادام میلینی یعنی مسز ہنی بین، ہنی مین کی پہلی بیوی کے بچوں کے ساتھ پیار سے رہتی تھیں۔ ہنی مین کی پہلی بیوی کا کوئی بھی بچہ پیرس میں ان کے ساتھ نہیں رہا۔ صرف ان کی ایک لڑکی ایمیلی کبھی کبھار ان سے ملنے آیا کرتی تھی۔ پیرس میں جانے سے قبل وہ فرانس ہی میں کوتھین میں رہتے تھے۔ مادام سے شادی ہونے کے بعد وہ لکسمبرگ میں رہنے لگے۔

اس کے بعد مذکورہ مضمون کی مصنفہ ہیلین برکلے نے متذکرہ کاؤنٹیس سے پوچھا

Scanned by CamScanner

اگر مادام کے کہنے پر ہنی بین نے اپنی جائیداد اپنے بچوں میں تقسیم کر دی تو مادام ہنی بین کی گزر اوقات کا کیا سلسلہ بنا۔ اس کا جواب کاؤنٹیس نے یہ دیا کہ اس کی اپنی ذاتی جائیداد بہت تھی۔

اس سلسلے میں ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ۸۶ سال کی عمر میں ہنی مین کے پاس اپنے دوست بونین گھاسن کا خط پیرس سے آیا کہ میں اپنی کتاب "آرگینن" میں ترمیم کر رہا ہوں یہ اس کتاب کا چھٹا ایڈیشن تھا۔ ۲۰ فروری ۱۸۴۲ء کو انہوں نے اپنے ناشر کو لکھا کہ میں نے پچھلے ۱۸ ماہ میں اپنے نئے تجربات کی بنا پر "آرگینن" میں چند ترمیمات کی ہیں۔ بعد ازاں ۲-۷-۱۸۴۳ء کو ہنی مین وفات پا گئے اور "آرگینن" کا چھٹا ایڈیشن شائع نہ ہو سکا۔ اس میں چند نئے خیالات دیئے گئے تھے۔ مثلاً ترمیم شدہ چھٹے ایڈیشن کے پیراگراف ۲۴۸-۲۴۶ میں کہا گیا تھا کہ دوا کا تعین کر کے اس کی پوٹینسی کو جھٹکے دے کر بڑھا دینے پر کئی مرتبہ دوا دے کر اسے دہرانا نہیں چاہیئے۔ مادام کی سوانح حیات میں جو یہ کہا گیا کہ وہ دولت مند تھیں۔ اور ہنی مین کی زندگی ہی میں انہوں نے اپنے شوہر کی جائیداد اس کے بیٹوں میں تقسیم کر دی تھی۔ یہ بات بے تکی اس لئے محسوس ہوتی ہے کہ ہنی مین کی وفات کے بعد جب یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے "آرگینن" میں ترمیمات کی ہیں تو ان کے ناشر نے مادام سے وہ ترمیم شدہ کتاب بغرض اشاعت مانگی جس پر مادام نے اتنی رقم مانگی جسے کوئی ناشر دینے کو تیار نہ تھا۔ آخر ان کے ایک وارث نے وہ ترمیم شدہ کتاب دے دی جو اب عام طور پر دستیاب ہے۔ اگر مادام اتنی فراخ دل اور صاحب جائیداد ہوتیں تو وہ اتنا لالچ نہ دکھاتیں۔

یہ سن کر کہ مادام کے پاس اپنی کافی جائیداد ہے جو درحقیقت تھی بھی تو مذکورہ خاتون نے اپنے سامنے رکھی ہوئی تصویر کی طرف توجہ دیتے ہوئے کاؤنٹیس سے کہا کہ ان تصاویر کو دیکھ کر درحقیقت یہ پتہ چلتا ہے کہ مادام ہنی مین خداداد قابلیت رکھتی ہیں۔ کاؤنٹیس نے کہا کہ وہ مصوّرہ ہی نہیں شاعرہ بھی ہیں۔ میں نے حیرت سے کہا "شاعرہ! تب تو وہ سولہ کلا سمپورن یعنی ہر فن مولا ہیں۔ کاؤنٹیس بولیں ایسی ہر میدان میں اپنا سکہ جمانے والی خاتون سے اور اس کی دن رات کی خدمت

سے اب ہنی بین منحرف ہونے کی سوچ ہی نہیں سکتے ۔ یہ سن کر میں نے پوچھا" تو کیا ہنی بین بیمار رہتے ہیں، جو اسے مسز کی عمر بھر ضرورت رہے گی؟" اس کا جواب دیتے ہوئے کاؤنٹیس نے کہا" وہ بیمار ذرا بھی نہیں ہیں۔ ان کی صحت ہمیشہ بہتر رہی ہے ۔ ان کی آنکھیں اور کان پہلے جیسے کام کرتے ہیں۔ ان کی قوت علم و عمل قابل دید ہے ۔ ان کی قوت لچک اور سرگرمی دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ بڑھاپے میں ان میں قوت شباب موجود ہے ۔ جیسے ایک شخص کو بیمار حکیم نے حفظان صحت کی تعلیم دینی شروع کردی تھی اور اس شخص نے کہا تھا ۔ حکیم صاحب، پہلے اپنی صحت کی جانب توجہ دیجئے ۔ پھر میری فکر کیجئے ۔ ایسا ہنی بین کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔" یہ سن کر میں نے کہا ۔" وہ جو کچھ تم نے ہنی مین کے متعلق کہا ہے ۔ تب تو یہ میرے لئے بڑی حوصلہ افزا بات ہے ۔ کیونکہ جس مریض کے بارے میں میں ان سے ملنا چاہتی ہوں میری درخواست پر وہ اسے دیکھنے کے لئے چل پڑیں گے۔" اس کا جواب دیتے ہوئے کاؤنٹیس نے کہا ۔" میں نہیں سمجھتی کہ ایسا ممکن ہو سکے گا ۔ وہ کسی مریض کو دیکھنے باہر نہیں جاتے ۔ جاتے ہیں تو تبھی جب مریض کی حالت پیچیدہ ہو ۔ البتہ اس کی بیوی کی خدمات سے آپ مستفیض ہو سکتی ہیں ۔"
میں نے حیرت سے کہا ۔" ان کی بیوی! کیا وہ بھی پریکٹس کرتی ہیں؟"

ایسی باتیں چل ہی رہی تھیں کہ اتنے میں ایک محترمہ تشریف لائیں یہ گویا غسل کر کے غسل خانے سے نکلی تھیں، کیونکہ ان کی پوشاک سے ایسا ہی لگتا تھا ۔ ان کے لباس سے میں سمجھ گئی یہ نہ تو کوئی مریض ہو سکتا ہے نہ کوئی مہمان ہے ۔ ان کا جوڑا سر کے پیچھے بندھا ہوا تھا ۔ کچھ بال کانوں کے پاس لٹک رہے تھے ۔ انہیں نہ تو خوبصورت کہا جا سکتا تھا اور نہ ہی نازک! البتہ حسین و جمیل ضرور تھی ۔ ان کا ماتھا بھرا اور ابھرا ہوا تھا ۔ چہرہ رعب دار تھا ۔ ہونٹوں سے شیریں تبسم ٹپکتا تھا ۔ انہوں نے کاؤنٹیس سے کچھ گفتگو کی ۔ اس کے بچوں کو پیار سے چوما ۔ اور وہاں موجود باقی حضرات سے" ہیلو ہیلو" کہا ۔ جب وہ ہم لوگوں سے محو گفتگو تھیں تو کاؤنٹیس کا بچہ ان سے چپکا جا رہا تھا ۔ اور ان کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا تھا ۔ پیار سے بچہ ان کی جانب ٹکٹکی لگائے کھڑا تھا ۔ وہ چہرہ اوپر کر کے گویا ان سے پیار کی بھیک مانگ رہا تھا ۔ اس کے چند منٹ بعد وہ محترمہ اندر چلی گئیں ۔ میں نے کاؤنٹیس

Scanned by CamScanner

کی جانب دیکھ کر پوچھا "کیا یہ مادام ہنی مین ہیں ؟" کاؤنٹیس نے جواباً کہا "ہاں، یہی مادام ہنی مین ہیں۔ ہے نا یہ پیار بھری حسینہ! میں نے جواب دیا "بلاشبہ۔ ان کی صورت دیکھ کر ہی میں سمجھ گئی تھی کہ وہ تمام حسن و خوبیاں ان میں موجود ہیں جن کا ذکر خیر تم اب تک کرتی رہی ہو۔ البتہ تمہارا یہ ننھا منا بچہ ان سے بہت پیار کرتا ہے۔ وہ اسے اتنا ہی پیار کرتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے۔"

کاؤنٹیس نے کہا "یہ میرا پیارا بچہ..... اس کا مادام کو پیار کرنا اور مادام کا اسے چومنا بلاوجہ نہیں ہے۔ اسے کوئی ایسا پیدائشی مرض تھا۔ جس سے ڈاکٹر پریشان تھے۔ پیرس کا کوئی ڈاکٹر اسے شفایاب نہیں کر سکتا تھا۔ یہاں کے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا۔ مگر میرا تو اکلوتا بیٹا ہے۔ تین سال کا ہو جانے پر بھی یہ چل نہیں سکتا تھا سہارے کے بغیر وہ کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس دوران ہنی مین نے پیرس میں قدم رنجہ فرمایا۔ ان کا نام سنتے ہی میں ان کے پاس پہونچی۔ مادام نے مجھ سے کہا کہ وہ گھر کے باہر کسی کا علاج نہیں کرتے۔ پھر بھی مادام نے مجھ سے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ میں خود بچے کے علاج کی ذمہ داری لوں گی وہ ازراہ کرم دن میں دو بار بچے کو میرے گھر دیکھنے آتی رہیں، اور اسے دوا دیتی رہیں۔ چند ماہ ہی میں بچہ تندرست و توانا ہو گیا۔ ان کے علاج کے بعد وہ مرض لوٹ کر نہیں آیا۔ مگر بچہ شفایاب ہو جانے پر بھی نازک ہی رہا ہے۔ میں ہر ہفتے بچے کو اپنی ہی خواہ اور معالج سے ملانے لایا کرتی ہوں۔ تاکہ اس کی صحت سے متعلق صلاح و مشوروں سے فیض یاب ہوتی رہوں۔ اس پر میں نے کاؤنٹیس سے پوچھا "کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ مادام اپنی ذمے داری پر بچے کا علاج کرتی ہیں؟" اس پر کاؤنٹیس نے کہا "ہاں، مادام کو ہومیوپیتھک دواؤں کا ایسا ہی علم ہو گیا ہے جیسا اس کے شوہر کو ہے۔

وہ ہنی مین کی بیوی ہی نہیں بلکہ ان کی شاگرد بھی ہیں۔ اور شاگرد اس لئے بن گئی ہیں تاکہ بڑھاپے کے سبب جب ان کے شوہر کے قویٰ جواب دے جائیں، تو وہ ان کی معاونت کر سکیں۔ اب اپنے شوہر کے مریضوں کو وہی دیکھتی ہیں۔ جب کوئی ٹیڑھا مسئلہ آ کھڑا ہوتا ہے تو ان کا مشورہ لے لیتی ہیں"۔ اس پر میں نے کہا "شوہر کی امداد تو ٹھیک ہے۔ مگر کیا مریض اس بات کی شکایت نہیں کرتے کہ آئے تھے ہنی مین سے علاج

کرانے مگر کر رہی ہیں ان کی بیوی ہے؟"

"بے شک" کاؤنٹیس کا جواب تھا۔ "مادام ہنی مین نے اپنی بچپن کے ساتھ رہ کر ڈاکٹری میدان میں اپنے علم و صلاحیت میں اتنا کمال حاصل کر لیا ہے کہ مریضوں کو ان پر اتنا گہرا اعتماد ہو گیا ہے جتنا ہنی مین پر ہے۔ علاوہ ازیں ہنی مین مریضوں کو دیکھتے دیکھتے اتنے تھک سکتے ہیں کہ ٹھیک کام نہیں ہو سکتا۔ سب مریضوں کو مادام پر یوں یقین ہو گیا ہے۔ میں نے کہا "ٹھیک ہے، جیسے ان کی بیوی ان کی مدد کرتی ہے ان کے بیٹے بیٹیاں اس بڑھاپے میں کیا انہیں تعاون نہیں دے سکتے ؟"

کاؤنٹیس نے کہا "تم ٹھیک کہتی ہو۔" ان کی ایک لڑکی بہت ہوشیار ہے۔ وہ ان کی پوری مدد کرتی ہے۔ ان کی خط و کتابت کا سلسلہ وہی سنبھالتی ہے۔ ہنی مین کا سارا کنبہ محبت کے حلقے میں بندھا ایک سالم کنبہ ہے۔ میں نے اتنا منظم کنبہ نہیں دیکھا۔ ہنی مین سب کو ایک حلقے میں اسیر کئے ہوئے ہیں۔ ان کی قوتِ عمل دیکھ کر لوگ چکر میں آ جاتے ہیں۔ ۸۴ سال کا یہ بوڑھا ایسے مضبوط ہاتھوں سے نسخہ لکھتا ہے گویا بچہ لکھ رہا ہے۔" یہ سب سن کر میں نے کہا کہ پیرس دیکھنے آتے ہیں ان کا سیر سپاٹے کا پروگرام اس صورت میں بے کار جائے گا اگر وہ ہنی مین اور اس کے کنبے کو ملے اور دیکھے بغیر لوٹ جائیں۔" ہماری یہ گفتگو جاری ہی تھی کہ لیوری میں ایک سجا دھجا چاق و چوبند ایک سپاہی آیا اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب باقی مریضوں سے نمٹ چکے ہیں۔ اب آنریبل مادام کاؤنٹیس کا نمبر ہے۔ ڈاکٹر ہنی مین کے پاس آنے والے مریضوں کے کارڈ یکجا کر کے رکھ دیئے جاتے تھے۔ اور وہ باری باری مریضوں کو بلاتے تھے۔ باقی مریض بھگتائے جا چکے تھے۔ اب ہماری باری آ گئی تھی۔ میں نے گھڑی دیکھی ہمیں آئے تین گھنٹے ہو چکے تھے۔ اس سے میں سمجھ گئی کہ وہ اتنے مصروف ہیں کہ ہمارا نمبر ہمارے آنے کے تین گھنٹے بعد آتا ہے۔ کاؤنٹیس تو چلی گئی مگر مجھے کہتی گئی کہ اب تمہارا نمبر آنے والا ہے، کیوں کہ میں زیادہ وقت نہیں لوں گی۔ صرف بچے کو دکھا کر اور ان کے نیاز حاصل کر کے لوٹ آؤں گی۔

کاؤنٹیس کو گئے ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ لیوری والا وہی چاق و چوبند چپراسی آیا۔ اور انتہائی صاف اور فرانسیسی انداز میں میرا نام لے کر بولا کہ اب ڈاکٹر صاحب

Scanned by CamScanner

ہیلن برکلے کو یعنی مجھے بلا رہے ہیں۔

میں اٹھی اور اندر گئی۔ میں نے دیکھا کہ اب تک جس شان وشوکت سے پر جس مکان کو میں ابھی دیکھ چکی تھی، اس کے بجائے ایک معمولی سے کلینک میں دو اشخاص ایک بڑی میز کے پیچھے بیٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر ہنی مین تھے۔ اور دوسری مادام ہنی مین تھیں۔ ٹیبل کے بازو میں کتابوں سے بھری ایک الماری تھی۔ ان کی بیوی کے سامنے میز پر ایک بڑی بھاری کتاب کھلی پڑی تھی اور ان کے ہاتھ میں سونے کا ایک قلم تھا، جس سے وہ نسخے تحریر کرتی تھیں۔ میرے اندر پہونچنے پر وہ دونوں میرے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے، کیونکہ کاؤنٹیس نے غالبًا میرا امریکہ سے آنے کا ان دونوں سے تعارف کرا دیا تھا۔ میں ڈاکٹر ہنی مین کے لئے امریکہ سے ان کے شاگرد بریسن کے ڈاکٹر ہرش فیلڈ کا تعارفی خط لائی تھی۔ وہ میں نے ان کے ہاتھ میں تھما دیا۔ مادام وہ خط پڑھ رہی تھیں۔ اس دوران ڈاکٹر ہنی مین کی شخصیت کو دیکھ کر میں یہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کہ اس عمر میں اس کا جسم، قد اور اعضا کیسے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ دبلا پتلا، پستہ قد ہے، بڑے مہنگے ڈریسنگ گاؤن میں ہے۔ اس کا سر اور چہرہ سب متناسب اور یکساں مگر خوبصورت ہیں، سر کے ساتھ کنپٹیوں پر کچھ گھنگھرالے بال لٹک رہے ہیں، سر پر ایک کالی ٹوپی ہے، جو کچھ سامنے ہے اس سے بڑھاپے کی علامات تو نظر آرہی ہیں، مگر چہرے کی تازگی، شگفتگی آنکھوں کی چمک، ہوشیاری چالاکی اور چستی دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس شخص میں نظر آنے والا بڑھاپا بے معنیٰ ہے۔ دراصل یہ بوڑھا نوجوان ہے۔ جس وقت میرا ان سے اچانک اور غیر متوقع تعارف ہوا تو ان کے ہونٹوں پر ایک بڑا سا پائپ تھا جس میں سے دھوئیں کے مرغولے اٹھ رہے تھے۔

اس دوران مادام نے سارا تعارفی خط پڑھ لیا اور اپنے شوہر کو سنایا مگر ہنی مین منہ میں پائپ دبائے ہوئے مادام کی باتیں سنتے رہے اور مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ تعارفی خط تحریر کرنے والے ڈاکٹر ہرش فیلڈ کو یاد نہ کر سکے۔ کیونکہ ان کے پاس سفارشی خط لے کر کئی لوگ آیا کرتے تھے۔ یہ خط بھی ان ہی میں سے کسی کا ہوگا،

Scanned by CamScanner

یہ سوچ کر انہوں نے ہرش فیلڈ کے نام پر توجہ نہیں دی۔

میں یہ سوچ کر کہ میں اپنے ایک مریض کے بارے میں ڈاکٹر ہنی مین سے مشورہ کرنے آئی ہوں اس لئے ان سے مخاطب ہو کر بات کر رہی تھی۔ مگر خط پڑھ کر علامات کے متعلق جو سوال پوچھنے تھے، انہیں مادام مجھ سے پوچھ رہی تھیں مگر پھر بھی میں ہنی مین کو ہی جواب دے رہی تھی۔ دوران گفتگو مادام پوچھ بیٹھیں کہ تمہاری سہیلی پر سب سے پہلے حملہ کہاں ہوا؟ میں نے جواب دیا جرمن میں۔ ہنی مین ہماری گفتگو غور سے سن رہے تھے۔ مگر جواب مادام ہی دے رہی تھیں، وہ نہیں دے رہے تھے۔ جرمن کا نام سنتے ہی ہنی مین کا چہرہ کھل اٹھا، گویا اندھیرے میں سورج کی کرن نظر آگئی ہو۔ اور وہ پوچھ بیٹھے" تو کیا تم جرمن میں بھی رہی ہو؟ تو تم جرمن زبان بھی جانتی ہو گی۔ اور جرمن بول بھی سکتی ہو گی؟" اب تک ہم فرانسیسی ہی بول رہے تھے۔ اب مزید گفتگو جرمن میں ہونے لگی۔ اب تک وہ بیٹھے چپ چاپ سن رہے تھے۔ جرمن لفظ سنتے ہی وہ خوش ہو گئے۔ پوچھنے لگے" کیا جرمن رہنے سے تم خوش ہو؟ کیا وہاں کے لوگوں کو چاہتی ہو؟ وہاں کی زبان جرمنی پیاری سی لگتی ہے؟ وہاں کی رسوم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ جرمن کے متعلق انہوں نے سوالوں کی جھڑی سی لگا دی۔ پھر انہوں نے پوچھا" تم کس کا خط لائی ہو؟" جب میں نے ہرش فیلڈ کا نام لیا جسے وہ بڑی محبت سے یاد کرنے لگے۔ جبکہ پہلے وہ ان کا نام سن چکے تھے۔ اور اس جانب انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی تھی۔

میں جس مقصد کے لئے آئی تھی اس بارے میں مختلف موضوعات پر گفتگو سن کر مادام ہنی مین نے اپنے شوہر کو یاد دلایا کہ اس طرح مختلف موضوعات پر بات چیت کرتے کرتے مریضوں کا وقت ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا گفتگو کے اس باب کو یہیں ختم کر کے جس کام کے لئے ہم بیٹھے ہیں اس طرف توجہ دی جائے۔ مجھے کچھ دوائیں دی گئیں اور انہیں لے کر میں نے اس عظیم ہستی کو الوداع کہا۔

Scanned by CamScanner

(۴۸۵) دماغی تکالیف کی سات خاص ادویات کا گروپ

ہومیو پیتھی میں ادویات کے گروپ پائے جاتے ہیں، جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں - قابل ڈاکٹر وہی ہے جو مختلف علامات کا گروپ دل میں بنا لیتا ہے وہ مریض کو دیکھتے یا اس کی باتیں سنتے ہی سمجھ جاتا ہے کہ یہ شخص اس گروپ کی ادویات میں آتا ہے - مثال کے طور پر جسمانی تکالیف کی دواؤں کا ایک گروپ ہے **آرنیکا، کیلیں ڈُلا**، ہائی پیبر ی کم، لیبڈم ازنکم، روٹا وغیرہ - دماغی تکالیف کا ایک الگ گروپ ہے - **اورم، کاسٹی کم، اگنیشیا، نیٹرم میور، پلساٹلا، سیپیا اور ایسڈ فاس** وغیرہ - ڈاکٹر لیوسی کلارک نے "ہومیو ریز" کے جنوری ۱۹۸۹ء کے شمارے میں "گریف ریمیڈیز" کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا ہے - جس کی بنا پر ہم اس کا کچھ حصہ ذیل میں اس لئے پیش کر رہے ہیں کیونکہ زندگی سے مایوس اور اداس کئی افراد ڈاکٹروں کے پاس آیا کرتے ہیں اور انہیں اور ان کی زندگی بچانا ڈاکٹروں کا سب سے بڑا مقصد ہوتا ہے - ویسے تو اس حالت میں کئی ادویات کا تذکرہ کیا جا سکتا ہے، مگر ہم یہاں سات خاص ادویات کا ذکر کریں گے جن کی ہدایت ڈاکٹر لیوسی کلارک نے "ہومیو ریز" کے مذکورہ شمارے میں کی ہے - یہ سات خاص ادویات ہیں - **اورم، کاسٹی کم، اگنیشیا، نیٹرم میور، پلساٹلا، سیپیا اور ایسڈ فاس** وغیرہ -

(۱) اورم - اورم سونے کو کہتے ہیں - ہنی مین کا کہنا ہے کہ زندگی کا موہ انسان کی سب سے بڑی خواہش ہے - کینٹ کا فرمان ہے کہ جب انسان کے تمام جذبات اور احساسات پارہ پارہ ہو جاتے ہیں اور جینے کی تمنا تباہ ہو جاتی ہے، زندگی میں کسی کام میں لطف نظر نہیں آتا، انسان اپنے ہی **مایوس کن احساسات** میں گرفتار رہتا ہے - گویا وہ **اپنی ذات سے ہی حقارت** کرنے لگتا ہے تو اس

مایوسی کے عالم میں وہ جینے کی تمنا چھوڑ دینا چاہتا ہے، اس کے دل میں خودکشی کا جذبہ ابھر آتا ہے۔ ایسی کیفیت کئی وجوہات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ مسلسل کوئی فکر دامن گیر رہتا ہے۔ ایسی ذمہ داری سر پر آ پڑنا جس کا بوجھ انسان برداشت ہی نہ کر سکے، ہر وقت اداس رہنا وغیرہ ایسی وجوہات ہیں جو انسان کو زندگی سے مایوس کر دیتی ہیں۔ ایسی حالت میں اورم ۳۰ یا ۲۰۰ طاقت کی ایک خوراک ساری اداسی کو اکھاڑ کر پھینک سکتی ہے۔ اورم کے متعلق ہنی مین، کینٹ، یا ٹائیلر نے جو کچھ لکھا ہے اس کو پڑھ کر اس دوا کا خاکہ ذہن پر زریں حروف میں نقش ہو جاتا ہے۔ یوں تو مایوسی کے عالم میں زندگی سے نجات پانے کا جذبہ ہر شخص میں بیدار ہو ہی جاتا ہے، مگر کبھی کبھی یہ مایوسی اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ انسان اس کی تدابیر بھی سوچنے لگتا ہے۔ اس مایوس کن بےچینی سے اورم ہی انسان کو نجات دلا سکتی ہے۔

(ب) کاسٹی کم۔ ہنی مین نے لکھا ہے کہ اس دوا کے خشخاص کے دو چھوٹے چھوٹے دانوں کی ایک خوراک انسان کو ۵۰ دن کا تحفۂ حیات پیش کر سکتی ہے۔ جس شخص کو کاسٹی کم دینے کی ضرورت ہوتی ہے، وہ ذہنی اعتبار سے غمزدہ ہوتا ہے۔ اور روتا رہتا ہے۔ اور کبھی کبھی تو چلّانے لگتا ہے۔ اسے اپنے مستقبل کی زندگی ناامید ہی نظر آتی ہے۔ خاص طور پر یہ مایوسی رات کے وقت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ٹائیلر کا کہنا ہے کہ یہ دماغی پریشانی سے بھی ہو جاتی ہے۔ اسے ٹھیک سے کچھ سوجھتا نہیں۔ اکثر جلد کے امراض کے دب جانے سے ایسی ذہنی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جن افراد کے پٹھوں میں شدید درد ہوتا ہے وہ ہمیشہ اس تکلیف میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور گرم اور مرطوب موسم میں خوش اور سردی اور خشک موسم میں غمزدہ، ناراض اور اداس رہتے ہیں۔ ویسے تو مسّوں کے لئے تھوجا مشہور ہے، مگر مسّوں کے ساتھ غم کے لئے یہ دوا تریاق ہے۔ مگر ذہنی نقطۂ نظر سے گرم اور مرطوب موسم میں بہتر محسوس کرنا اس کی متضاد علامت ہے۔ "گریف ریمیڈی" کی شکل میں اگر اس پر غور کیا جائے تو عام غم کے بجائے، گہرے غم پر اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔ سر ہیرالڈ نکلسن بحری سفر

Scanned by CamScanner

پڑھ رہے تھے۔ جس میں نامور شخصیتوں کی زندگی میں پڑ جبر نی ٹوجادا" نامی کتاب
مایوس کن دنوں کا تذکرہ تھا۔ اس میں انہوں نے پڑھا کہ کبھی کبھی انسان بے وجہ
مایوسی یا اداسی یا غم کی کیفیت طاری ہو جایا کرتی ہے۔ جب صحت بگڑ جائے یا
خانگی جھگڑے الٹ کھڑے ہوں تو بھی زندگی اکارت سی محسوس ہونے لگتی ہے مگر
کبھی کبھی ان وجوہات کے بغیر بھی انسان اپنی زندگی کو رائیگاں ہی سمجھتا ہے۔ ایسی
حالت میں **کاسٹی کم** تیر بہدف دوا ہے۔ کاسٹی کم کا مریض اپنی مایوسی کی کوئی
وجہ نہیں بتا سکتا ہے۔ احتلام جیسی کمزوری کی صورت میں **ایسڈ فاس** کارگر
دوا ہے۔

(ج) **اگنیشیا**۔ حال ہی کی تکلیف کے لئے یہ دوا استعمال کی جاتی ہے۔
اگر کسی عاشق یا محبوبہ کو حال ہی کے فرقت کا غم سہنے پر صدمہ پہونچا ہو، بیٹھا سِسک
سِسک کر آہیں بھرے، ایسے شخص کو یہ دوا دینے سے صدمہ برداشت کرنے کی
قوت پیدا ہوتی ہے۔ صدمہ تو برقرار رہتا ہے مگر غمزدہ شخص اسے پھر بھی برداشت
کر سکتا ہے، اگر فوراً اسے یہ دوا دے دی جائے اگر بار بار علامات نمایاں ہوتی
ہوں تو یہ حالت دائمی یعنی کرانک کہلاتی ہے۔ اور تب اسے **نیٹرم میور**
یا **سیپیا** دی جاتی ہے۔ اور اگر **اگنیشیا** کام نہ کرے تو **نیٹرم میور** دی جاتی
ہے۔ پیٹ میں گولہ اٹھنے سے مایوسی کا جذبہ ابھرنے کی بہترین دوا **اگنیشیا**
ہے۔

(د) **نیٹرم میور اور سیپیا**۔ جیسا کہ ابھی کہا گیا ہے کہ حال ہی کی مایوسی یا ناامیدی
اور اداسی کی فوری یا تازہ وجہ نمایاں ہونے پر **اگنیشیا** دی جاتی ہے اور وجہ اگر
دائمی یا کرانک ہو گئی ہو تو اس صورت میں **نیٹرم میور** یا **سیپیا** دی جاتی ہے۔
نیٹرم میور اور سیپیا یہ دونوں مایوسی یا اداسی میں **اگنیشیا** کی دائمی علامات ہیں۔
ڈاکٹر ہیوبرڈ **نیٹرم میور** کو "گھمنڈی ہندوستانی" کہا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ
نیٹرم میور تب دی جاتی ہے جب مریض کسی طرح کی ہمدردی برداشت نہیں کر سکتا
مگر مایوسی اور اداسی کی حالت میں وہ اکیلا بیٹھا رویا کرتا ہے۔ کسی کو قریب نہیں آنے
دیتا۔ غم اور مایوسی وغیرہ میں **نیٹرم میور اور سیپیا** یہ دونوں تنہائی میں بیٹھ

Scanned by CamScanner

کر رویا کرتے ہیں۔ مگر نیٹرم میور گرم مزاج اور سیپیا سرد مزاج دوا ہے۔ دونوں کسی کی صحبت نہیں چاہتے۔ دونوں کے دل میں غم بیٹھا رہتا ہے۔ نیٹرم میور کا مریض نمکین اشیاء کھانا چاہتا ہے، مگر نمک زیادہ کھانے سے اسے نقصان ہوتا ہے۔ سمندر کے ساحل پر رہنے سے بھی اسے نقصان ہوتا ہے جو میڈورائنم کے برعکس ہے۔ نیٹرم میور چربی یا گھی کی اشیا کھانا نہیں چاہتا۔ سیپیا ... کی دوا زیادہ کارگر تصور کی گئی ہے۔

(س) پلساٹلا۔ ہم نے دیکھا کہ نیٹرم میور ہمدردی پسند نہیں کرتی۔ مگر پلساٹلا، نیٹرم میور اور سیپیا کی طرح "گریف ریمیڈی" ہے۔ ہمدردی کا بھوکا ہوتا ہے۔ وہ جب تکلیف میں ہو تو وہ یہ چاہتا ہے کہ کوئی آکر اسے تسلی دے۔ اور اس سے اظہار ہمدردی کرے۔ ہنی مین نے پلساٹلا کو پولی کریسٹ ادویات میں مقام دیا ہے۔ یہ ایسی دوا ہے جو کئی امراض کے کام آتی ہے۔ یہ بھی ہمدردی پسند اور قوت برداشت کی دوا ہے۔ آیورویدک نقطۂ نظر سے اسے بلغمی مزاج کی دوا کہا جا سکتا ہے مگر پھر بھی ٹھنڈی ہوا سے اسے راحت ملتی ہے۔ سرد مزاج ہوتے ہوئے بھی ٹھنڈی اور کھلی ہوا کی پسندیدگی اسی دوا کی علامت ہے۔ متذکرہ بالا مندرج قوت برداشت کی ادویات میں اسے اہم مقام حاصل ہے۔ پیاس نہ لگنے کی علامت جیلسی میئم میں پائی جاتی ہے۔

آیوروید کے چند عملی تجربات

(۵۴۵) ذیابیطس اور میتھی کے بیج

آیوروید کے سلسلے میں جو ہم تحریر کر رہے ہیں اس کا ہومیوپیتھی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مگر ذیابیطس چونکہ ایک عام مرض ہے اور اس سلسلے میں حیدرآباد میں حکومت ہند کے زیر اہتمام نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن کے ذریعہ تجربہ کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ میتھی کے بیج کھانے سے اس مرض میں اضافہ

ہوتا ہے اور یہ دوا نہیں بلکہ خوراک بھی ہے ۔ لہٰذا ڈاکٹری نقطۂ نظر سے اس کا
تذکرہ ضروری ہے ۔ ۱۹۸۸-۱-۲۸ کو انگریزی کے روزنامے "ہندوستان ٹائمز" کے
شمارے میں اس کے نامہ نگار نے دلی سے مطلع کیا کہ میتھی کو انگریزی میں فینوگریک
کہتے ہیں ۔ اس کے بیج ڈائبیٹز میلی ٹیس (ذیابیطس) کے مریضوں کے لئے حیدرآباد
کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن کی تحقیق کے نتائج سودمند پائے گئے ہیں ۔
ان کے کھانے سے خون اور پیشاب میں گلوکوز کی سطح نیچے چلی جاتی ہے ۔ وہ مزید لکھتے
ہیں کہ میتھی کے کتنے بیج کھائے جائیں اس کی تعداد ذیابیطس کی شدت پر منحصر
ہے ۔ ۲۵ گرام سے ۱۰۰ گرام تک بیجوں کی خوراک لی جا سکتی ہے ۔ شروع میں
۲۵ گرام یعنی ایک بڑا چمچ میتھی کا بیج لنچ کے ساتھ اور اتنا ہی رات کے کھانے کے
ساتھ لینے کا مشورہ دیا گیا ہے ۔ یہ بیج چپاتی، چاول یا چٹنی کے ساتھ لے سکتے ہیں ۔
ان بیجوں کو پاؤڈر بنا کر بھی لیا جا سکتا ہے ۔ اسے کھانا کھانے سے ۱۵ منٹ قبل
پانی، لسی یا دودھ کے ساتھ لے سکتے ہیں ۔ حیدرآباد کے ان سائنس دانوں کا کہنا
ہے کہ انہوں نے دیکھا ہے کہ میتھی کے بیج مذکورہ انداز سے لینے پر ذیابیطس کے
مریض کی شکر کم کرنے کی جو دوائیں دی جاتی ہیں، ان کی مقدار کم کرنی پڑتی ہے ۔
کریلے کے متعلق بھی ڈاکٹروں کا ایسا ہی تجربہ ہے ۔

(۵۴۶) ڈاڑھی کے بال جھڑنا اور جمال گوٹا

۳۵-۴۰ سال قبل میں حیدرآباد گیا تھا ۔ اس وقت میں نے کسی وجہ سے
ڈاڑھی رکھی تھی۔ ایک شخص نے پوچھا کہ آپ نے ڈاڑھی کیوں رکھی ہے ۔ پہلے تو آپ
شیو کیا کرتے تھے ۔ میں نے جواباً کہا کہ میں چند ماہ قبل کشمیر گیا تھا ۔ وہاں کہیں
غسل کیا اور وہاں کسی تولیے سے منہ پونچھا ۔ نہ جانے کیوں بہت سے ڈاڑھی کے
بال جھڑ کر گول گول نشان نظر آنے لگے ۔ ان مقامات پر گنجے پن کے نشانات
پڑ گئے تھے ۔ کسی نے بتایا کہ ان مقامات پر گھوڑ ہل کے پھولوں کو رگڑنے سے نشانات
مٹ جائیں گے ۔ مگر مہینے دو مہینے علاج کے بعد بھی کچھ نہ ہوا ۔ تب ڈاڑھی رکھ لینا ہی

Scanned by CamScanner

مناسب سمجھا تاکہ یہ نشان پوشیدہ رہیں اور نظر نہ آئیں۔ اس نے کہا کہ میں بھی اس مرض میں مبتلا رہ چکا ہوں۔ اور جس طرح میرا مرض گیا اگر آپ بھی وہ نسخہ آزمائیں تو آپ کا مرض بھی جاتا رہے گا۔ میں نے پوچھا وہ طریقہ کیا ہے؟ اس نے کہا جمال گوٹے کے بیج کو لیموں کے رس میں چونے کے ساتھ رگڑ کر لیپ بنا لیجئے۔ اسے وہاں لگایئے جہاں بال اڑ چکے ہیں۔ اسے لگانے سے وہاں چھالے پڑ جائیں گے۔ دو چار روز لگانا پڑے گا۔ اب چھالوں کو خشک ہونے دیجیئے۔ وہاں پپڑی جم جائے گی۔ اسے جھاڑ دیجئے۔ پھر وہاں آہستہ آہستہ بال اگنے لگیں گے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔

(۵۴۷) آیورویدطریقۂ علاج کے کچھ عملی تجربات

اگرچہ یہ کتاب آیوروید پر نہیں لکھی جا رہی ہے پھر بھی مصنف کو اس طریقۂ علاج کے ساتھ بے حد عقیدت ہے۔ لہٰذا مریضوں اور معالجین کی معلومات میں اضافے کے لئے یہ عملی تجربات ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں:-

(ا) طاقت - نیند - خون اور غم واندوہ۔	(۱) طاقت کے لئے بل آرشٹ (۲) نیند کی تکلیف کے لئے اشوگندھا رشٹ اور (۳) دل کے امراض کے لئے ارجن آرشٹ بہت کارگر ہیں۔
(ب) بلڈ پریشر	بلڈ پریشر کی صورت میں جٹا ماسی کا سفوف بنا کر پانی کے ساتھ پھانکیں۔
(ج) شیاٹیکا	مہاوت وِدھونسک کی گولی شہد کے ساتھ استعمال کیجئے۔ اس مرض میں مہاوِش گربھ تیل بھی کارآمد ہوتا ہے۔
(د) جنرل ٹانک	چنتامنی چتر سکھ رس۔
(س) پیشاب کے امراض	چندر پربھاوٹی۔

Scanned by CamScanner

(ل) قبض

ترپھلا + اسبغول (ایک ایک چمچ ملاکر لیجیئے) ۔ یوگ آسن میں گنیش آسن ۔ اور نیولی کیریا، یعنی کونجر کریا سے بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

(۵۴۸) فوطوں کی سوجن اور ہرڑ

چھوٹی ہرڑ اور بڑی ہرڑ کے استعمال کے متعلق یہ مشہور ہے کہ بڑھاپے کی ابتدا میں اگر ایک ماہ تک ہرڑ کا مربہ مسلسل لیا جائے تو فوطوں کی شکایت نہیں رہے گی ۔ ہرڑ کے استعمال سے متعلق چند افراد کے تجربات ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں کیونکہ ہرڑ کا استعمال جسم کے کئی امراض کے لئے سودمند ہے ۔

(۹) گڑھوال یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا ہرڑ سے متعلق تجربہ

گڑھوال یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے امریکہ کا ایک تجربہ بتایا کہ وہاں وہ ایک ایسے فقیر سے ملے جس کے ۹۲ سال کی عمر میں بھی دانت چمک رہے تھے ۔ اپنی جوانی کا راز بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ ہر وقت چھوٹی ہرڑ منہ میں رکھتے ہیں ۔ اور اسے چوستے رہتے ہیں ۔ اس کے نرم ہو جانے پر اسے کھا لیتے ہیں ۔ انہیں کبھی زکام، سر درد، پیٹ میں گیس، بے خوابی وغیرہ کی تکلیف نہیں ہوئی ۔

(ب) ہرڑ سے متعلق ایک اور تجربہ

ایک صاحب نے نیروبی میں رات کو ایک گلاس پانی میں کچی (بڑی) ہرڑ ڈال

Scanned by CamScanner

دیتے تھے۔ اور صبح اس کا پانی پی لیتے تھے۔ ہرڑ نرم پڑ جانے پر اسے چبا لیتے تھے۔ اس تجربے سے قبل انہوں نے معائینہ کرایا تو فوطوں کی شکایت تھی۔ اس تجربے کے بعد جب انہوں نے معائینہ کرایا تو یہ شکایت جاتی رہی۔

(۵۴۹) کایا کلپ اور نئی قوت حیات

کایا کلپ آیورویدک کا ایک مکمل اور لاجواب طریقہ، علاج ہے جس سے جسم میں نئی قوت حیات سرایت کی جاتی ہے۔ جسم کی کمزوری کو روکنے کے لئے وید کایا کلپ کراتے ہیں۔ کایا کلپ کرانے سے مریض کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ کلپ میں مہینہ بھر پنچ امرت پرہیٹی کے ذریعہ مریض اگر آم کے موسم میں آم کھاتا رہے اور کچھ نہیں تو اسے آمر کلپ کہتے ہیں۔ اگر صرف دودھ پیتا رہے اور ساتھ پیپلی لیتا رہے تو اسے دودھ کلپ کہا جاتا ہے۔ اگر خربوزے کے موسم میں صرف خربوزے کھاتا رہے تو اسے خربوزہ کلپ کہتے ہیں۔ کلپ میں وید جس دوا کو باقاعدہ خوراک کی شکل میں دیتے ہیں وہ پیپلی اور پنچ امرت پرپٹی ہے۔

Scanned by CamScanner

ضمیمہ نمبر ۱

نمبر شمار کے مطابق امراض کی علامات اور ان کی ادویات کی فہرست

دیباچہ

(ا) ہومیوپیتھی کا میٹریا میڈیکا۔

(ب) ہومیوپیتھی کا تھیراپیوٹکس۔

(ج) ہومیوپیتھی کے بنیادی اصول۔

(د) ہومیوپیتھی کے عملی تجربات۔

(کیس ریکارڈز آف ہومیوپیتھی)

ہومیوپیتھی کو سمجھنے کے طریقے۔

(ا) دوا کس طاقت میں دی جانی چاہیے؟

ڈاکٹر رینز کا نظریہ۔

(ب) ایک ہی دوا سے مرض کا علاج کیسے ہو سکتا ہے؟

(ج) کیا اعلیٰ طاقت کی دوا دہرائی جا سکتی ہے؟

(د) ہومیوپیتھی میں کیا ادویات ملانا مناسب ہے یا نہیں ملایا جا سکتا ہے؟

ہومیوپیتھی کے عملی تجربات

۱۔ پھوڑا اور سائی لیشیا۔

۲۔ گنجا پن اور فلوریک ایسڈ۔

۳۔ سردی لگنا اور ایکونائیٹ۔

۴۔ زکام اور ایلیم سیپا۔

۵۔ گیس کے ساتھ پاخانہ اور ایلوز۔

۶۔ قوت یادداشت سلب ہونا اور اینا کارڈ یم۔

۷۔ صرف کھاتے وقت کوئی تکلیف نہ ہونا اور اینا کارڈیم۔

۸۔ جلندر اور ایپس۔

۹۔ اپینڈے سائیٹس اور برایونیا۔

۱۰۔ مرگی اور ارجنیٹ نائیٹر یکم۔

۱۱۔ چوٹ، آپریشن سے پیدا ہونے والے امراض

Scanned by CamScanner

اور آرنیکا۔
۱۲۔ شیاٹیکا اور آرسینک ایلبم
۱۳۔ جوڑوں کا درد اور کاسٹی کم۔
۱۴۔ ذہنی نشوونما نہ ہونا اور برائیٹا کارب۔
۱۵۔ چہرے کا درد اور بیلا ڈونا۔
۱۶۔ بچہ دانی سے خون کا رساؤ اور لیکے سس۔
۱۷۔ تعجب خیز علامات۔
(۹) گٹھیا میں ٹھنڈے پانی میں پاؤں رکھنا اور لیڈم۔
(ب) گٹھیا میں رسوئی کی بو کی ناپسندیدگی اور کولچیکم۔
۱۸۔ فوطوں کا ایگزیما اور کروٹن ٹگ۔
۱۹۔ ہلنے جلنے سے درد اور برایونیا۔
۲۰۔ جلسنا اور جلن اور کینتھرس
۲۱۔ دل کا درد اور کیکٹس اور اورم میٹ۔
۲۲۔ پاؤں اور ٹانگوں پر بھیگی اور ٹھنڈی جرابوں کے چڑھے ہونے کا احساس اور کیل کیریا کارب۔
۲۳۔ آنکھوں میں بینائی کی کمی اور کیل کیریا فلور۔
۲۴۔ پاگل پن اور کینے بس انڈیکا۔
۲۵۔ موادی پھوڑے اور کیلین ڈولا۔
۲۶۔ خطرناک زکام اور نیٹرم میور۔
۲۷۔ بچے کی پیدائش اور کاؤلوفائیلم۔
۲۸۔ ہیضہ اور کیمفر۔
۲۹۔ چکر آنا اور کاکیولس۔
۳۰۔ گرم سرد ہونے سے زکام اور آیوڈین۔
۳۱۔ شیاٹیکا اور کولوسنتھ۔
۳۲۔ نیچے سے اوپر سرکنے والا لقوہ اور کوئینم۔
۳۳۔ قبض، بواسیر اور سلفر۔
۳۴۔ قبض اور نیٹرم میور۔
۳۵۔ قبض اور میگنیشیا میور۔
۳۶۔ قبض اور چنے کا چھلکا یا ترپھلا اور اسبغول اور پانی۔
۳۷۔ قبض اور میڈورانیم۔
۳۸۔ تپ دق اور اسٹنم۔
۳۹۔ آپریشن سے قبل یا بعد کی تکالیف اور فاسفورس، پائیروجن، اور آرنیکا۔
۴۰۔ اکڑن اور نکس وومیکا۔
۴۱۔ بلغم اور برایونیا وغیرہ۔
۴۲۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز اور نکوٹینم، ٹیبے کم ٹنکچر۔
۴۳۔ بہرہ پن اور ہیپر سلف اور سلفر۔
۴۴۔ خارش اور آرسینک۔
۴۵۔ دست اور ریوم۔
۴۶۔ ڈائیریا اور ایلوز۔
۴۷۔ ڈائیریا اور آرسینک۔
۴۸۔ ڈائیریا اور پوڈوفائیلم۔
۴۹۔ خارش اور ڈڈلی کوس پورینس۔

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

۸۵۔ قبض اور مگنیشیا میور اور میگنیشیا فاس۔
۸۶۔ کن پیڑ اور کیپسی کم۔
۸۷۔ دن میں مرض میں اضافہ اور رات کو غائب ہو جانا اور میڈورائنیم۔
۸۸۔ فالج اور رس ٹاکس۔
۸۹۔ بچہ دانی کے بائیں جانب رسولی اور آرسینک۔
۹۰۔ لوسوڈس۔
۹۱۔ سیپٹک ہو جانا اور پائیروجین۔
۹۲۔ خون کا بہاؤ اور سینگ دی نیریا۔
۹۳۔ پسینہ نہ آنا اور لائیکو پوڈیئم۔
۹۴۔ قبض اور سلفر، پلوریبسی اور برایونیا، ذیابیطس اور کالی بائی کروم۔
۹۵۔ آنتوں میں رسولی اور پلمبم۔
۹۶۔ ہنی مین اور سورائینم۔
۹۷۔ پیاس نہ لگنا، گرم اور شیریں فطرت نرم مزاج اور پلساٹلا۔
۹۸۔ پیٹھ کا کمان کی طرح مڑنا اور نکس وومیکا۔
۹۹۔ سیپٹک کیس میں پائیروجن۔
۱۰۰۔ امراض قلب میں اورم کولیٹیم (سونے کا ورق)۔
۱۰۱۔ گٹھیا اور رس ٹاکس۔
۱۰۲۔ شیاٹیکا میں کولوسنتھ کی پروونگ۔
۱۰۳۔ قے اور سیپیا۔
۱۰۴۔ پیٹھ کا کبڑاپن اور سلفر
۱۰۵۔ جانوروں کی کھانسی اور اسپنجیا۔
۱۰۶۔ پاگل پن اور اسٹرے مونیئم۔
۱۰۷۔ پاگل پن اور ایناکارڈیئم۔
۱۰۸۔ خودکشی اور اورم میٹ۔
۱۰۹۔ کئی خوبیوں کی دوا سلفر۔
۱۱۰۔ ذہنی طور پر معذور بچہ اور سلفر۔
۱۱۱۔ ڈاکٹر اسکینر اور سلفر۔
۱۱۲۔ دن میں گیارہ بجے پیٹ میں کھوپڑنا (سنکنگ) اور سلفر۔
۱۱۳۔ دبی ہوئی شکایات کا آنا اور سلفر۔
۱۱۴۔ ہمدردی سے نفرت اور سیپیا۔
۱۱۵۔ سفلی لینم کا کیس۔
۱۱۶۔ کانوں میں آواز اور نکوٹینم ٹیبیکم۔
۱۱۷۔ فوطوں میں ایگزیما اور کروٹن ٹگ۔
۱۱۸۔ آنکھوں کا ٹیومر اور تھوجا۔
۱۱۹۔ سر درد اور بیلاڈونا۔
۱۲۰۔ چہرے کے بائیں طرف کا درد اور تھوجا۔
۱۲۱۔ کینسر اور کارسی نوسین (ایک نوسوڈ)
۱۲۲۔ شیاٹیکا اور کالی کارب۔
۱۲۳۔ کینسر اور تھوجا۔
۱۲۴۔ ٹانسل اور ٹیوبرکیولینم۔
۱۲۵۔ دانت کا درد اور پلساٹلا۔

Scanned by CamScanner

۱۲۶۔ ایڈونائیڈ اور ٹیوبرکیولینم اور کیل کیریا کارب۔

۱۲۷۔ پستان میں رسولی اور سلفر ۱۰۸۔

۱۲۸۔ بچہ دانی میں رسولی اور آرسینک۔

۱۲۹۔ ٹانگ کا زخم اور ہائیڈروجین۔

۱۳۰۔ بچہ دانی کے آپریشن کے بعد پیشاب پر کنٹرول نہ رہنا اور آرنیکا۔

۱۳۱۔ درد کا دائیں پنڈلی سے بائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ سے دائیں پنڈلی میں لوٹنا اور ویلے ریئن۔

۱۳۲۔ چیچک سے چہرہ بگڑنا اور ویریولینم سے ٹھیک ہو جانا۔

۱۳۳۔ ہیضہ اور ویرے ٹرم ایلبم۔

۱۳۴۔ قے اور سیپیا اور ایپی کاک۔

۱۳۵۔ کسی بھی مقام پر لگنے والا رساؤ اور آرسینک آیوڈائیڈ۔

۱۳۶۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دور میں ہومیو پیتھی۔

۱۳۷۔ پیٹ کا کینسر اور کونڈورنگا۔

۱۳۸۔ جبڑے کی ہڈی بڑھنا اور ہیکلا لاوا۔

۱۳۹۔ ملیریا اور ہاتھ کی سوجن اور سلفر۔

۱۴۰۔ بچے کا چلانا، پریشان ہونا اور کیمومیلا۔

۱۴۱۔ ملیریا بخار ہونے پر بھی ٹھیک کہنا اور پائیروجین۔

۱۴۲۔ کولھے کے جوڑ کا درد اور کیل کیریا فاس۔

۱۴۳۔ انفلوینزا اور انفلوزینم۔ جیلسی میئم اور یوپےٹوریئم کا مکسچر۔

۱۴۴۔ سمندر کے ٹھنڈے پانی سے بھیگ جانے پر فالج اور رس ٹاکس۔

۱۴۵۔ ٹائیفائیڈ، برائیونیا اور رس ٹاکس۔

۱۴۶۔ انفلوینزا اور یوپےٹوریئم پرف۔

۱۴۷۔ انفلوینزا اور نکس وومیکا۔

۱۴۸۔ کتا کھانسی اور فاسفورس۔

۱۴۹۔ انفلوینزا اور آرسینک۔

۱۵۰۔ انفلوینزا اور سلفر۔

۱۵۱۔ ٹی بی اور ویبی لینم (ٹیوبرکیولینم)

۱۵۲۔ انفلیمیٹری فیور اور ایکونائیٹ۔

۱۵۳۔ فوطوں میں نہ اترے غدود سے نامردی اور سونا۔

۱۵۴۔ ویکسی نوسیس اور مرکیورس، تھوجا یا انٹیم ٹارٹ۔

۱۵۵۔ بھگندر اور بربرس بل گیرس۔

۱۵۶۔ خود بخود پیشاب نکلنا اور کیل کیریا سلف۔

۱۵۷۔ سوزاک اور تھوجا۔

۱۵۸۔ ہیضہ اور کیمفر وغیرہ

۱۵۹۔ کمر درد اور ایسکولس۔

۱۶۰۔ امتحان کے وقت گم صم ہو جانا اور تھوجا۔

۱۶۱۔ عجیب وغریب علامت۔ بائیں سے

دائیں، اور دائیں سے بائیں وغیرہ۔

۱۶۲۔ چیچک کے چھالے اور اینٹم ٹارٹ۔

۱۶۳۔ ہرپیز اور ہیپری پولینم۔

۱۶۴۔ سوجن اور ایپس۔

۱۶۵۔ چوٹ اور آرنیکا۔

۱۶۶۔ بے چینی اور آرسینک۔

۱۶۷۔ رات کو ناک کا بند ہونا اور آرسینک۔

۱۶۸۔ پیاس اور آرسینک۔

۱۶۹۔ دبا ہوا ایگزیما اور آرسینک۔

۱۷۰۔ افسردگی، موت کی خواہش اور اورم۔

۱۷۱۔ لُو اور بیلاڈونا اور گلونائین۔

۱۷۲۔ گرم سرد ہونا، ــــــ اور بیلیس پیرینس۔

۱۷۳۔ برانکو نمونیہ اور برایونیا۔

۱۷۴۔ مسّے اور کاسٹی کم۔

۱۷۵۔ بچے کا چڑچڑاپن اور کیمو مِلّا۔

۱۷۶۔ یرقان اور چیلی ڈونیم۔

۱۷۷۔ پتّے کی پتھری کا درد اور چیلی ڈونیم۔

۱۷۸۔ کمزوری اور چائنا۔ (سِن کونا کونین)۔

۱۷۹۔ پیٹ میں کیڑے، گھٹیا اور سِنا اور نیٹرم فاس ۶۔

۱۸۰۔ سر کی گدّی میں درد اور کاکیولس۔

۱۸۱۔ ذہنی کشیدگی سے بے خوابی اور کافیا۔

۱۸۲۔ دوا کا مقام اور ڈلکامارا، آرنیکا کول چکم وغیرہ۔

۱۸۳۔ گٹھیا اور آرٹیکا یورینس۔

۱۸۴۔ پیٹ درد اور کولوسنتھ۔

۱۸۵۔ فالج اور کونیم۔

۱۸۶۔ پسینہ آنا اور کئی مجرب دوائیں۔

۱۸۷۔ لیکے سس اور کروٹے لیس میں فرق۔

(۱) آپریشن کا سیپٹک کیس اور کروٹےلس I-

(ب) سیلان خون اور کروٹےلس II-

۱۸۸۔ ہیضہ اور کیمفر، کیوپرم اور ویریٹرم کا گروپ۔

۱۸۹۔ ٹی بی اور ڈروسرا I-

(۱) ڈروسرا اور ٹی بی۔ II

(ب) ڈروسرا اور کتا کھانسی III-

۱۹۰۔ برسات کا ٹھنڈا موسم اور ڈلکامارا۔

۱۹۱۔ نیند اور شمال جنوب کی کیفیت۔

۱۹۲۔ ٹشو سالٹس اور میگ فاس۔

۱۹۳۔ کپکپی، فالج اور جیلسی میم۔

(۱) نان کی وال کی مثال۔

(ب) ایک پادری کی مثال۔

۱۹۴۔ سردرد، لُو اور گلونائین۔

۱۹۵۔ ایگزیما اور گریفائیٹس

۱۹۶۔ ہیپر سلف اور سائی لیشیا کا موازنہ۔

۱۹۷۔ سانس کی تکلیف کے لئے پانچ دوائیں

Scanned by CamScanner

کا جوڑ۔

۱۹۸۔ کان کی تکلیف اور ہیپر۔

۱۹۹۔ ذہنی غیر توازن کی تین دوائیں اور بیلاڈونا، ہائیوسائمس اور اسٹرے مونیم۔

(۱)۔ بیلاڈونا۔

(ب)۔ ہائیوسائمس۔

(ج)۔ اسٹرے مونیم۔

۲۰۰۔ اعصابی چوٹ اور ہائی پیری کم۔

(۱)۔ لاک جا اور ہائی پیری کم۔

(ب)۔ کوچوان کے گر جانے سے کمر میں چوٹ اور ہائی پیری کم۔

۲۰۱۔ پل میں تولہ پل میں ماشہ یا ایک دوسرے کی متوازن فطرت اور اگنیشیا۔

۲۰۲۔ یکساں علامت پر بھی مزاج کا انوکھا پن

۲۰۳۔ دمہ اور ایپی کاک۔

(۱)۔ دمہ، ایگزیما اور ایپی کاک۔

(ب)۔ ایپی کاک کے پاؤڈر سونگھنے سے دمے کی علامت نمایاں۔

(ج)۔ ایپی کاک کی پروونگ کی ایک اور مثال۔

(د)۔ ایپی کاک سے متعلق ایک ڈاکٹر کا تجربہ۔

۲۰۴۔ حیض اور ایپی کاک۔

۲۰۵۔ تاردار کھٹی قے اور آئرس ویر۔

۲۰۶۔ تاردار بلغم اور کالی بائی کروم۔

۲۰۷۔ دمے کا سمندری ہوائیں دب جانا اور طاقت آمیز کالی برومائیڈ۔

۲۰۸۔ پلوریسی اور برایونیا اور کالی کارب۔

۲۰۹۔ اسہال کا بار بار ہونا اور کالی کارب۔

۲۱۰۔ منہ میں سڑاند کی سی بدبو، بچوں کی چڑچڑاہٹ اور کریوزوٹ۔

۲۱۱۔ دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں علامات کا آنا جانا اور لیک کینائینم۔

۲۱۲۔ علامات کا بائیں سے دائیں طرف جانا اور لیکے سس۔

(۱) خالی یا رقیق اشیا کا نگلنا اور ٹھوس اشیا نگلنے کی نسبت زیادہ تکلیف محسوس ہونا۔

(ب) سونے میں تکالیف کا بڑھ جانا یا سونے میں خوف کھانا۔

(ج) امراض بائیں سے دائیں کو جاتے ہیں۔

(د) شک وشبہ کی فطرت۔

(و) نیند میں تکلیف۔

۲۱۳۔ کاٹ۔ چبھن وغیرہ اور لیڈم۔

۲۱۴۔ بچہ دانی وغیرہ کا باہر نکل پڑنا اور لیلیم ٹگرینم اور سیپیا۔

۲۱۵۔ پیٹ میں گیس اور لائیکوپوڈیئم۔

۲۱۶۔ موسمی تکالیف اور میگ فاس۔

۲۱۷۔ سائیکوٹیک یعنی گونوریل کیس اور اعلیٰ طاقت میں میڈورائیم۔

Scanned by CamScanner

(ا) سمندری ہوا سے مریض کو راحت۔
(ب) گونوریا کی دیگر علامات۔
(ج) مرض میں رکاوٹ پیدا کرنے والے میازم۔
۲۱۸۔ حاجت ہونے پر مروڑ کا برقرار رہنا اور مرک کور اور مرک سول اور نکس وومیکا۔
۲۱۹۔ جلد پر ایسی پھنسیاں جو سوکھ کر پپڑی جم جاتی ہے اور جن کے نیچے مواد جمع ہوجاتا ہے اور میزیریم۔
۲۲۰۔ سمندری ہوا سے مرض کا بڑھنا اور نیٹرم میور۔
۲۲۱۔ نچلے ہونٹ میں پھٹاؤ ہوجانا اور نیٹرم میور۔
۲۲۲۔ پرانا دمہ یا نمونیہ اور نیٹرم سلف
۲۲۳۔ نکس موسکیٹا کی عجیب علامات۔
(ا)۔ بے ہوشی اور نکس موسکیٹا۔
(ب)۔ بے ہوشی اور دیگر ذہنی تکالیف اور نخوجا، نکس موسکیٹا۔
۲۲۴۔ کئی کام ایک ساتھ اور نکس وومیکا۔
۲۲۵۔ پیٹ اور آنتوں کے امراض اور نکس۔
۲۲۶۔ ایگزیما وغیرہ امراض سردی میں بڑھ جاتے اور گرمی میں کم ہوجاتے ہیں اور پیٹرولیم۔
۲۲۷۔ ذہنی افسردگی اور فاسفورک ایسڈ۔
۲۲۸۔ بچے کو دست پر دست آنے پر بھی کمزوری نہ ہونا اور فاسفورک ایسڈ۔
۲۲۹۔ فاسفورس، نیٹرم میور اور سیپیا کا گروپ۔
۲۳۰۔ اعلیٰ طاقت کی دوائیں ایک ساتھ رہ سکتی ہیں۔
۲۳۱۔ ٹانسل کی اہم ادویات اور ان کی علامات۔
۲۳۲۔ ٹانسل اور لیک کینائینم۔
۲۳۳۔ دماغی تھکاوٹ (برین فیگ) پکرک ایسڈ ہے۔
۲۳۴۔ دمہ اور پلساٹلا۔
۲۳۵۔ روماٹائیڈ آرتھرائٹس اور پلساٹلا۔
۲۳۶۔ جسم کے صرف ایک طرف پسینہ آنا اور پلساٹلا۔
۲۳۷۔ سیپٹک فیور (نمونیہ) اور پائیروجین۔
۲۳۸۔ بخار اور پائیروجین۔
۲۳۹۔ ہارپیز زوسٹر اور رینن کیولس۔
۲۴۰۔ رفتار سے تکلیف کم ہونا اور رس ٹاکس۔
۲۴۱۔ چوٹوں، تکان اور نس پر چوٹ کی دواؤں کا موازنہ۔
(ا) روٹا۔
(ب) ہائی پیری کم۔
(ج) آرنیکا۔

Scanned by CamScanner

(د) رس ٹاکس۔

(س) لیڈم۔

(ص) سیم فائیٹم۔

(ق) کیلیں ڈولا۔

(ک) بیلیس۔پیری نس۔

(ل) زِنکم میٹے لِکس۔

۲۴۲۔ علامات کے مطابق سر درد کی خاص خاص دوائیں۔

(ا)۔ نکس وومیکا۔

(ب) بیلاڈونا۔

(ج) اسٹینم۔

(د) سلفیورک ایسڈ۔

(س) سینگونیریا۔

(ص) اسپائی جیلیا۔

(ق) کالی بائی کروم۔

(ک) اگنیشیا۔

۲۴۳۔ اُداسی اور سیپیا۔

۲۴۴۔ سائی لیشیا کی علامات:۔

(ا) ڈاکٹر نیش کی علامات۔

(ب) گورینسی کی علامات۔

۲۴۵۔ آپریشن کا درد اور اسٹیفی سیگریا۔

۲۴۶۔ وہی (سیم) اور اس جیسا (سمیلر) میں فرق اور سلفر۔

۲۴۷۔ طاقت آمیز دوا میں تبدیلی۔

۲۴۸۔ سلفر کی خوبیاں۔

۲۴۹۔ چیچک یا چیچک کا ٹیکہ اور تھوجا۔

(ا) ویکسی نوسس سے دمہ اور تھوجا۔

(ب) ویکسی نوسس سے مرگی اور تھوجا۔

(ج) ویکسی نوسس سے شریانوں میں درد، سر درد وغیرہ اور تھوجا۔

(د) ویکسی نوسس سے دست اور تھوجا۔

۲۵۰۔ مسلسل رہنے والا بخار اور ٹیوبرکیولینم۔

۲۵۱۔ دمے کے پانچ کیس۔

۲۵۲۔ بواسیر اور کالی کارب۔

۲۵۳۔ بھوت اور پلاٹینم۔

۲۵۴۔ سر پر ایگزیما اور کیلکیریا کارب۔

۲۵۵۔ قے اور دست (ہیضہ) اور ویریٹرم ایلبم۔

۲۵۶۔ ہیضے کا دوسرا کیس اور ویریٹرم ایلبم۔

۲۵۷۔ ڈائریا اور اپی کاک۔

۲۵۸۔ دائمی پیچش اور سلفر۔

۲۵۹۔ مختلف طاقتوں کی دوا کا ایک مرکب۔

۲۶۰۔ سورا، سائی کوسس، سفلس۔

(ا) آئنسٹائن اور سائی کوسس یعنی دماغی عارضہ۔

(ب) سائی کوسس کی دوسری علامت "بھربنڈا پن"۔

(ج) سائی کوسس کی تیسری علامت بات کرتے کرتے تسلسل بھول جانا۔

Scanned by CamScanner

٢٦١۔ اینٹی کولیسٹے رول دوا۔

٢٦٢۔ ناک میں ٹیومر پولی پس اور ٹیوکریم اور اورم میٹ۔

٢٦٣۔ مرگی اور اگنیشیا۔

٢٦٤۔ اپینڈے سائیٹس اور آئیرس ویر۔

٢٦٥۔ رات کو سارے جسم میں درد اور سفلینم۔

٢٦٦۔ غصہ، چڑچڑاپن، جھگڑالو، سرد مزاج، بدہضمی کا شکار مریض اور نکس وومیکا۔

٢٦٧۔ زچگی میں پاگل پن اور ایگنس کیسٹس۔

٢٦٨۔ گونوریا کی وجہ سے مسے اور تھوجا۔

٢٦٩۔ الرجی اور اس کی ادویات۔

٢٧٠۔ اعلیٰ طاقت کا اثر۔

(ا) دم نزع کا مریض اور ہیلی بورس کی ایک ہزار طاقت۔

(ب) سیلان خون کی مریضہ اور ہومیوپیتھی کی ٢٠٠ طاقت۔

(ج) فاسفورس کا کیس اور ہومیوپیتھی کی ایک ہزار طاقت۔

٢٧١۔ دانت کا درد اور اولینڈر۔

٢٧٢۔ دعوت شب ڈنر اور دعوت کھیپر کے بعد ڈائیریا، ناشتہ کے بعد نہیں اور نڑوم لوڈیم۔

٢٧٣۔ سردرد چکر اور نکس وومیکا۔

٢٧٤۔ کیمفر کا استعمال۔

٢٧٥۔ مریض کی مکمل ہسٹری اور خصوصی علامات۔

٢٧٦۔ السر اور سلفر۔

٢٧٧۔ آنکھوں کا سرخ ہونا، پانی آنا اور سلفر۔

٢٧٨۔ ایگزیما اور نیٹرم میور۔

٢٧٩۔ دانت کا درد اور آرنیکا۔

٢٨٠۔ عہد شباب اور سلفر (ٹانک)

٢٨١۔ انگلیوں کا گینگرین، اور کاربو ویج اور سکیل کور۔

٢٨٢۔ مسے اور تھوجا۔

٢٨٣۔ گوکھرو اور اینٹم کروڈ۔

٢٨٤۔ کوکسکس کے آخری سرے پر چوٹ سے درد اور ہیپرولیئم۔

٢٨٥۔ ذیابیطس اور ارجنٹم نائیٹریکم۔

٢٨٦۔ انجائنا اور لائیکوپوڈیئم۔

٢٨٧۔ مریض کی دماغی علامات یا جذباتی کیفیت۔

٢٨٨۔ دمہ اور لوفا اوپرکیولیٹا۔

٢٨٩۔ خودکشی اور پک رک ایسڈ۔

٢٩٠۔ ہچکی اور سینا۔

٢٩١۔ بے خوابی اور گریفائیٹس۔

٢٩٢۔ جلد پر پھنسیاں اور فیگوپائیرین۔

٢٩٣۔ رومیٹائیڈ آرتھرائیٹس اور رانیٹم کروڈ۔

٢٩٤۔ پرانی نکسیر اور سینا۔

٢٩٥۔ ایگزیما اور سیپیا۔

٢٩٦۔ ایگزیما اور نیٹرم میور۔

٢٩٧۔ کتا کھانسی اور کریوزوٹ۔

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

۳۶۰۔ شباشیکا یا کمر کا درد (لمبیگو) اور لائیکوپوڈیئم۔

۳۶۱۔ چاند کی پہلی رات اور چاندرات پر مرض کا اثر۔

۳۶۲۔ چنے کے برابر پھنسیاں اور گریفائیٹس

۳۶۳۔ سردرد اور اسپائی جیلیا۔

۳۶۴۔ خوف اور اوپیئم۔

۳۶۵۔ بلغم اور سانس کی تکلیف اور اینٹم ٹارٹ اور کاربوویج۔

۳۶۶۔ دوا کے استعمال میں داخلی اور خارجی علامات۔

(ا) ایکونائیٹ۔

(ب) آرسینک۔

(ج) لیکے سس۔

(د) پلسا ٹلا۔

(ک) کالی کارب۔

(ل) کالی بائی کروم۔

(م) فاسفورس۔

(ن) ایپس۔

(و) آیوڈین۔

(ے) نیٹرم میور۔

۳۶۷۔ مریض میں علامات کا نہ ملنا یا نہ ہونا۔

۳۶۸۔ بلڈ پریشر اور سلفر، ایمل نائیٹرو سم، اورم میور وغیرہ۔

۳۶۹۔ صاف ستھرا رہنے کی خواہش اور آرسینک البم۔

۳۷۰۔ افسردگی اور اورم

۳۷۱۔ اونچائی سے گرنے کا خوف اور ارجینٹم نائیٹریکم۔

۳۷۲۔ تنہا رہ جانے کا ڈر اور نیٹرم میور۔

۳۷۳۔ رعد سے ڈر اور فاسفورس۔

۳۷۴۔ سوئی، کیل وغیرہ نوکیلی اشیاء سے خوف اور سائی لیشیا۔

۳۷۵۔ جھنجلاہٹ اور ٹیوبر کیولینم۔

۳۷۶۔ جھنجلاہٹ اور کیمو میلا۔

۳۷۷۔ حسد اور لیکے سس۔

۳۷۸۔ بے قابو بچے یا مریض اور ٹیوبر کیولینم۔

(ا) ایک پاگل عورت کا کیس۔

(ب) طوفانی بچوں کا دوسرا کیس۔

۳۷۹۔ ٹیوبر کیولینم کی ایک عجیب و غریب علامت۔

۳۸۰۔ ہرپیس اٹیک اور آرسینک۔

۳۸۱۔ پیٹ میں جلن کے ساتھ قے اور دست اور آرسینک۔

۳۸۲۔ فوڈ پوائزننگ اور آرسینک۔

۳۸۳۔ دائیں کندھے کی ہڈی (سکے پولا) اور آرسینک۔

۳۸۴۔ دمہ اور آرسینک۔

۳۸۵۔ برانکائیٹس اور پھیپھڑوں میں سائیں سائیں اور آرسینک۔

Scanned by CamScanner

۳۸۶۔ اختلاج قلب، سانس کی تکلیف اور آرسینک۔

۳۸۷۔ بڑائی جینس نیوریلجیا اور آرسینک۔

۳۸۸۔ برکیس نیوریلجیا (بازو کا درد) اور لائیکوپوڈیم۔

۳۸۹۔ چوٹ کا نشان اور لیڈم۔

۳۹۰۔ چوٹ کا نشان اور لیڈم (ایک اور کیس)

۳۹۱۔ شام کو کھانسی کا چھڑنا اور آدھی رات تک رہنا اور اورم۔

۳۹۲۔ دماغی علامات اور ایگیریکس۔

۳۹۳۔ دماغی کام سے سر درد اور نیٹرم کارب۔

۳۹۴۔ اختلاج قلب اور کیکٹس۔

۳۹۵۔ گیارہ بجے پیچش اور سلفر۔

۳۹۶۔ قبل از دوپہر سے آدھی رات تک کھانسی اور ہیپر سلف۔

۳۹۷۔ ٹائیفائیڈ اور برایونیا۔

۳۹۸۔ سر درد اور پلسا ٹلا۔

۳۹۹۔ سر درد اور پلسا ٹلا۔

۴۰۰۔ سر درد اور میگنیشیا فاس (اعلیٰ طاقت)

۴۰۱۔ اعصابی کیفیت اور موسکس

۴۰۲۔ شرم گاہ پر اثر اور ڈائیوسکوریا۔

(ا)۔ احتلام (اسپرمیٹوریا) اور ڈائیوسکوریا۔

(ب) ایک رنڈوے کا کیس

(ج) فحش خوابوں کا کیس۔

۴۰۳۔ جلق اور ڈائیوسکوریا۔

۴۰۴۔ پیٹ یا پیڑو میں درد اور ڈائیوسکوریا

۴۰۵۔ ہڈی کا ٹی بی اور ڈروسرا۔

۴۰۶۔ دمہ اور کالی کارب۔

۴۰۷۔ پیشاب کی شدت اور ہلکی طاقت میں کاسٹی کم۔

۴۰۸۔ ہومیوپیتھی اور اروند گھوش۔

(ا) آرنیکا اور ہڈی کا ٹوٹنا۔

(ب) گینگرین اور آرسینک۔

۴۰۹۔ ہرنیا اور کیلکیریا کارب یا سورائنم۔

۴۱۰۔ بواسیر میں صبح سلفر اور رات کو نکس دینے سے فائدہ۔

۴۱۱۔ سیسٹولک اور ڈائسٹولک بلڈ پریشر اور ویریٹرم ویر۔

۴۱۲۔ اکڑن، کپکپی اور کمان کی سی آواز اور ویریٹرم ویر۔

(ا) ینگ ہسبینڈ کا اس دوا سے متعلقہ دوروں پر تجربہ۔

(ب) ڈاکٹر برٹ کا اسی دوا سے متعلقہ دمے کے مرض کا تجربہ۔

۴۱۳۔ بکواس کرتے جانا اور لیکے سس۔

۴۱۴۔ کان میں درد اور لیکے سس۔

۴۱۵۔ مرض کا بائیں طرف ہونا اور لیکے سس

۴۱۶۔ سونے کے بعد علامات کا بڑھ جانا وغیرہ اور لیکے سس۔

۴۱۷ - دمہ اور نیٹرم سلف۔

۴۱۸ - ٹیوبر کیولینم اور حاملہ عورت کی دودھ سے الرجی۔

۴۱۹ - خوف اور اوپیئم۔

۴۲۰ - سوزاک اور ہومیوپیتھک علاج (کینے بس سیٹائیوا)

۴۲۱ - دمہ اور فاسفورس۔

۴۲۲ - رات کو پیشاب اور ایلومینا۔

۴۲۳ - خواتین کی دوا سیمی سی فیوگا۔

۴۲۴ - ٹیٹنس اور لیڈم اور ہائی پیری کم، آرنیکا اور سائی کیوٹا وغیرہ۔

۴۲۵ - علامات کی کمی اور سلفر۔

۴۲۶ - شرم گاہ کا مرض اور سیپیا۔

۴۲۷ - گلے کا درد اور لیکے سس۔

۴۲۸ - ڈاکٹر ایم۔ ایل سہگل کی ہومیو دوا کی نئی تحقیق۔

۴۲۹ - اینجائنا پیک ٹورس اور موسکس۔

۴۳۰ - ہیلیوسی نیشن (اوہام) اور ہایوسیمس۔

۴۳۱ - چکر اور بورکیس۔

۴۳۲ - آرٹی کیریا اور اینٹم کروڈ۔

۴۳۳ - شیاٹیکا اور گرے فیلیم۔

۴۳۴ - رحم کے امراض اور لائیکوپوڈیم۔

۴۳۵ - دائیں طرف کا ٹانسل اور لائیکوپوڈیم

۴۳۶ - بند ناک اور آرنیکا۔

۴۳۷ - پیٹ درد اور پلمبم۔

۴۳۸ - علامات، کیفیات، مزاج، وقت وغیرہ۔

(ا) - ڈروسرا۔

(ب) کیپسی کم۔

(ج) نکس وومیکا۔

(د) چیلی ڈونیم۔

(ک) امونیا کارب۔

(ل) نیٹرم میور اور پیٹ درد۔

(م) سائی لیشیا۔

(ن) پلساٹلا۔

۴۳۹ - ڈاکٹر کانجی لال کا طریقۂ علاج۔

۴۴۰ - سر کا درد اور ہیپر یا گریفائیٹس۔

۴۴۱ - دل کا درد اور کیکٹس۔

۴۴۲ - گوکھرو اور رینن کیولس۔

۴۴۳ - نسوانی امراض سر درد اور سیپیا۔

۴۴۴ - رسولی اور کیمومیلا۔

۴۴۵ - سر درد اور سفی لینم۔

۴۴۶ - رات کو مرض میں اضافہ اور سفی لینم۔

۴۴۷ - پورے جسم میں درد اور ہاتھ دھوتے رہنا اور سفی لینم۔

۴۴۸ - پیروں کے تلوؤں میں سکڑن کا سا احساس، درد اور سفی لینم۔

۴۴۹ - بائیں پیر یا ہاتھ کے انگوٹھے میں سوجن اور سفی لینم۔

Scanned by CamScanner

۴۵۰۔ ٹیٹنس اور لیڈم

۴۵۱۔ کندھے کا درد اور فیرم میٹے لیکم وغیرہ۔

۴۵۲۔ اختلاج قلب اور لیلیئم ٹیگرینم۔

۴۵۳۔ دل کا مرض اور کالی کارب۔

۴۵۴۔ دل کا مرض، کی نوٹ اور کیکٹس دوا

۴۵۵۔ ڈاکٹر جیکسن کے دوا کی طاقت سے متعلق تجربات۔

۴۵۶۔ داد یا کسی مرض میں پاؤں ٹھنڈا لگنا اور کیل کیریا کارب۔

۴۵۷۔ گلے میں کھڑکھڑاہٹ کھانسی اور دردسر۔

۴۵۸۔ باہمی متضاد اور عجیب و غریب علامات اور اگنیشیا۔

۴۵۹۔ گناہ گار ہونے کے احساس سے پاگل پن اور اسٹرے مونیم۔

۴۶۰۔ تجارتی پریشانی سے خودکشی اور اورم اور آرس نیکم۔

۴۶۱۔ ذہنی کشیدگی سے افسردگی اور پکرک ایسڈ۔

۴۶۲۔ بواسیر اور سلفر۔

۴۶۳۔ فلو اور سردی کا کیس اور نازہ۔

۴۶۴۔ ہرنیا اور ہائی ڈریسٹس۔

۴۶۵۔ نوسوڈیس۔

۴۶۶۔ سفی لینم اور شدید قبض۔

۴۶۷۔ کان میں سیلان مواد اور سورینم۔

۴۶۸۔ ایلیومنوریا اور نیٹرم میور۔

۴۶۹۔ ٹانگوں میں درد اور سفی لینم۔

۴۷۰۔ دمہ اور سفی لینم۔

۴۷۱۔ گردہ کٹوانے کے بعد کانوں میں آواز اور لیکے سس۔

۴۷۲۔ ہوائی حملے کا خوف اور آرسینک۔

۴۷۳۔ بستر میں پیشاب کر دینا اور ایکونائیٹ۔

۴۷۴۔ گنٹھیا اور اسکارلیٹنم۔

۴۷۵۔ علامات کا کی نوٹ اور مرض۔

۴۷۶۔ اسٹرے مونیم اور حد سے زیادہ بکواس۔

۴۷۷۔ اسٹرے مونیم اور ٹائیفائیڈ۔

۴۷۸۔ کروکس اور سیلان خون۔

۴۷۹۔ حیض کی تکلیف اور سیمی سی فیوگا ریکیٹیا ریس موسا۔

۴۸۰۔ گھبراہٹ اور سیمی سی فیوگا۔

۴۸۱۔ درد اور فاسفورس۔

۴۸۲۔ شدید کھانسی اور اورم میور۔

۴۸۳۔ چھاتی میں پھوڑا اور برائیونیا۔

۴۸۴۔ دائمی پھپھوس اور برائیونیا۔

۴۸۵۔ مقام پوشیدہ میں سوجن اور ایپس۔

۴۸۶۔ اعصابی درد اور رس ٹاکس۔

۴۸۷۔ آنکھ کا درد اور اسپائی جیلیا۔

(الف) کان درد اور نکس وومیکا۔

(ب) پیٹ درد یا پیٹ میں ہوا اور نکس وومیکا۔

(ج) گردن کا درد یا ٹانسل اور لیکے سس۔

(د) آنکھ میں درد اور فاسفورس۔

Scanned by CamScanner

۵۲۳ - فائی موسیس اور سلفر۔

۵۲۴ - سائینو سائیٹس اور کیو پریسس۔

۵۲۵ - تدارک امراض کی ادویات۔

(ب) ہیضہ۔

(ج) معیاری بخار۔

(د) یرقان۔

(ک) ملیریا۔

(ل) خسرہ۔

(م) چیچک۔

(ن) ٹی بی۔

(و) ٹائیفائیڈ۔

(ے) ممپس۔

۵۲۶ - ایک ہومیو پیتھ کے چند عملی تجربات

(ا) نیند اچٹ جائے، پھر نہ آئے۔

(ب) مواد بھرے پھوڑے یا پھنسیاں۔

(ج) آنتوں کی ٹی۔بی۔

(د) ویری کوز وینز۔

(ک) عادتاً حمل گرانا۔

(ل) آسٹیو آرتھرائیٹس۔

(م) دل کی کمزوری وغیرہ۔

(ن) خصیوں میں سوجن۔

۵۲۷ - ناک میں رکاوٹ اور لیمنا مائینر۔

۵۲۸ - ناک میں پولیپس اور ٹیوکریئم مرم۔

۵۲۹ - ہومیو پیتھک ادویات کے خاکے۔

I - اورم میور۔

II - ایپس۔

III - اورم میٹ۔

IV - آرسینک۔

V - دیریکس۔

VI - کیپسی کم۔

VII - کاسٹی کم۔

VIII - چیمے فیلا ایمبے لیٹا۔

IX - آیوڈم۔

X - کالی کارب۔

XI - لائیکو پوڈیم۔

XII - نیٹرم میور۔

XIII - نکس وومیکا۔

XIV - فاسفورس۔

XV - پلسا ٹلا۔

XVI - سیپیا۔

XVII - سائی لیشیا۔

XVIII - سلفر۔

XIX - ہیپر سلف۔

۵۳۰ - کمر درد اور زنکم ہائی پیری کم۔

۵۳۱ - کمزوری اور کیلیں ڈولا۔

۵۳۲ - گردے کی پتھری اور لائیکو پوڈیم۔

۵۳۳ - آرتھرائیٹس اور ایکٹیا سپائی کوٹا اور کالو فائلیم۔

۵۳۴ - گلے کا مرض اور فائی ٹو لکا۔

۵۳۵ - کان میں سائیں سائیں کی آواز

Scanned by CamScanner

آیورویدک کے چند تجربات۔

ضمیمہ نمبر ۲

نمبر شمار کے متعلق چند امراض کی ادویات کی فہرست

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

ضمیمہ نمبر ۳

امراض کا ٹائم ٹیبل

روزمرہ رونما ہونے والے امراض کے لئے ادویات کی فہرست

۱:- زکام

I - رات کو ناک بند ہو جانا، دن کو بہنا (نکس)

II - کبھی ایک ناک کبھی دوسری ناک کا بہنا - (نکس وومیکا)

III - ناک کو لگنے والا پانی بہنا - (آرسینک)

IV - ناک کو لگنے والے پانی سے نیچے کا ہونٹ سرخ ہو جانا - (آرسینک)

V - ناک بند ہو جانا اور چھینکیں آنا - (آرسینک)-

VI - سردی لگنے سے زکام ہو جانا - (ایکو نائیٹ)-

VII - ناک اور آنکھوں سے پانی اور چھینکیں آنا - (سیپیا، نیٹرم میورم (ان میں سے کوئی بھی دوا دے کر دیکھیے)

۲:- کھانسی اور بلغم

I - خشک کھانسی - (برایونیا)-

II - تر کھانسی، سفید بلغم (کالی میور، اسٹینم)-

III - گاڑھا اور زرد بلغم - پلسا ٹلا - کالی سلف -

IV - بلغم کی کھڑ کھڑاہٹ - (اینٹم ٹارٹ)-

V - ڈھیلا بلغم - (اسٹینم)-

VI - برسات یا مرطوب موسم میں گرم سرد ہونے سے کھانسی - (ڈلکامارا)-

Scanned by CamScanner

۳:۔ ٹانسل اور گلا

I - مقرر کا گلا بیٹھنا (فاسفورس)۔
II - گلے میں کھڑکھڑاہٹ (فاسفورس)
III - گلا دکھنے سے بول نہ سکنا۔
(فاسفورس)۔
IV - ٹانسل کی سوجن - (فائی ٹولکا)۔
V - دائیں ٹانسل کی تکلیف -
(لائیکوپوڈیم)۔
VI - بائیں ٹانسل کی تکلیف (لیکےسس)
VII - گلا مڑجانا - (سائی کیوٹا)۔

۴:۔ بخار

I - سردی لگنے سے عام بخار -
(ایکونائیٹ)۔
II - تیز بخار - (بیلاڈونا)۔
III - سارے جسم کا سردی سے ٹھٹھرنا -
(جیلسی میئم)۔

۵:۔ سر درد

I - سر درد کی شکایت - (بیلاڈونا)۔
II - سر کی گدّی میں درد (جیلسی میئم)
III - سر کے دائیں جانب درد - (سینگوی نیریا)۔
IV - سر کے بائیں جانب درد (اسپائی جیلیا)

۶:۔ چوٹ یا موچ

I - کسی طرح کی چوٹ کی اولین دوا -
(آرنیکا)۔ اس میں آپریشن کرنا حمل گرنا سب آجاتے ہیں)
II - نس کی چوٹ، لچک جانا وغیرہ -
(ہائی پیری کم ، روٹا)۔
III - نوکیلی چیز کی چبھن۔ کیل، سوئی، پن وغیرہ (لیڈم)۔
IV - پھوڑے پھوڑ کہیں بھی ہو (رس ٹاکس)

۷:۔ جوڑوں کا درد (آرتھرائیٹس)

I - انگلیوں، انگوٹھوں، گھٹنوں میں درد
(الیٹرہیرٔ ایکیے لیم ۳)۔
II - بڑے جوڑوں کا درد، کمر درد وغیرہ۔ آربوٹس اینڈرے چنے کا مدر ٹنکچر کی دس، پندرہ بوندیں گرم پانی میں یا تین طاقت -
III - آرتھرائیٹس - (آرٹیکا یورینس)۔

۸:۔ گیس یا بدہضمی

I - بھوک نہ لگنا - (نکس وومیکا)۔
II - سارے پیٹ میں ہوا ہونا (چائنا)
III - سارے پیٹ کے اوپر کے حصے میں ہوا ہونا - (کاربو ویج)۔

Scanned by CamScanner

V - ناف کے نیچے کے حصے میں ہوا ہونا۔ (لائیکو پوڈیئم)۔

۹:- کمزوری یا تکان

I - محنت۔ کسرت وغیرہ سے پٹھوں کی تھکاوٹ -(زنکم میٹ)۔

II - اعصابی تھکاوٹ، مطالعہ سے آنکھوں میں درد - (ہائی پیری کم، رُوٹا)

III - سارے جسم کی محنت سے تھکاوٹ - جیسے مزدوروں یا مالی وغیرہ کو ہو جاتی ہے -(ویلیس پیری نس)۔

نوٹ :- ہم نے عام شکایات کے متعلق چند ادویات کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ شکایات معمول کی ہیں۔ اس لئے اس موضوع کا عنوان امراض کا ٹائم ٹیبل رکھا گیا ہے۔ یہ کل ادویات تقریباً ۳۰ ہیں۔ انہیں ۳۰ طاقت میں دینا چاہیئے۔ پوست کے دانے کے برابر چار پانچ گولیاں دن میں تین چار بار دی جائیں۔ مرض نمبر ۹ کی ادویات مدر ٹنکچر میں دی جاسکتی ہیں۔ پندرہ بیس بوندیں گرم یا نیم گرم پانی کے ساتھ دی جائیں۔